بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۴۹

یَأْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جلسہ سالانہ نمبر

یومِ ہفتہ

The Daily

ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶۸/۳۳	۹ صفر ۱۴۰۰ھ ۲۹ فتح ۱۳۵۸ھش ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۹۵

اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ کریمانہ کی پُر کیف جھلک

ہمدمِ دیرینہ سے تجدیدِ مُلاقات کا ایک منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جب اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں انگلستان تشریف لے جاتے ہیں تو اہم دینی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اپنے آکسفورڈ کے زمانہ طالب علمی کے کالج فیلوز سے بھی ملاقات فرماتے ہیں۔ اس تصویر میں حضور اپنے ایک کالج فیلو مسٹر جے. ایم. بالڈاک سے ان کے مکان پر مصروفِ گفتگو ہیں۔

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمعِ رُخِ انور   کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفوس واموال میں غیر معمولی برکت کا درخشندہ ثبوت ـــ جلسہ سالانہ

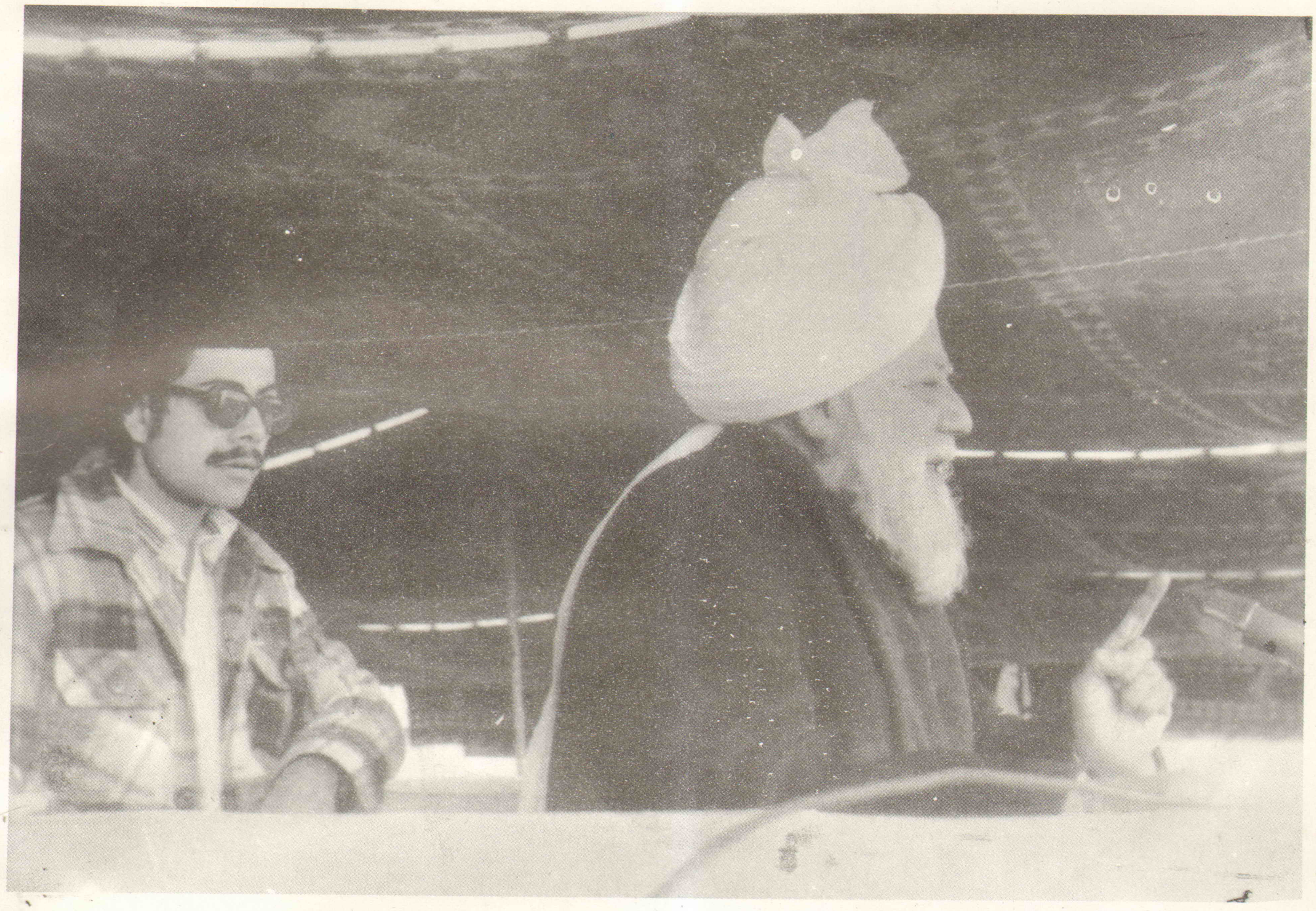

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سے خطاب فرما رہے ہیں،

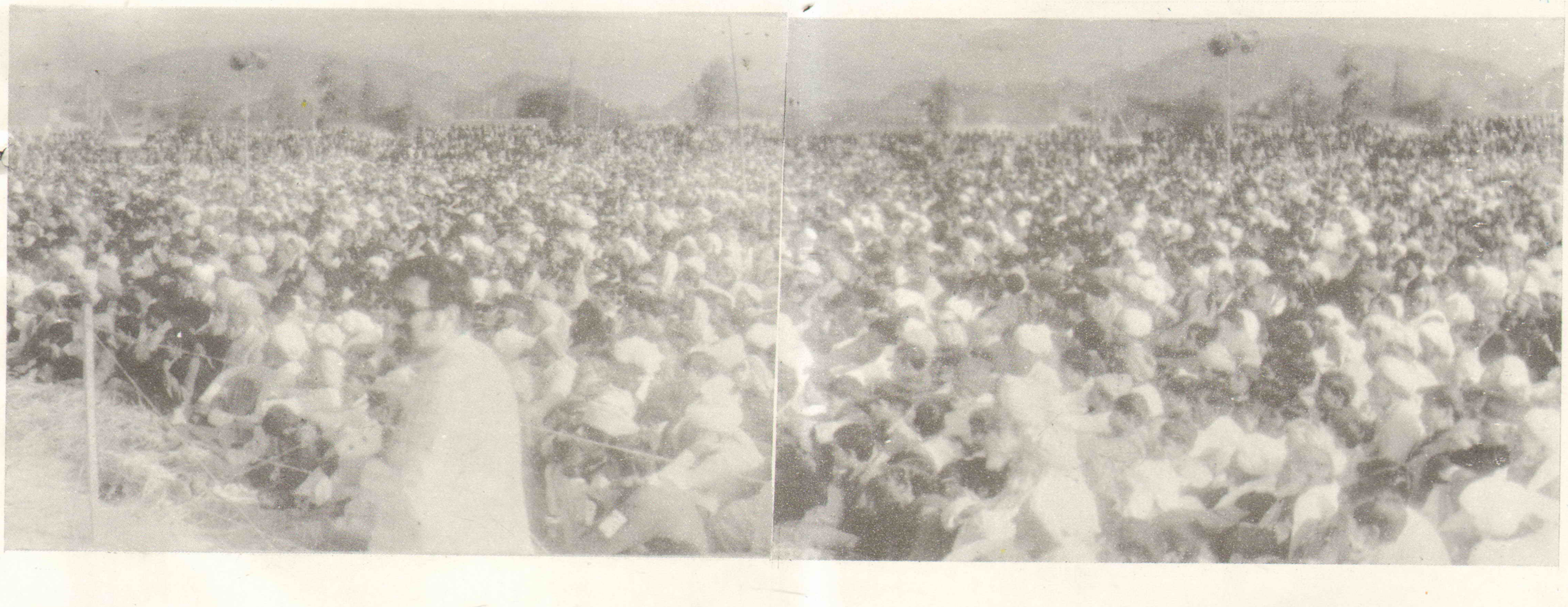

وسیع وعریض جلسہ گاہ میں دُنیا کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں سامعین کا ایک منظر

روزنامہ الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے اور آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجہ میں ہمیں اُس نے محض اپنے فضل سے اُن طائرانِ قدس میں شمولیت کا شرف بخشا ہے جنہیں اس نے دینِ حق کے گلستانِ سدابہار میں دائمی بسیرا کے لئے منتخب فرمایا ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشّان فضل و احسان ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم پر کوئی دن نہیں چڑھتا کہ جب اس گلستانِ سدابہار میں نئے سے نئے گلہائے رنگا رنگ کھل کر قلب و نظر کے لئے کمال درجہ شاداب اور بے مثال و لاجواب رنگینیاں ہر سمت نہ بکھیرتے ہوں اور پھر ان گلہائے رنگا رنگ کی بھینی بھینی خوشبوئیں مشامِ جاں کو معطر نہ کرتی ہوں۔ ہم دُنیا کے دھتکارے ہوئے سہی لیکن رحمٰن و منّان خدا کے وہ چنیدہ انسان ہیں جن کے دن رات فضلِ خداوندی کے انتہائی رنگین و دلکش نظاروں سے مسرور ہونے، مست و بیخود بنانے والی عطر بیز ہواؤں سے لُطف اندوز ہونے اور کامرانیوں اور ترقیوں کی ملنے والی نئی آسمانی بشارتوں سے شاد کام ہونے میں گزرتے ہیں۔ ہر روز ہی غلبہ حق سے متعلق خدائی بشارتوں کے پُورا ہونے کی خبریں گلہائے رنگا رنگ کی شکل میں اس کثرت سے ہم تک پہنچتی ہیں کہ گویا ہر روز ہمارے لئے روزِ عید بن جاتا ہے اور ہر شب، شبِ برات کی شکل اختیار کر لیتی ہے

کونسا دن ہے جب ایک نوشگفتہ پھول کی مانند یہ دل خوشکن خبر نہیں آتی کہ یورپ کے فلاں ملک میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین خرید کی گئی ہے یا افریقہ کے فلاں فلاں ملکوں میں فلاں فلاں مساجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے یا قرآن مجید کے انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش اور سواحیلی تراجم کے اتنے لاکھ نسخے طبع کرانے کے لئے فلاں فلاں اشاعتی اداروں سے معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے پہلی قسط کے طور پر اتنے اتنے ہزار نسخے طبع کرنے شروع کر دیئے ہیں یا یہ کہ قرآن مجید (مع انگریزی ترجمہ) کے ہزاروں ہزار نسخے مغربی افریقہ کے فلاں فلاں ملکوں کے فلاں فلاں ہوٹلوں کے رہائشی کمروں میں رکھوا دیئے گئے ہیں تاکہ ان میں قیام کرنے والے سیّاح اور مختلف قوموں اور ملکوں سے تعلق رکھنے والے دوسرے مُسافر ان کا مطالعہ کر کے کلامِ پاک کی معجزانہ تاثیرات سے بہرہ اندوز ہو سکیں یا یہ کہ مغربی جرمنی کے شہر فرینکفورٹ میں اور اسی طرح سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں نہایت وسیع پیمانہ پر اسلامی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں جن میں خود یورپ کے نومسلم احمدی علماء اور وہیں کے مبلغین اسلام نے سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے غیر مسلم سامعین کے سامنے قرآن کی حسین و جمیل تعلیم کو دل موہ لینے والے انداز میں پیش کر کے انہیں اس کے حُسنِ لازوال سے آگاہ کیا اور پھر ان کے سوالات کے نہایت برجستہ اور تسلی بخش جواب دے کر ان کے شکوک و شبہات کو دُور کیا۔

اسی طرح مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ درجنوں ہائر سیکنڈری سکولوں اور درجنوں ہسپتالوں کے ذریعہ وہاں خدمتِ نوعِ انسان کی جو انتہائی قابلِ قدر مثال قائم ہوتی ہے اور وہاں کے لاکھوں انسان ان سے فیضیاب ہو کر جس طرح جماعت احمدیہ کی دینی، تعلیمی، طبّی اور سماجی خدمات کو سراہ رہے ہیں۔ اور وہاں ایسے طیّب و شیریں ثمر کے طور پر اسلام کے حق میں جو ایک انتہائی خوشکن خاموش انقلاب رونما ہو رہا ہے ہر روز ہی اُس کی تفصیلات موصول ہو ہو کر ہمارے لئے خوشی و مسرّت اور ازدیادِ ایمان کا موجب بنتی ہیں۔ مزید براں امریکہ، کینیڈا، گیانا، سرینام، ٹرینیڈاڈ، برطانیہ، سپین، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، بنین، ماریشس، سری لنکا، برما، ملائیشیا، بورنیو، انڈونیشیا، جاپان اور متعدد دوسرے ممالک میں اسلام کی روز افزوں ترقی اور فاتحانہ پیشقدمی کی خوشخبریاں ہر روز ہمیں ملتی ہیں۔

اور ہمیں حمد و شکر کے جذبات سے لبریز کر کے ہمارے اندر خدمتِ دین کے نئے عزائم اور نئے ولولوں کو اُبھارتی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اور پھر روحوں پر وجد کی کیفیّت طاری کرنیوالی ایک خاص بشارت تو امسال اس شان سے پُوری ہوئی ہے کہ بیک وقت پوری دُنیا نے اس کے پُورا ہونے کی گواہی دی ہے۔ جہاں تک اس بشارت کا تعلق ہے اس ضمن میں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف وہ بشارت ہی نہیں دی بلکہ اس تعلق میں آپؑ کو بذریعہ الہام ایک دُعا بھی سکھائی اور وہ دُعا یہ تھی:۔

رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء)

یعنی اے میرے ربّ! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

جو دُعا اللہ تعالیٰ اپنے الہام کے ذریعہ خود سکھلائے وہ بدرجۂ اولیٰ مقبول ہوتی ہے لیکن اس خاص دُعا کی قبولیت کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک اور الہام کے ذریعہ خود بشارت دی۔ چنانچہ آپؑ نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تجلّیات الٰہیہ)

اس علم اور معرفت میں یقیناً حقائق الاشیاء کا علم اور معرفت بھی شامل ہے سو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ اور پاکستان کے نامور فرزند محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جن کا شمار دُنیا کے نامور ترین سائنسدانوں میں ہوتا ہے حقائق الاشیاء کے علم اور ان کی معرفت میں وہ کمال عطا فرمایا کہ آپ نے کائنات میں کارفرما قوتوں کی توحیدِ باری کی آئینہ دار واحد مشترک بنیاد دریافت کرنے میں ایک نیا کارنامہ سرانجام دے کر اور اپنے نئے نظریہ کو حسابی طور پر دو اور دو چار کی طرح ثابت کر کے دُنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا حتّٰی کہ سائنس میں مغرب کی بالادستی کو ایسا دھچکا لگا کہ وہاں کے بڑے بڑے سائنسدان حیران اور ششدر ہوئے بغیر نہ رہے اور اسے آئن سٹائن کے "نظریہ اضافیت" کے بعد طبیعیات کے میدان میں سب سے اہم اور عظیم دریافت قرار دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ امسال محترم پروفیسر صاحب موصوف کو دو امریکی سائنسدانوں کی معیّت میں طبیعیات کے اعلیٰ ترین عالمی اعزاز "نوبل پرائز" کا مستحق گردانا گیا اور وسط اکتوبر میں جب اس اعزاز کا اعلان ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ادنیٰ غلام نے اس محیر العقول کارنامہ پر (جو رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کی الہامی دُعا کی قبولیت کا آئینہ دار ہے) ساری دُنیا میں شور پڑ گیا اور تحسین و آفرین کا ایسا غلغلہ بلند ہوا کہ پُورا کرۂ ارض تحسین و آفرین کی عالمگیر آوازوں سے ابھی تک گونج رہا ہے۔

الغرض تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی عالمگیر مہم، افریقی اقوام میں اعلیٰ تعلیم کے انتظام، انتہائی وسیع پیمانہ پر طبّی خدمات کی بجا آوری اور حقائق الاشیاء کی دریافت جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وعدوں اور بشارتوں کے بموجب عظیم الشان فتوحات سے نوازتا چلا آرہا ہے اور امسال بھی بفضلِ اللہ تعالیٰ یہ آسمانی پیشگوئی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی ہے کہ ؎

"لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود — نشانِ فتح نمایاں بنامِ ما باشد"

(تریاق القلوب صفحہ ۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گلشن احمدؐ بنا ہے مسکنِ بادِ صبا

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح — نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت مے گوید زمیں — ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے — وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا — پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
ملّتِ احمدؐ کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا — آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

گلشن احمدؐ بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عربی و فارسی کلام

کلامُ الامامِ امامُ الکلامِ

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ

میرے پیشوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل ہیں

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ — رَضِیْنَاہُ مَتْبُوْعًا وَرَبِّیْ یَنْظُرُ

اور میرے پیشوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل ہیں اور ہم نے آپ کو بطور متبوع پسند کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے

وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی — اِلَیْہِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِیْنَ فَنَشْکُرُ

اور بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کے سورج ہیں ہم آپ کی طرف مومن ہو کر رغبت کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں

لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوْقَ کُلِّ مَدَارِجٍ — لَہٗ لَمَعَاتٌ لَّا یَلِیْھَا تَصَوُّرُ

آپ کو تمام درجات سے بلند درجات حاصل ہیں اور آپ کے انوار ایسے ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا

اَبَعْدَ نَبِیِّ اللّٰہِ شَیْءٌ یَرُوْقُنِیْ — اَبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجْہٌ مُّنَوَّرُ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے کوئی چیز خوبصورت لگ سکتی ہے اور کیا آپ کے بعد کوئی روشن چہرہ ہے

عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰہِ یَا مَرْجَعَ الْوَرٰی — لِکُلِّ ظَلَامٍ نُوْرُ وَجْھِکَ نَیِّرُ

اے مرجع خلائق آپ پر خدا کے سلام ہوں، آپ کے چہرہ کا نور ہر تاریکی کیلئے سورج ہے

وَیَحْمَدُکَ اللّٰہُ الْوَحِیْدُ وَجُنْدُہٗ — وَیُثْنِیْ عَلَیْکَ الصُّبْحُ اِذْ ھُوَ یُحْشَرُ

خدائے واحد یگانہ اور اس کے فرشتے تیری حمد و تعریف کرتے ہیں اور جب صبح لوگوں کو اٹھاتی ہے تو وہ بھی آپ کی ثنا کرتی ہے

مَدَحْتُ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّہٗ — لَاَرْفَعُ مِنْ مَدْحِیْ وَاَعْلٰی وَاَکْبَرُ

میں نے تمام انبیاء کے امام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ہے لیکن آپ میری تعریف سے زیادہ بلند، اعلیٰ اور بڑے ہیں

دَعُوْا کُلَّ فَخْرٍ لِّلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ — اَمَامَ جَلَالَۃِ شَاْنِہِ الشَّمْسُ اَحْقَرُ

تم ہر قسم کے فخر کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہی چھوڑ دو۔ آپ کی جلالت شان کے آگے سورج بھی حقیر ترین ہے

وَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا اَیُّھَا الْوَرٰی — وَذَرُوْا لَہٗ طُرُقَ التَّشَاجُرِ تُوْجَرُوْا

اور اے لوگو آپ پر درود اور سلام بھیجو، اور آپ کی خاطر جھگڑے چھوڑ دو تمہیں اس کا اجر ملیگا

وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا — وَفِیْ کُلِّ اٰنٍ مِّنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر آن میں آپ کی روشنی سے نور حاصل کرتا ہوں

(حمامۃ البشریٰ)

نیابی رہش جز پئے مصطفیٰؐ

خدا کا راستہ تجھے مصطفیٰؐ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا

خدائیکہ جاں بر رہِ او فدا — نیابی رہش جز پئے مصطفیٰؐ

وہ خدا جس کی راہ میں ہماری جان قربان ہے — اس کا راستہ تجھے مصطفیٰؐ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا

ابوالقاسم آں آفتابِ جہاں — کہ روشن شد از وے زمین و زماں

ابوالقاسم وہ آفتاب عالمتاب ہے جس کی وجہ سے زمین و زمان روشن ہو گئے

بشر کے بدے از ملک نیک تر — نبودے اگر چوں محمدؐ بشر

انسان فرشتہ سے زیادہ نیک کیونکر ثابت ہوتا — اگر محمد صلعم کی طرح کا انسان پیدا نہ ہوتا

بہار است و بادِ صبا در چمن — کند ناز ہا با گل و یاسمن

موسم بہار ہے اور باد صبا چمن میں — گلاب اور چنبیلی کے ساتھ ناز کر رہی ہے

ز نسرین و گلہائے فصلِ بہار — نسیم صبا مے وزد عطر بار

سیوتی اور فصل بہار کے پھولوں سے مہکتی ہوئی ہوا خوشبو اڑاتی ہوئی چل رہی ہے

بہ قرآں چرا بر سرِ کیں شدی — نہ دیدی ز قرآں مگر نیکوئی

قرآن پر دشمنی سے کیوں حملہ کرتا ہے — جب تو نے قرآن میں سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں دیکھا

اگر نامدے در جہاں ایں کلام — نہ ماندے بہ دنیا ز توحید نام

اگر جہان میں یہ کلام نہ آتا — تو دنیا میں توحید کا نام بھی باقی نہ رہتا

جہاں بود افتادہ تاریک و تار — ازو شد منوّر رخِ ہر دیار

دنیا تاریک و تار پڑی ہوتی تھی — اس کی وجہ سے ہر ملک روشن ہو گیا

بہ توحید راہے ازو شد عیاں — ترا ہم خبر شد کہ ہست آں یگاں

اس کی وجہ سے توحید کا راستہ ظاہر ہو گیا — اور تجھے بھی پتہ لگ گیا کہ خدا ہے

بشوقِ دل آویختن را بساز — پس آنگہ ببیں قدرتِ کارساز

دلی شوق سے اس کے ساتھ تعلق پیدا کر — پھر خدائے کارساز کی قدرت دیکھ

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خُدا ملے

زندہ خُدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے

سو مَیں تمام دُنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خُدا اسلام کا خُدا ہے

ہمارا خُدا اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے

"علامت سچّے مذہب کی یہ ہے کہ وہ مردہ مذہب نہ ہو بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتدا میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی وہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کے لئے اس میں آخر دُنیا تک موجود رہیں تا موجودہ نشان گزشتہ نشانوں کے لیے مصدّق ہو کر اُس سچائی کے نُور کو قصّہ کے رنگ میں نہ ہونے دیں۔ سو میں ایک مُدّتِ دراز سے لکھ رہا ہوں کہ جس نبوّت کا ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعویٰ کیا تھا اور جو دلائل آسمانی نشانوں کے آنجناب نے پیش کئے تھے وہ اب تک موجود ہیں اور پیروی کرنے والوں کو ملتے ہیں تا وہ معرفت کے مقام تک پہنچ جائیں اور زندہ خدا کو براہِ راست دیکھ لیں ...... ظاہر ہے کہ ایک سچائی کا بیان صرف قصوں تک کفایت نہیں کر سکتا۔ کونسی قوم دُنیا میں ہے جن کے پاس کرامتوں اور معجزوں کے قصّے نہیں۔ پس یہ اسلام کا خاصہ ہے کہ وہ صرف قصّوں کی ناقص اور ناتمام تسلّی پیش نہیں کرتا بلکہ وہ ڈھونڈنے والوں کو زندہ نشانوں سے اطمینان بخشتا ہے ...... زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خُدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دُنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خُدا ہے ..... اس اشتہار کے دینے سے اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی۔ جیسے اوّل ہے ویسے ہی آخر ہے۔ سچّا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچّا ہے ..... کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صـ ۱۳ تا ۱۵)

"دُنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام کے ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کیلئے کوئی انتظام نہیں اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑ ہوتی ہے۔ وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خُدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا ..... خُدا نے اپنی اس سُنّت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الفِ آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا اور دینِ اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ سب مر گئے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صـ۱)

خطبہ عید الاضحیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانہ کعبہ اور حج سے جو یاد وابستہ ہے اس کا تعلق مُحبّت اور عشق سے ہے

اصل حج یہ ہے کہ انسان خدا کے عشق میں مست اور مُحبتِ رسُولؐ میں دیوانہ ہو کر مکّہ اور مدینہ کی طرف دوڑے

اللہ کو تو وہ سینہ و دل پسند ہیں جن میں اُس کے نُور کی شمع روشن اور اس کے رسُولؐ کا عشق موجزن ہے

مکّہ سے ہزاروں میل دُور ہماری عید بھی حقیقی عید ہو سکتی ہے جب ہم خُدا کیلئے وہی پیار محسوس کریں جو حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم نبوّت ہش ۱۳۵۸ مطابق یکم نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے، انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"نبی اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جو دین دُنیا کی طرف لے کر آئے وہ ہر جہت سے ایک کامل اور مکمل دین ہے۔

ایک کامل اور مکمل دین ہونے کے معنے یہ ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ دیئے ہیں ہر قوت کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے اس میں سامان پائے جاتے ہیں اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طور پر بھی بیان کیا ہے کہ اسلام انسان کے درختِ وجود کی ہر شاخ کو سر سبز کرتا اور اس کی زندگی کے سامان پیدا کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل بھی دی اور جذبات بھی عطا کئے اس لئے دینِ اسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے یا اُس کے ہر حکم کو منوانے کے لئے عقل کو بھی استعمال کیا یعنی عقلی دلائل دے کر سمجھایا کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ

تم خُدا کی بات مانو

تمہارا دُنیوی فائدہ بھی اس میں ہے اور تمہارا روحانی فائدہ بھی اسی میں ہے۔

اور دینِ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق جو تعلیم دی وہ تعلیم ہمارے سامنے اُس عزّ و جلّ کے حسن کو کچھ اس طرح پیش کرتی ہے کہ وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا ہے، خدا سے پیار کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔

اور دینِ اسلام نے محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوہ اور اس اسوہ کی جو عظمت اور رفعت اور اُس عظمت اور رفعت کا جو حُسن ہمارے سامنے پیش کیا وہ بھی کچھ ایسا ہے کہ انسان محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے کے بعد آپؐ کا عاشق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے دینِ اسلام نے

اعمالِ انسانی کی بُنیاد

دو چیزوں پر رکھی ایک جہت سے عقل پر اور دوسری طرف عشق پر۔ بعض عبادات ایسی ہیں جن میں زیادہ زور عقلی پہلو کی طرف ہے۔ بعض عبادات ایسی ہیں جن میں زیادہ زور عقلی پہلو کی طرف ہے۔ بعض عبادات ایسی ہیں جن میں زیادہ زور جذباتی پہلو پر ہے محبّت اور عشق پر۔

حج کی عبادت جذبات سے، پیار سے، عشق سے تعلق رکھتی ہے اور اصل حج تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عشق میں مست ہو کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں دیوانہ ہو کر مکّہ اور مدینہ کی طرف دوڑے۔ سارے ارکانِ حج محبّت کے پہلو کو نمایاں کرنے والے ہیں۔

اور جو یاد اس سے وابستہ ہے اس کا تعلق بھی محبّت اور عشق سے ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا عشق اپنے پیدا کرنے والے رب سے اور آپ کی محبّت اُس آنے والے کے لئے (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ جن کی اطلاع اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آپ کو بڑی تفصیل سے دی تھی اور آپ سے آنے والی اُمت کیلئے دُعائیں کروائی تھیں اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے

اپنی نسل کو نسلاً بعد نسلٍ تربیّت دے کر تیار کیا تھا۔

آپ کے دشمنوں نے کہا اپنے بُتوں کی مدد کرو اور ابراہیمؑ کو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دو۔ اس قدر پیار تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے رب سے کہ اس کے جواب میں جو پیار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا وہ یہ تھا کہ تُم۔ بتوں کے پُجاری۔ میرے پیار کو آگ میں جلا نہیں سکتے

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا

اس خالقِ کُل اور مالکِ کُل اور ہر چیز پر قادر خدا نے آگ کو۔ جس کی عام حالات میں یہ خاصیّت ہے کہ وہ جلاتی ہے کہا ابراہیم کے لئے تو ٹھنڈی ہوجا، اتنا ہی نہیں بلکہ سلامتی کے سامان پیدا کر۔ نہ جلا ایک منفی اظہار ہے محبت کا یعنی تکلیف سے محفوظ کرلیا۔ مگر پیار کرنے والا اور پھر جب پیار کرنے والا خدا ہو وہ یہاں تو نہیں ٹھہرتا۔ تکلیف سے محفوظ بھی کرلیا اور اُسی آگ میں سے سلامتی کے سامان پیدا کردیئے۔

خدا نے اس پیار اور عشق کی آزمائش کے لئے اور دُنیا کو بتانے کے لئے کہ مجھ سے پیار کرنے والے کچھ اس طرح مستانہ پیار کرتے ہیں ایک ایسی رؤیا دکھائی جو تعبیر طلب تھی۔ مگر ابراہیم کے عشق الٰہی نے اُن کی توجہ تعبیر کی طرف نہیں پھیری۔ انہوں نے جو دیکھا ہے وہ کردوں گا اور اُس ایک بلند مرتبہ باپ نے ایک بلند مرتبہ بیٹے سے پوچھا کہ یہ خواب دیکھی ہے، تمہیں ذبح کردوں خدا کی راہ میں اس نے کہا ٹھیک ہے۔ اگر خدا کہتا ہے تو جس طرح تم راضی خدا کے حکم پر مَیں بھی راضی۔ لٹا دیا اُن کو ذبح کرنے کے لئے۔

تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ

خدا نے کہا رؤیا ہے اسکی تعبیر ہے اور ظاہر شکل میں یہ قربانی کوئی حیثیت نہیں رکھتی میں تو اس سے بہت بڑی قربانی تم سے مانگ رہا ہوں، اس کے لئے تیار ہوجاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

زندگی کا چشمہ اُس بے آب و گیاہ وادی میں نکالنے کے لئے وہ عظیم قربانی لی گئی کہ اس میں جہاں نہ پانی تھا پینے کو نہ کوئی چیز کھانے کے لئے تھی انہیں رہنے کو کہا یہاں ان کو آباد کردو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اِدھر اُدھر نہیں دیکھا آگے پیچھے نہیں دیکھا کہ کہیں کوئی آثار پانی کے نظر آئیں۔ نہ انہوں نے اس بات پر غور کیا کہ یہاں تو نہ کچھ اُگا ہے نہ اُگ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا خُدا کہتا ہے سچ کہتا ہے ہمارے فائدہ کے لئے کہتا ہے یہاں میں آباد کردیتا ہوں اس کو۔

یہ عظیم قربانی تھی جو اُن سے لی گئی۔ اس کی عظمت ہر آن موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خدا کی راہ میں زندگی گزارنا ہے۔ اس عظیم

قربانی کی عظمت

اُس بے آب و گیاہ وادی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے وجود کا پیدا ہوجانا ہے جو عشق کے میدانوں میں اپنے جدامجد، ابراہیمؑ سے بھی آگے نکل گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ تو یہ جو ساری associations تعلقات ہیں۔ اس عبادت کے عشق اور محبّت کے ساتھ ہیں۔

پھر وہ وادی بے آب و گیاہ نہیں رہی تھی اُس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق دُور دُور سے لوگ حج بیت اللہ کے لئے آنے لگے۔ ہر قسم کے پھل بھی وہاں آگئے، اناج بھی آگئے، تجارت بھی ان کی بڑھی، بڑے امیر ہوگئے وہ جن کے سپرد بیت اللہ کی خدمت کرنا تھا۔

مگر جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ وادی اس سے زیادہ بنجر تھی جس حالت میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اسے پایا۔ کیونکہ اس وقت نہ وہاں آدم تھا نہ حوّا۔ نہ اچھا نہ بُرا۔ یعنی جو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں وہ بھی تو وہاں نہیں تھے۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ کھانے پینے کی چیز بھی نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کی مخالفت کرنے والے بھی نہ تھے ذرّیت شیطان بھی وہاں نہیں تھی۔ لیکن اُسی وادی میں جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہاں ایسے رؤسا بستے تھے جن کی شکلیں تو انسانوں کی طرح تھیں۔ لیکن سر سے پاؤں تک جن کے اندر انسانیّت مفقود تھی اور تیرہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس "انسانوں کے لحاظ سے"

وادی غیر ذی زرع

میں گزارے۔ وہ تو ایک بنجر تھا۔ وہاں سانپ بستے تھے۔ وہاں بھیڑیئے رہتے تھے۔ وہاں بچھو پائے جاتے تھے۔ (یعنی ان خصلتوں والے انسان) وہاں حقیقی انسان تو کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ ہر کوئی دُکھ دینے کے لئے تیار۔ ایک منٹ کی سہولت اور سکون پہنچانے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا۔ سب سے بڑا معرکہ انہوں نے یہ مارا کہ عبادت کے وقت سجدہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر انتڑیاں اور اوجھڑی رکھ دی۔ خدا کی عبادت میں روک بنے۔ اُن کی راہیں روکیں جنہوں نے دُنیا میں ظلمت کو مٹا کر نُور کو پھیلانا تھا۔ اُس اُمّت کو ساری کی ساری کو ہلاک کرنے کی کوشش کی کیونکہ اُس وقت ساری دُنیا میں وہی تھے چند سو ہوں گے شاید چند سو بھی نہ ہوں۔ ان ظالموں نے ان کو وادی غیر زرع کا نمونہ پیش کرکے شعب ابی طالب میں قید کردیا اور کوشش یہ کی کہ بھوکوں مرجائیں وہ۔ مگر خدا نے کہا بھوک کی شدت تو یہ برداشت کریں گے مگر بھوک سے مریں گے نہیں۔ اس لئے کہ یہ اُمّت مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے وہ بھی ایک

محبّت کے نظارے

ہیں۔ عقل کا نظارہ نہیں ہے۔

تو مکہ کے ساتھ جس عبادت کا تعلق ہے وہ عشق کی عبادت ہے وہ محبت کی عبادت ہے، وہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے بعد انسان کو دُنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوابیدہ اور غافل اور اُس نور کا جس کی معرفت حاصل کرتا ہے دیوانہ بنا دینے والی عبادت ہے۔

آج ہم اس عبادت کی خوشی میں "اَوَّلُ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاس" سے ہزارہا میل دُور یہ عید منا رہے ہیں۔ مگر ہماری عید تو تبھی حقیقی عید ہو جب ہم اُس سے دُور ہوتے ہوئے بھی اپنے دل میں خُدا کے لئے وہ پیار محسوس کریں اپنی طاقت اور استعداد کے مُطابق جو ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے رب کے لئے اور تمام استعدادوں اور قوتوں سے بڑھ کر استعداد رکھنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی استعداد کے مطابق اپنے رب کے لئے اُس محبّت کو محسوس کیا تھا۔ اگر ہمارے دل اس محبت سے سرشار ہوں، ہماری عید ہے۔ جس طرح قربانی کے گوشت خُدا کو نہیں پہنچتے دل کا تقوٰی پہنچتا ہے، تقوٰی کا بھی ایک پہلو پیار سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح ان گوشتوں سے بنایا ہُوا پلاؤ اور قورمہ بھی خدا کو نہیں پہنچتا۔ عید والے دن اچھے کپڑے جو ہیں وہ ہی

خُدا تعالیٰ کی نگاہ میں

پسندیدہ نہیں۔ خدا کی نگاہ میں تو پسندیدہ ہیں وہ سینۂ و دل جن میں اُس کے نُور کی شمع روشن ہے، وہ ذہن جو عقلاً خدا تعالیٰ کی معرفت رکھتے اور وہ جذبات جو دل میں سمندر کی طرح موجزن ہوتے ہیں۔ جب وہاں عشق پیدا ہو جاتا ہے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

اللہ تعالیٰ سے ہم دُعا کرتے ہیں کہ ہمارے لئے حقیقی عید کے سامان پیدا کرے۔ اور ذاتی پیار کا تعلق ہر احمدی کا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم سے ہو جائے اور جس طرح اُس عشق اور محبّت نے دُنیا سے ظلمات کو مٹا کر نور کو پھیلایا تھا اسی طرح ہمیں اور ہماری نسلوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم دُنیا سے ظلمات کو مٹائیں اور ہر انسان کے لئے بہتری کے، سکون کے، اطمینان کے، نُور کے سامان پیدا کرنے والے ہوں اور ان کے سارے اندھیروں کو دُور کرنے والے ہوں۔ آمین

خُطبہ ثانیہ اور اجتماعی دُعا کے بعد حضور نے فرمایا سب دوستوں کو ایک بار پھر عید مُبارک ہو۔

پہچان

(مکرم حبیب الرحمٰن صاحب صابر۔ ربوہ)

سربکف، خاک بسر، چاک گریبانوں کی
محفلیں گرم ہیں پھر نجد کے دیوانوں کی

ارضِ بے آب و گیاہ پہ ہوئے پھر ثبت سجود
دشت پھر مہکے ہیں آواز سے آذانوں کی

خاک آلود جبینوں پر فروزاں ہیں نجوم
کہکشاں دُھول ہے اللہ کے فرزانوں کی

چودھویں صدی ہجری

(مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

ہمارا صبر و رضا آزما گئی یہ صدی
سبق دلوں کو وفا کا سکھا گئی یہ صدی

جو دی نویدِ مسیحا رسُولؐ بطحا نے
تو اس پر مہر صداقت لگا گئی یہ صدی

بفیضِ مہدی دَوراں، با اِیں تفاوت راہ
ہمیں تو اپنے خدا سے ملا گئی یہ صدی

صفا و صدق ملا جن کو قرنِ اوّل کا
اُن آخرین، کو منہم، بنا گئی یہ صدی

خُدا بلائے گا لوگوں کو بہر نصرتِ دیں
مَلک کی بات زمیں کو سنا گئی یہ صدی

چلو چلو کہ ہے منزل قریب ہمسفرو!
دلوں میں جوت سفر کی جگا گئی یہ صدی

خوشی کرو ہوئی صدیوں کی آرزو پُوری
تمام گذرے ہوئے غم بھلا گئی یہ صدی

وہ جن کو دیدۂ بینا مِلا انہیں ناہید
ظہور مہدیٔ دوراں دکھا گئی یہ صدی

پندرھویں صدی ہجری

(مکرم عبدالمنان صاحب ناہید)

نویدِ عظمتِ انساں سنائے گی یہ صدی
دلوں میں عشقِ محمدؐ بڑھائے گی یہ صدی

بتانِ سیم ہوں یا سحر سامری کے خُدا
ہر اک تراشۂ آذر جلائے گی یہ صدی

ملے گی خاک نشینوں کو رفعتِ افلاک
فلک نشیں کو زمیں سے اٹھائے گی یہ صدی

جو ہوں گے "نوحی الیھم من السما" کے امیں
درِ مسیحا پہ وہ لوگ لائے گی یہ صدی

منائیں جشن کریں کیوں نہ اس کا استقبال
کہ زخم زخم پہ مرہم لگائے گی یہ صدی

متاعِ سوز دروں دل کو چودھویں نے دیا
فروغِ حُسن کی محفل سجائے گی یہ صدی

زمانہ ہو گا مسیحا کا ہمنوا ناہید
جو اُس نے گائے وہی گیت گائے گی یہ صدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی ہجری کی اہمیّت

مکرّم چودھری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ

یہ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۴۰۰ھ ہجری ہے اور ہم اس نہایت ہی مبارک صدی کے آخری سال اور ایام میں ہیں، اب سے گیارہ ماہ کے بعد انشاء اللہ پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہو جائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ علینا بالامن والایمان والسلامۃ۔

صدیاں دہاکوں سے بنتی ہیں اور دہاکے آحاد سے بنتے ہیں اور دن و رات، سورج و چاند کی گردش سے خدا تعالیٰ کے حکم سے بنتے ہیں۔

ہماری اس دنیا یا ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش پر بنی اسرائیل کی روایات اور اسلامی روایات کے لحاظ سے یہ ساتواں ہزار سال ہے اور ہندوؤں کی روایات کے مطابق اس دُنیا کی پیدائش پر لاکھوں سال گذر چکے ہیں، جنکا شمار کرنا بھی بقول ان کے ہمارے بس کی بات نہیں۔

مختلف اقوام کے جو حسابات ایام و سال اس وقت رائج ہیں ان کے حساب سے بھی کئی صدیاں یا کئی ہزار سال گذر چکے ہیں مثلاً گریگوری، عیسائی، کیلنڈر کے لحاظ سے یہ صدی بیسوی صدی ہے جو چین کیلنڈر کے لحاظ سے پرستا سٹھویں صدی ہے۔ یہودی کیلنڈر کے لحاظ سے ۵۰ ویں صدی ہے۔ اسکندری کیلنڈر کے لحاظ سے یہ اٹھائیسویں صدی ہے ابراہیمی کیلنڈر کے لحاظ سے یہ چالیسویں صدی ہے۔ اور رومی حساب کی رُو سے یہ اٹھائیسویں صدی ہے، بکرمی حساب کی رُو سے اکیسویں صدی اور قبطی (مصری) لحاظ سے یہ صدی ستارہویں صدی ہے۔ پس بہ لحاظ ایک صدی گذر جانے اور ایک نئی صدی شروع ہو جانے میں تو کوئی خاص اہمیّت نہیں۔ ہمارے حضرت آدم علیہ السلام سے بھی تو اب تک ساٹھ صدیاں گذر چکی ہیں ان میں ایک اور صدی کا اضافہ ہو گیا تو اس میں تعجب یا حیرت کی کیا بات ہے؟ اور اس میں کونسی خوشی یا مسرت نہاں ہو سکتی ہے؟ جب تک سورج و چاند نکلتے رہیں گے اور ہمارے زمین و آسمان گردش کرتے رہیں گے دن رات بنتے رہیں گے اور ان سے مہینے اور سال اور سالوں سے صدیاں اور صدیوں سے ہزار بنتے رہیں گے اور ہزاروں سے لاکھ اور لاکھوں سے کروڑ و ارب و کھرب بنتے رہیں گے۔

اگر ہم اس لئے خوش ہیں کہ چودہ سو سال تک اسلام دُنیا میں قائم رہا ہے تو ہم سے پہلے انبیاء کے متبعین مجوس و ہنود و یہود و نصاریٰ بھی خوش ہوں گے کہ ان کے مذہب و ملّت پر ایک صدی اور گذر گئی ہے اور وہ ایک سو سال اور پُرانے ہو گئے ہیں۔ سبقت زمانی تو بہر حال انہی کو ملے گی جو ہم سے پہلے پیدا ہوئے۔ ہم کہیں گے ہم اپنی پندرھویں صدی میں داخل ہو گئے ہیں تو عیسائی کہہ دیں گے، ہم اکیسویں صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ وعلیٰ ھذا القیاس

پس معلوم ہوا کہ محض زمانہ یا صدی کا گذرنا یا کسی نئی صدی کے چاند کا طلوع ہونا اپنے اندر کوئی اہمیّت نہیں رکھتا۔

اہمیّت کے اسباب

غالباً ہر انسان، ہر قوم یا امت و جماعت کے لئے کچھ ایسے غیر معمولی واقعات و حوادث بعض دنوں یا سالوں میں پیش آتے ہیں کہ ان کیلئے وہ دن ایک خاص دن یا خاص سال بن جاتے ہیں، اور ان کی وجہ سے ہر ایک انسان یا ہر ایک قوم اس دن یا اس سال کو خاص طور پر یاد رکھتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی جمعہ کے دن مر کر بچا ہو یعنی قریب الموت ہو کر اس دُنیا میں دوبارہ پہلے کی سی زندگی حاصل کرے تو وہ اس جمعہ کے دن کو خاص طور پر ساری عمر (Good Friday) یاد کرتا رہے گا۔ یا اگر کوئی شخص عاشورہ کے روز سمندر میں غرق ہونے سے بچ گیا ہو تو وہ اسے ہمیشہ یاد رکھے گا اور اسی کا نام تاریخی دن یا تاریخی سال ہوگا اور تاریخ بھی ایسے ہی واقعات کا نام ہے ورنہ تاریخ ماہ تو ہر روز بدلتی رہتی ہے۔

چودھویں صدی کی خصوصیّت

اس لحاظ سے ہمارے لئے یہ چودھویں صدی ایک قابل یاد اور نہایت ہی مبارک صدی ہے۔ کہ اس صدی میں اسلام دوبارہ زندہ ہوا ہے اور اسلام جسے اس کے دشمنوں نے اپنے خیال میں تیرھویں صدی میں قتل کر دیا تھا، اس مبارک چودھویں صدی میں اپنے دشمنوں پر حملہ آور ہو گیا ہے اور اسلام کی یہ دوبارہ زندگی اسلام کو اس دنیا میں لانے والے پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعاؤں اور پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئی ہے

> اس سو سال کے عرصہ میں ... تمام مسلمان اقوام و ممالک یورپین اقوام (صلیب) کے تسلط سے آزاد ہو چکے ہیں اور یورپین اقوام کی سب نو آبادیات کا خاتمہ ہو چکا ہے ... اشاعتِ حق کے تمام وسائل دنیا میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر ایک قوم اور ملک میں اسلام کی منادی ہونے لگ گئی ہے یورپ و امریکہ میں مساجد بن رہی ہیں قرآن شریف کے تراجم دُنیا کی سب بڑی زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ اسلامی لٹریچر بھی ساری دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے .... اور آنے والی دو ہجری صدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام ساری دُنیا پر غلبہ حاصل کر لے گا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے بنی آدم کے لئے ہر ایک قوم اور ہر ایک ملک میں اپنے رسول بھیجے، ہر قوم کا اپنا رسول تھا اور اپنی شریعت اور بنی آدم کے دنیا کی تمام جہات و اطراف میں پھیل جانے کی وجہ سے دُنیا کے ہر حصہ میں کئی کئی انبیاء تھے۔ پھر مصلحت الٰہی نے تقاضا کیا کہ اب ان کو دوبارہ ایک قوم بنا دیا جائے اور سب کو ایک ہی کلمہ پہ جمع کر دیا جائے۔ تب اس نے ام القریٰ (مکہ مکرمہ میں جہاں سے سب بستیاں نکلی تھیں) حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ یہ اعلان کروایا۔

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

اور وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔

کہ میں تم سب انسانوں کی طرف رسول ہوں نیز فرمایا:۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

کہ وہ خدا ہی کی ذات ہے جس نے اپنے اس رسول کو ہدایت اور سچا مذہب دے کر بھیجا ہے تا اس ہدایت اور سچے مذہب کو تمام دوسرے مذاہب پر غالب و برتر کر دے!

پس اسلام کی سچائی کا نشان یہ ٹھہرا کہ دُنیا کی سب اقوام میں اس کی منادی ہو اور یہ مذہب (اسلام) سب دوسرے مذاہب پر غالب آجائے۔ سب دنیا شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ذریعہ اسلام جزیرہ عرب میں دوسرے ادیان پر غالب آگیا اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ اسلام روم و فارس پر بھی غالب آگیا اور یہ غلبہ تین سو سال میں مکمل ہوا اور ایک ہزار سال تک باقی رہا جیسا کہ سورۃ حٰم السجدہ میں فرمایا گیا تھا:۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔

اس کے بعد اسلام آسمان کی طرف جانا شروع ہو گیا، مسلمان بلندی سے پستی کی طرف جانے لگے اور غیر قومیں ان پر سوار ہونے لگ گئیں اور ان کی سب سلطنتوں کا یکے بعد دیگرے خاتمہ ہو گیا۔

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں جو تیرھویں صدی کے آخر میں (۱۲۹۱ھ) شائع ہوئی ہندوستان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

> ہمارے لئے یہ چودھویں صدی ایک قابل یاد اور نہایت ہی مبارک صدی ہے کہ اس صدی میں اسلام دوبارہ زندہ ہوا ہے اور اسلام جسے اس کے دشمنوں نے اپنے خیال میں تیرھویں صدی میں قتل کر دیا تھا۔ اس مبارک چودھویں صدی میں اپنے دشمنوں پر حملہ آور ہو گیا ہے اور اسلام کو یہ دوبارہ زندگی اسلام کو اس دُنیا میں لانے والے پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعاؤں اور پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آ رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"در ۱۱۱۱ھ آغاز زوال دولتِ اسلام از مملکت ہند گردید، و قوم سکھ نشو و نما یافت۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَایَشَآءُ وَیَفْعَلُ مَایُرِیْدُ۔۔۔
۔۔۔۔ در ۱۲۵۴ھ اکبر شاہ قلعہ نشین دہلی و سلطان محمود پادشاہ ملک روم و ولیم چہارم پادشاہ انگلستان بمردند۔ بہادر شاہ در دہلی و عبدالمجید خان در رُوم و ملکہ وکٹوریہ در انگلستان جلوس کردند۔ ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ" صـ ۸۵

"لارڈ ولزلی شاہ عالم را از قید مرہٹہ و جاٹ نجات دادہ لک روپیہ ماہوار مقرر کردہ باستیصال آنہا پرداختہ در ۱۸۱۸ء فارغ البال گردید و رؤساء اطراف رامثل بھوپال واندور و ٹونک وغیرہ توثیق معاہد از آتش وہی فتنہ باز داشتہ بجاہای شان بنشانید، و دولت اسلام منقرض گردید و قرعہ حکمرانی بنام برطانیہ افتاد۔ فاعتبروا یا اولی الابصار" صـ ۸۶

"از ابتداء ۱۱۷۴ھ ہجری تا امروز کہ ۱۲۹۱ھ ہجری ست، از اٹک تا کٹک و از کوہ ہمالہ تا بحر شور شرقاً و غرباً، یمیناً و شمالاً این ملک در قبضہ تصرف برطانیہ ست" صـ ۸۶-۸۷

تیری صدی ہجری کے آخر تک موجودہ دنیا کے ہر ایک ملک اور قوم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور دل سے یقین کر لیا کہ یورپ کی عیسائی اقوام (جن کا مذہبی نشان صلیب ہے) دُنیا پر غالب ہیں اور ان کے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ لیکن ان سب مصائب و مشکلات کے باوجود مسلمان قوم (امت محمدیہ) ناامید نہ ہوئی کیونکہ ان زبردست پیشگوئیوں کی بناء جو اعلیٰ درجہ کی اسلامی کتب میں درج تھیں کہ آخری زمانہ میں ایک مسیح و مہدی موعود ظاہر ہوگا جو صلیب کو توڑے گا، خنزیر کو قتل کرے گا اور مسلمانوں کو خدا کی پناہ میں لائے گا اور اسلام کی شان و شوکت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا وہ منتظر تھے کہ چودھویں صدی ہجری میں ایسا ضرور ہو جائے گا۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان کی کتاب (حُجَجُ الکرامۃِ فِی آثارِ القیامۃِ) اس پر شاہد ناطق ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور فتح کا اعلان

جب چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو ایک فارسی الاصل مردِ خدا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے "فتح اسلام اور خدا تعالیٰ کی تجلّی خاص کی بشارت دی اور ۱۳۰۸ھ میں اعلان فرمایا۔

"اب اے مسلمانوں سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور ہر مکر و حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے طیار کیا ہے!

سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے! کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا؟ کیا تمہاری نظروں میں یہ عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں، ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو؟

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصالحِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مُسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیِ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور نہیں ہونے دوں گا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چُپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا! اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں، وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۶ تا ۱۰)

نیز فرمایا:۔

"یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے، وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا!

یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام صـ ۱۴ تا ۱۷)

اس اعلان کے بعد مسلمانوں میں آپ کی دعاؤں اور کوششوں سے از سرِ نو زندگی کے آثار پیدا ہونے شروع ہوئے اور صداقت اسلام و تردید عیسائیت کے زبردست دلائل و شواہد و بینات آپ کے ذریعہ منصّہ شہود میں آئے اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلیات و نشانات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہدی کے متعلق خاص پیشگوئی کے مطابق ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں سُورج و چاند گرہن، زلازل، موتا موتی، طاعون، ظالموں کی ہلاکت، قحط اور بالآخر عالمگیر جنگوں نے ساری دُنیا کو تہ و بالا و زیر و زبر کر دیا۔

سال ۱۳۲۱ھ ہجری

۱۳۲۱ھ میں آپ نے خدا کے نام پر زبردست پیشگوئی شائع فرمائی:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت

(باقی صـ ۲۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی معاشرے کے بنیادی عناصر اور اس کے قیام کا طریق

(مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ و جزائر فجی)

اسلامی معاشرے کے بنیادی عناصر اور اس کے قیام کا طریق معلوم کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ معاشرہ سے کیا مراد ہے سوچنا چاہیئے کہ یکسر ہم خیال لوگ یا ایک حد تک مختلف الخیال لوگ جب ایک ہی نوع کے نظامِ حیات کے مطابق مل کر رہنے اور ایک ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو ان انسانوں کی اجتماعی زندگی اس نظام حیات کے سانچے میں ڈھل کر عملاً جو شکل اختیار کرتی ہے اسے معاشرہ کہتے ہیں۔ اجتماعی زندگی کی اس عملی شکل میں ان انسانوں کا رہنا سہنا کھانا پینا نشست و برخاست انداز تکلم و تخاطب باہمی میل ملاپ، شادی بیاہ اور دوسرے تعلقات، تہذیب و تمدن، عادات و اطوار، جذبات و احساسات، ان کی ہر قسم کی عبادات الغرض ان کی ہیئت اجتماعی کی ہر حرکت و سکون شامل ہوتی ہے اور کوئی چیز بھی اس سے باہر نہیں ہوتی۔

اسلامی معاشرہ کی خصوصیات

اب ہم اسلامی معاشرہ کی حقیقت بیان کرتے ہیں سو اس ضمن میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس میں زندگی کے ہر پہلو کے متعلق بہت تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں اس لئے اس ضابطۂ حیات کو کما حقہ' اختیار کرنے کے نتیجہ میں اس کے سانچے میں ڈھل کر جو معاشرہ متشکل ہوتا اور معرضِ وجود میں آتا ہے وہ تمام دنیوی معاشروں سے مختلف اور ہر نوع ممیز و ممتاز ہے۔ جن زرّیں اصولوں پر یہ معاشرہ قائم ہے وہ عام دنیوی معاشروں کے اصولوں سے یکسر مختلف اور ان سے بدرجہا بہتر اور ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہیں جو چیز اسلامی معاشرہ کو تمام دنیوی معاشروں سے ممتاز کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں انسان کی روح و جسم دونوں کی کامل نشو و نما کا لحاظ رکھا گیا ہے ظاہر و باطن حالی و مستقبل اور دنیا و آخرت دونوں کی حقیقی فلاح کی اس میں ضمانت دی گئی ہے اس میں ہر انسان کی عزت نفسی، شرف انسانیت اور دوسروں کے حقوق کے احترام کا خاطر خواہ پاس کیا گیا ہے شر اور فساد کے ہر سوتے کو بند کر کے امن و سلامتی اور سکون و عافیت کی فضا کے قیام و دوام کا پورا پورا انتظام کیا گیا ہے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اسلامی معاشرہ اس دنیا میں ہی جہان اُخروی میں عطا کی جانے والی جنت کے ایک مثالی نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلامی معاشرہ کا اصل الاصول

اسلامی معاشرہ کا اصل الاصول جس سے تمام دوسرے اصول مستنبط ہوتے ہیں یہ ہے کہ معاشرہ کا ہر فرد اپنی انفرادی حیثیت میں اور پورا معاشرہ اپنی اجتماعی حیثیت میں پیدائش انسانی کی غرض کو پورا کر رہا ہو۔ وہ غرض جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے یہ ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(الذاریات آیت ۵۷)

یعنی بڑوں اور چھوٹوں خواص اور عوام سب کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس آیت میں بیان کردہ یہ غرض اس وقت اور اس صورت میں پوری ہوتی ہے جب افرادِ معاشرہ کی ہر حرکت و سکون خدائی احکام کے تابع ہو جائے اور احکام خداوندی کی کامل متابعت کی وجہ سے عبادت کا درجہ اختیار کر لے۔ اس لحاظ سے اسلامی معاشرہ میں کسی فرد کے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس میں پورے معاشرہ کے لئے من مانے طریقوں کو اپنانے کی کوئی گنجائش موجود ہے۔ اس میں سب کے لئے خدائی احکام کی پابندی ضروری ہوتی ہے ان کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا کھانا پینا، ملنا جلنا، روزی کمانا، کمائے ہوئے اموال کو اپنی اور دوسروں کی ضروریات پر خرچ کرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوتا ہے۔

اطاعت الٰہی کا پابند بنانیوالے تین بنیادی اوصاف

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے تین بنیادی باتوں پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ اول تمام افرادِ معاشرہ کا تقویٰ سے مزین ہونا۔ دوم۔ دلوں کی پاکیزگی سے متصف ہونا۔ سوم۔ آخرت کی جوابدہی پر پختہ ایمان و یقین سے مالا مال ہونا۔

تقویٰ اللہ

جہاں تک پہلی صفت یعنی تقویٰ اللہ کے حصول کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (المائدہ آیت ۵۸)

یعنی اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ یعنی خدا سے ڈر کر گناہوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کا فائدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں مومن صحیح معنوں میں عبادت گزار یعنی اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار اور کامل فرمانبردار بن جائیں گے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث فرماتے ہیں

كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ (ابن ماجہ)

یعنی اے مومن تو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار یعنی اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بن جائیگا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔

"ساری جڑ تقویٰ و طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

تطہیرِ قلوب

جہاں تک دوسری صفت یعنی دلوں کی پاکیزگی اور تطہیر کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس پر بہت زور دیا ہے دل ہی کو اس نے خیر یا شر کا منبع قرار دیا ہے۔ حتی کہ ایمان جب تک دل میں داخل نہ ہو وہ کسی کو حقیقی مومن تسلیم نہیں کرتا جیسا کہ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۵

> اسلامی معاشرہ کا اصل الاصول اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت ہے اور کامل فرمانبرداری کی توفیق ملتی ہے تقویٰ، پاکیزگی قلب اور ایمان بالآخرت کی پختگی کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ افراد کو سب سے اوّل ان تین اوصاف سے متصف کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور اسی کی یہ خوبی اسے تمام دوسرے معاشرتی نظاموں سے بطورِ خاص ممتاز کرنے والی ہے۔

میں لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ سے ظاہر ہے۔ بعض اعراب محض زبانی طور پر ایمان لے آئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق فرمایا کہ یہ حقیقی مومن نہیں ہیں کیونکہ ایمان ابھی ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ ایمان اُن کے دلوں میں داخل ہوتا اور گھر کرتا ہے جو پاک اور مطہر ہوں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تطہیر قلوب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (مسلم کتاب البیوع)

یعنی سنو! انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے۔ اور اچھی طرح یاد رکھو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بننے کے لئے دل کا پاکیزہ ہونا از بس ضروری ہے جب دل پاک ہوگا تو اس میں ہمیشہ پاکیزہ خیالات اور نیک خواہشات ہی پیدا ہوں گی۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے سر مو انحراف نہ کرے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔

"سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔"

(ازالہ اوہام ص۳۳۵)

ایمان بالآخرت

اب ہم اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بننے کے ضمن میں تیسری صفت کی طرف آتے ہیں اور وہ ہے ایمان بالآخرت کی پختگی۔ آخرت کی جزا ہی کا خوف انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نہیں ہونے دیتا اور دُنیا کی زینتیں اُسے اپنی طرف مائل نہیں کرتیں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے اُن میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کیا اور میں اُنہی کا ہو رہا تو میں آخرت کے دائمی بدلہ سے محروم ہو جاؤں گا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی زینتوں اور سامانوں سے صرف اس حد تک فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے کہ آخرت کا بدلہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝

(آل عمران آیت ۱۵)

ترجمہ۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبّت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے یہ دُنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ تو وہ ذات ہے جس کے پاس (آخرت میں) نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں دُنیا کے سامانوں سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ فائدہ اُٹھانے کی ترغیب دی گئی ہے لیکن ان سے اس حد تک اور اس رنگ میں فائدہ اُٹھانے کی ہدایت کی گئی ہے کہ انسان آخرت کے اجر کا مستحق قرار پائے جہاں دنیوی سامانوں سے بدرجہا بڑھ کر اور بہتر ہے جتنا زیادہ ایمان بالآخرت پختہ ہوگا اتنا ہی زیادہ انسان ان دنیوی سامانوں سے فائدہ اُٹھانے میں اطاعت الٰہی کو لازم پکڑے گا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ من جملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گذرا ہوا۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۵۲)

الغرض اسلامی معاشرہ کا اصل الاصول اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت ہے اور کامل فرمانبرداری کی توفیق ملتی ہے تقویٰ، پاکیزگی قلب اور ایمان بالآخرت کی پختگی کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ افراد کو سب سے اوّل ان تین اوصاف سے متصف کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور اس کی یہ خوبی ہی اُسے تمام دوسرے معاشرتی نظاموں سے بطور خاص ممتاز کرنے والی ہے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام

اب چونکہ معاشرہ افراد کے باہم اکٹھے ہونے سے معرضِ وجود میں آتا ہے اس لئے اسلام نے حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور مومنوں کی صفت ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ جب بھی انہیں اقتدار ملتا ہے تو وہ پورے معاشرہ میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی پورا پورا انتظام کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اس صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ۔ (الحج آیت ۴۲)

ترجمہ۔ یہ (حقیقی مسلمان) وہ لوگ ہیں جو اگر ہم ان کو دُنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں (یعنی حقوق اللہ) کو قائم کریں گے اور زکوٰتیں (مراد حقوق العباد) ادا کریں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اسلام نے حقوق العباد کی ادائیگی پر نہ صرف خاص زور دیا ہے بلکہ اس نے انسانی معاشرہ کے ہر طبقہ کے حقوق مقرر کر کے ان کی ادائیگی کو ہر فرد معاشرہ پر فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ نکاح، حُسنِ معاشرت، میاں بیوی کا باہمی محبّت بھرا سلوک اور اولاد کی تعلیم و تربیت، ماں باپ کی خدمت اور رشتہ داروں سے اچھے تعلقات، پڑوسی کے حقوق اور پڑوسی سے حُسنِ سلوک، شہریت اور اس کے حقوق استقبال والوداع، سفر اور اس کے آداب، میل جول کے آداب اور سلام کا رواج، آداب مجلس اور ساتھی کے حقوق، آداب کلام، کھانے پینے کے آداب اور مہمان نوازی، لباس اور اس کے آداب، خرید و فروخت اور اس کے آداب، آجر و مزدور کے تعلقات اور ان کے باہمی حقوق، اتحاد و اتفاق، محبت و اُخوّت، الفت و شفقت، لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت، صحت مرض اور علاج، تیمار داری اور عیادت، وفات اور تعزیت، احترام آدمیت، کمزوروں پر شفقت اور جانوروں پر رحم، خادموں سے حُسنِ سلوک، میانہ روی اور متوازن زندگی، وقارِ عمل، محنت کی کمائی، سوال سے اجتناب، قرض، حُسنِ تقاضہ اور حُسنِ ادائیگی، مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات، پردہ اور اس کی اہمیت، عورتوں مردوں کے الگ الگ دائرہ ہائے کار کی تعیین۔ الغرض زندگی کے بے شمار اور لاتعداد پہلوؤں کے متعلق اسلام نے بہت تفصیلی احکام اور ہدایات دی ہیں اور یہ سب احکام اور ہدایات ایسی ہیں جن سے معاشرہ سے ظلم اور فساد کی جڑ کٹتی ہے اور امن و سکون اور سلامتی و عافیت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اور پورے معاشرے میں خوشحالی کا دَور دورہ ہوتا ہے ان سب احکامات و ہدایات، ان کی حکمت اور ان کی امتیازی شان پر روشنی ڈالنا تو اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے۔ البتہ ان سب احکامات و ہدایات کی علّتِ غائی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بہت مختصر لیکن نہایت ہی جامع انداز میں بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے پورے اسلامی معاشرہ کو جسمِ انسانی سے تشبیہ دے کر اور اس کے باہمی ربط و ضبط اور نہایت ہی متوازن اور نازک نظام کی طرف اشارہ کر کے اسے ایک فردِ واحد کی شکل میں پیش فرمایا ہے اور یہی ان احکامات و ہدایات کا مدّعا ہے کہ پورا معاشرہ اکائی اور ایک یونٹ کی شکل اختیار کر لے حتیٰ کہ سب افرادِ معاشرہ کے سوچنے کے انداز اور ان کے جذبات و احساسات اور ترجیحات میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور پورا معاشرہ ایک بُنیانِ مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی شکل اختیار کر لے اور اس میں کبھی کوئی رخنہ نہ پڑ سکے۔ چنانچہ ان جملہ معاشرتی احکام کی علّت غائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:۔ تو مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم کرنے اور باہم محبت و احسان کرنے میں ایک جسم کی طرح پائے گا۔ اور جب جسم کسی عضو کو بیمار پاتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء اس ایک عضو کی وجہ سے ایک دوسرے کو بے خوابی اور بخار کی دعوت دیتے ہیں یعنی سب کے سب ہی بے قرار ہو جاتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ کی اس امتیازی خوبی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحدتِ جمہوری سے تعبیر کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسانوں کو بحالتِ مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔۔۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے چاہا ہے کہ آپس میں اُلفت اور اُنس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۲۹-۱۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظُلم اور فساد کے سدِّباب کی پُرحکمت تعلیم

معاشرہ میں امن اور سلامتی کی فضا برقرار رکھنے کے لئے ظلم اور فساد کا سدِّباب کرنے کے ضمن میں اسلام نے بہت ہی پُرحکمت تعلیم دی ہے اور وہ یہ ہے کہ ظلم اور فساد دور کرنے کے لئے خود ظلم اور فساد کا طریق اختیار نہ کرو کیونکہ اگر ظلم اور فساد کا مقابلہ خود ظلم اور فساد سے کیا جائے گا تو ظلم و فساد کا چکر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فساد سے بچنے کے ضمن میں یہ تو فرمایا ہے کہ:۔

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا (الاعراف آیت ۵۷)

یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔

لیکن ساتھ ہی اس تعلق میں ایک مُثبت حکم بھی دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (النساء آیت ۵۹)

یعنی اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

اللہ اور رسُول کے ساتھ فرمانرواؤں کی اطاعت کا حکم اس لئے دیا کہ اطاعت سے روگردانی کے نتیجہ میں بغاوت اور ظلم و فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسلام نے فرمانرواؤں کی اطاعت پر اتنا زور دیا ہے کہ ان کی طرف سے ظلم ہونے کی صورت میں بھی مُسلمانوں کو ان کی اطاعت سے باہر ہونے کی اجازت نہیں دی چنانچہ آپ نے اطاعتِ حکّام کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

عَلَیْکَ السَّمْعَ وَالطَّاعَۃَ فِیْ عُسْرِکَ وَیُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ (مُسلم کتاب الامارۃ)

یعنی تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک الغرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سُننا صرف قانونی چارہ جوئی کی حد کے اندر رہنا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد آنیوالے دُنیوی حاکموں کے متعلق بتایا کہ بعض ایسے حاکم بھی آئیں گے جو تمہارے حقوق تلف کریں گے اس پر صحابہؓ نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ یعنی ایسے حاکموں کو ہم ان سے جنگ کر کے ہٹا کیوں نہ دیں آپؐ نے انہیں قانون کو ہاتھ میں لینے اور بغاوت کرنے سے سختی سے منع فرمایا اور فرمایا جب تک وہ تمہارے دین میں مداخلت نہ کریں۔ اُن کے احکام کی اطاعت تم پر فرض ہے آپؐ نے ایسے حاکموں کے ظلم سہہ لینے کی تلقین فرمائی لیکن ظلم کے مداوا کے لئے خود ظلم کی راہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی اس لئے کہ معاشرہ کے امن میں خلل نہ پڑے البتہ ظالم فرمانرواؤں اور حاکموں کو اللہ تعالیٰ کے وعیدِ شدید اور عذابِ الیم کی خبر دے کر قرآن کریم اور احادیثِ رسُولؐ میں خبردار کیا گیا ہے کہ وہ ہر حال میں ظلم سے باز رہیں۔

افسوس ہے کہ اسلام کی تعلیم کی سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے آج بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ مختلف ملکوں میں ذرا ذرا سی حق تلفی پر قانون کو ہاتھ میں لینے اور ملک کے اندر گڑبڑ پھیلانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے لوگ معاشرہ کے امن کو تہہ و بالا کرنے پر تُل جاتے ہیں جس سے مال و جان کا بے دریغ اتلاف ہوتا ہے اور امن برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ میں ایسے امن شکن طرزِ عمل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ اسلامی مُعاشرہ کی ایک اور نمایاں خوبی ہے جو اسے تمام دنیوی معاشروں سے ممتاز کرنیوالی ہے۔

اسلامی مُعاشرے کا قیام اور ہماری ذمّہ داری

فی الوقت مضمون کے اختصار کے پیشِ نظر اسلام کے نہایت ہی متوازن اور حسین مُعاشرے کے مختلف شعبہ ہائے زندگی پر حاوی کثیر التعداد زرّیں اصولوں میں سے خاکسار نے صرف چند بنیادی اصُولوں اور ان کی امتیازی شان پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم اسلامی معاشرے کے جملہ زرّیں اصُولوں اور ان کے جملہ تفصیلی احکام کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پھر ان پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق بنائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں امام آخر الزّمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا ہے کہ تا اس جماعت کے افراد یعنی ہم اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں اور اسے ہر خطۂ زمین میں غالب کر کے پورے کرۂ ارض پر اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں لائیں اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے متمتع کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام جماعت احمدیہ کے قیام کی اس غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت اور نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔

"اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں شامل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حرفِ آخر

سو اے احبابِ جماعت اور اے بھائیو اور بہنو! یہ ہیں ہم اور یہ ہے اسلامی معاشرہ کے قیام سے متعلق ہماری ذمہ داری۔ کتنے خوش قسمت ہیں ہم اور کتنی عظیم اور گراں بہا ہے وہ ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اپنے صادق الوعد اور قادر و توانا خدا کے حضور ہم عاجزوں کی یہ عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی اس حیثیت پر پُورا اُترنے اور اپنی عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"کُھل رہے ہیں فیض کے در اپنے دامن کو پسار"
(درثمین)

(مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب واقفِ زندگی۔ ربوہ)

مژدہ اے اہلِ چمن کہ آگئی ہے پھر بہار
جادہ جادہ رونقیں ہیں پتے پتے پر نکھار

قریہ قریہ سُن رہے ہیں نویدِ جانفزا
طالبوں کے واسطے پھر بام پر آیا ہے یار

پھر براہیمی پرندے مائلِ پرواز ہیں
سُن رہے ہیں وہ بگوشِ ہوش داعی کی پکار

غلبۂ دیں کی تمنّا اپنے سینوں میں لئے
بڑھ رہے ہیں عشق کے میدان میں دیوانہ وار

آگیا ہے مہرِ تاباں بزمِ ہستی میں کوئی
ظلمتیں زائل ہوئیں اور دن ہوا ہے آشکار

یہ بھی اک اعجاز ہے چشمِ شہِ کونین کا
دشتِ بے آب و گیا بھی آج ہے رشکِ بہار

مژدہ اے شبیر تو نے پا لیا وقتِ گمنتہ تر
"کُھل رہے ہیں فیض کے، در اپنے دامن کو پسار"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت رسُولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم

طاہر مرا رسُولؐ مطہّر مرا رسُولؐ

مکرّم سید محمّد میاں سلیم شاہجہان پوری نواب شاہ سندھ

ماہِ منیر و مہرِ منوّر مرا رسُولؐ
نبیوں میں سب سے افضل و برتر مرا رسُولؐ
اُمّید گاہِ اسود و احمر مرا رسُولؐ
رحمت نشان و شافعِ محشر مرا رسُولؐ
علم الیقیں کا ایک سمندر مرا رسُولؐ
دانشوروں کا رہبرِ اکبر مرا رسُولؐ
مجلس میں بے مثال سخنور مرا رسُولؐ
اور عرصۂ وغا میں غضنفر مرا رسُولؐ
غوّاصِ بحرِ حکمت داور مرا رسُولؐ
دریائے معرفت کا شناور مرا رسُولؐ
دیتا ہے سب کو لعل و جواہر مرا رسُولؐ
محتاجِ کُل جہاں ہے تونگر مرا رسُولؐ
تھا ایک وقت عُمر میں اصغر مرا رسُولؐ
لیکن ذکا و فہم کا پیکر مرا رسُولؐ
پہنچا نہ کوئی پہنچے گا اُس کے مقام تک
درجے میں ہے فزوں سے فزوں تر مرا رسُولؐ
صُورت سے اُس کی جلوۂ حق آشکار ہے
سیرت میں عکسِ داورِ محشر مرا رسُولؐ
پھیلی ہے اُس کے فیض کی خوشبو جہان میں
ہے عطرِ معرفت سے معطّر مرا رسُولؐ
جو اُس کے پاس بیٹھ گیا پاک ہوگیا
طاہر مرا رسُولؐ مطہّر مرا رسُولؐ
عرشِ بریں تک اُس کی رسائی ہے معجزہ
اہلِ زمیں کو کر گیا ششدر مرا رسُولؐ
انسانیّت نواز تھی کتنی وہ ذاتِ پاک
ملتا تھا ہر غریب سے بڑھ کر مرا رسُولؐ
ثابت قدم جو نرغۂ اعدا میں بھی رہا
وہ شیر دل وہ بطلِ دلاور مرا رسُولؐ
اپنوں پہ مہربان تھا دشمن کا خیر خواہ
خلقِ خدا کا مونس و یاور مرا رسُولؐ
ثانی ہوا ہے اس کا نہ ہوگا کوئی سلیم
نوعِ بشر کا آخری رہبر مرا رسُولؐ

مسیحِ محمّدؐ کی شان اللہ اللہ

(مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب واقفِ زندگی۔ ربوہ)

مسیحِ محمّد کی شان اللہ اللہ
پڑی جس سے ملّت میں جان اللہ اللہ
تھا اُس کے لئے مُنتظر اِک زمانہ
تھا بے چین سارا جہان اللہ اللہ
ثریّا سے ایمان کو پھر وہ لایا
خُدا کا ہے وہ پہلوان اللہ اللہ
بفیضِ محُمّدؐ چمن کو سنوارا
کیا اُس کو رشکِ جنان اللہ اللہ
زمیں گا رہی ہے اُسی کے ترانے
ہے نغمہ سرا آسمان اللہ اللہ
ہوئے اُس کے دامن سے وابستہ جو بھی
صحابہؓ ہوئے بے گمان اللہ اللہ
حدیثِ نبیؐ میں وہ اعوانِ مہدیؑ
صداقت کے وہ تشنگان اللہ اللہ
ہر اک اُن میں سے عزم و ہمّت کا پیکر
ہر اِک شیخ اُن کا جوان اللہ اللہ
وہ شہزادۂ امن کہلانے والا
مکان اس کا وجہِ امان اللہ اللہ
اُسی کی بدولت خلافت کی نعمت
ملی ہم کو بعد از زمان اللہ اللہ
اُسی کا ہے اعجازِ صدّیقِ ثانی
ہے فضلِ عمر اِک نشان اللہ اللہ
اسی کا ہے اک نافلہ جلوہ افگن
وہی اب ہے ملّت کی آن اللہ اللہ
وہی آج ہے موردِ فضلِ باری
خدا اس پہ ہے مہربان اللہ اللہ
وہ شمعِ خلافت وہ مہتاب صُورت
کہ روشن ہے جس سے جہان اللہ اللہ
ہے شبّیر قولِ حسن یہ اُسی کا
”جوانوں کے ہو تم جوان اللہ اللہ“

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے چند پہلو

عبادت ــــ عشقِ رسول ــــ عشقِ قرآن

مکرم غلام باری صاحب سیف - ربوہ

جب سے ہوش سنبھالا مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی سیرت پر موافق و مخالف کتب کا مطالعہ کیا۔ آپؑ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والے خوش نصیبوں کو ہی نہیں بلکہ آپؑ کے معاندین کو بھی جی بھر کر سنا۔ پچھلے ڈیڑھ دو برس سے بالخصوص آپ سیرت کا گہری نظر سے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ ہزاروں صفحات پڑھ ڈالے۔ اس مطالعہ اور اس جدوجہد کے بعد میں جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ تھا کہ قطع نظر اس امر کے کہ آپؑ خدا کی طرف سے تھے۔ آپؑ مامور تھے آپؑ کے ساتھ خدائی بشارتیں تھیں۔ آپؑ کی شخصیت اور سیرت اتنی دل موہ لینے والی تھی۔ کہ ہو نہیں سکتا تھا کہ کوئی آپؑ کے قریب آئے اور آپؑ کی مقناطیسی شخصیت اُسے جذب نہ کرے آپؑ کے اخلاق اتنے عالی تھے کہ انہیں دیکھ کر جہاں خدا پر یقین رکھنے والا بے پکار اُٹھتا تھا کہ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

یعنی یہ اخلاق اپنی کوشش سے پیدا نہیں کئے جا سکتے یہ کسب نہیں وہب تھا، وہاں یہ خیال بھی اُبھر کر سامنے آتا کہ یہ ہستی اس وجود باجودؐ کے نقشِ پا پر قدم بقدم چلنے والی ہے جس نے فرمایا تھا

بعثت الاتمم مکارم الاخلاق

کہ میری بعثت کی غرض ہی اعلیٰ اخلاق کو معراج پر پہنچانا ہے۔ اس لئے اگر یہاں کوئی وصف نظر آتا ہے تو یہ اس وجود باجودؐ کی اتباع کا کمال ہے جسے خود خُدا نے کامل کیا تھا۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ جس کی حیات طیبہ مجھے بیان کرنی ہے وہ کہتے ہیں ؎

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدؐ یست
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

یہ تپش جو مجھ میں ہے یہ محمدی سورج کی وجہ سے ہے اور یہ آبِ حیات جو میں تقسیم کر رہا ہوں یہ محمدیؐ چشمہ کا شیریں پانی ہی تو ہے۔

کسی مذہبی انسان یا مُسلمان کی سیرت کا درخشندہ ترین اور اہم ترین حصہ اس کا مذہبی پہلو ہے اس کا ذوقِ عبادت کیا تھا؟ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی کامل اور آخری کتاب سے اس کو کتنا عشق و شغف تھا کیا مذہب کا نام ہی اس کی زبان پر تھا یا اس کی محبت اس کے نس نس میں سرایت کر چکی تھی۔

عبادت میں شغف

جب ہم اس بارہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو بچپن سے لیکر آپ کے آخری سانس تک ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ عبادت آپ کی رُوح کی غذا تھی۔ آپ کی کثرت اور پابندی نماز کی وجہ سے آپ کے والد محترم آپ کو مسیتڑ کہا کرتے تھے[1] پنجابی زبان میں مسیتڑ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنا زیادہ وقت مسجد میں گذارے۔ اور حدیث رسولؐ ہے کہ قیامت کے دن جب بجز خدا کے کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا سات آدمیوں کو خدا کا سایہ مُیسّر ہوگا ایک وہ جس کا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو[2] اگر کوئی آپ کے والد محترم سے آپ کے بارہ میں پوچھتا کہ چھوٹے مرزا صاحب کہاں ہیں؟ تو آپ فرماتے مسجد کی کسی صف میں لپٹا دیکھو یا کسی لوٹے کی ٹونٹی میں۔

نماز باجماعت کا آپ اتنا اہتمام فرماتے کہ دعویٰ ماموریت سے قبل قادیان کے ایک غریب لیکن دل کے غنی نابینا حافظ معین الدین کو اپنے گھر لے گئے ان کے خورد و نوش کے متکفل ہوئے کہ تم قرآن یاد کرنا اور ہم اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے[3]

نماز آپ تعدیلِ ارکان اور خشوع و خضوع سے ادا فرماتے نماز میں سوز و گداز کی یہ کیفیت تھی کہ آپ کے ایک مخلص مرید حدیث کے ممتاز عالم مکرم قاضی امیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حکیم مولانا نور الدینؓ کہیں باہر گئے ہوئے تھے میں مغرب کی نماز میں حاضر ہوا تو دیکھا حضرت مسیح موعودؑ نماز پڑھا رہے ہیں۔ آپ نے نماز میں چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں مگر سوز و گداز کی وجہ سے لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں[4]

آپ کے ایک دوسرے مرید حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ طاعون

[1] سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۰۳ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
[2] بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ
[3] اصحاب احمد صفحہ ۲۸۸ جلد ۱۳
[4] سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵

کے دنوں میں ایک شب میں نے آپ کو سجدہ کناں دیکھا آپ سجدہ میں اس طرح گریہ وزاری فرما رہے تھے جیسے دردِ زہ میں مبتلا کوئی عورت[1]

آپ کی نماز کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپ کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے کچہری میں حاضر تھے جب نماز کا وقت آگیا تو آپ ایک درخت کے نیچے نماز ادا کرنے لگ گئے۔ نماز کے دوران عدالت سے آپ کو آوازیں آنا شروع ہوئیں۔ مگر آپ نماز پڑھتے رہے جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عدالت کا ملازم آپ کے پاس کھڑا ہے آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے عرض کی مرزا صاحب مبارک ہو مقدمہ کا فیصلہ آپ کے حق میں ہو گیا ہے[2] یہاں میں یہ وضاحت کر دوں کہ مقدمہ کی پیروی یہ آپ کے والد صاحب کے حکم کی وجہ سے کی ورنہ آپ اِسے پسند نہ فرماتے تھے[2]

۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء میں دعویٰ ماموریت سے قبل آپ نے الٰہی اشارہ کی وجہ سے آٹھ نو ماہ کے روزے رکھے۔ غذا کو بے حد کم کر دیا حتیٰ کہ چوبیس گھنٹہ میں چند تولہ روٹی آپ کی غذا رہ گئی اس مجاہدہ کے زمانہ میں ایک دفعہ عین عالم بیداری میں حضرت خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور خدا کی محبت اور اس کا نور عطا ہوا[3]

میں نے کہا تھا کہ مہد سے لحد تک عبادت ہی آپ کی روح کی غذا تھی آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو بوقت وفات آپ کے قریب تھے آپ کے آخری لمحات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"انسانی مقدور کے مطابق علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی لیکن کمزوری لحظہ بہ لحظہ بڑھتی گئی۔ ضعف بڑھ گیا اور نبض ڈوبنے لگی۔ زبان اور گلا بھی خشک ہو گیا۔ بولنے میں بھی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ زبان پر یہ جاری تھا۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ..... صبح کی نماز کا وقت ہوا تو نحیف آواز میں دریافت فرمایا۔ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ایک خادم نے عرض کی ہاں حضور ہو گیا ہے اس پر آپ نے بستر کے ساتھ دونوں ہاتھ تیمم کے رنگ میں چھو کر لیٹے لیٹے ہی نماز کی نیت باندھی۔ مگر اسی دوران بیہوشی کی حالت ہو گئی جب ذرا ہوش آیا تو پھر پوچھا۔ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا ہاں حضور ہو گیا ہے۔ پھر دوبارہ نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔ مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ میرے پیارے اللہ سنائی دیتے تھے"[1]

[1] سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵
[2] کتاب البریہ صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۲
[3] کتاب البریہ صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۶ حاشیہ

اور یہی الفاظ آپؑ کے اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تھے جب آنحضورؐ کا دم واپسیں تھا ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آسمان کی طرف ہاتھ تھا اور یہ فرماتے فرماتے آپؐ کا ہاتھ ڈھلک گیا۔ اللھم یا رفیق الاعلیٰ اللھم یا رفیق الاعلیٰ۔ اے اللہ اے بلند و برتر ساتھی۔ اے اللہ اے بلند و برتر ساتھی یہ کہتے کہتے وہ مقدس روح ملاءِ اعلیٰ میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

عشقِ رسولؐ متاعِ ایمان ہے اگر کسی مسلمان کے دل میں عشقِ رسولؐ کی آگ شعلہ زن نہیں تو پھر دعویٰ ایمان ہی عبث ہے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی
اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ
وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
(بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے اسے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا و مطاع سے ایسا عشق تھا کہ زبان اسے بیان نہیں کر سکتی۔ حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بھی لوازم اور اثبات ہیں وہ سب

[1] سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۸۳-۱۸۴

آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ آپ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف، حسن اور فضیلت کے بارہ میں نظم میں بھی کہا۔ نثر میں بھی اردو میں بھی اور عربی اور فارسی میں بھی ایسے ایسے نادر شعر آپ نے کہے ہیں کہ ان کو پڑھ کر دل و دماغ حبِّ رسول سے معطر ہو جاتے ہیں۔

آپؑ کا مقام ہی فنافی الرسولؐ تھا۔ محبت کی انتہاء یہ ہوتی ہے کہ محب اپنے دل و دماغ، احساسات و ادراکات کو محبوب کے تابع کر دیتا ہے۔ وہ من و تو کی منزل سے گزر جاتا ہے۔ اور اپنے وجود کو درمیان سے محو کر دیتا ہے۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ اپنے محبوب سے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری
(ایک غلطی کا ازالہ)

میرے لاثانی محبوب۔ میں تو ہو گیا۔ اور تو میں ہو گیا۔ یعنی من و تو کا فرق مٹ گیا۔ میں جسم ہو گیا تو روح ہو گیا۔ یہ کیفیت اس لئے ہوئی تا اس کے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے اپنے ایک اردو شعر میں، اس مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے

اس نور پر فدا ہوں۔ اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

محبت کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ محب ہر وقت اپنے محبوب کا ذکر تا ہے اس کی زبان پہ اس کا ہی نام ہوتا ہے ؎

کسی کا نام لوں لب پہ تمہارا نام ہوتا ہے

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی کیفیت تھی۔ اپنے محبوب کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں ؎

یا حبّ انک قد دخلت محبّۃً
فی مہجتی و مدارکی و جنانی
من ذکر وجھک یا حدیقۃ بہجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن

اے محبوب تیری محبت میری روح میرے ادراکات اور دل میں گھر کر چکی ہے۔ اے میری رونق کے گلستان! تیرے چہرہ کی یاد سے میری زندگی کا کوئی لمحہ خالی نہیں ؎

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

کہ میں نے دل کی آنکھ سے دیکھا اور ہوش کے کانوں سے سُنا۔ مجھے تو ہر جگہ محمدؐ کے حسن و جمال کا ہی چرچا سنائی دیا۔ عشق و محبت کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے پیار ہوتا ہے محبوب کی طرف جو بھی منسوب ہو وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے۔ عربی میں محاورہ ہے حَبِیْبُ حَبِیْبِیْ " کہ دوست کا دوست میرا بھی دوست ہے۔ اور انگریزی زبان میں کہتے ہیں Love me love my dog محب محبوب کے گلی کوچوں سے بھی پیار کرتا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لکھا ہے جب میں طائف کی وادی کو دیکھنے گیا تو یہ شعر میری زبان پر تھا ؎

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گذرے ہوں اسی راہ گذر سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کیفیت محبت کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

کہ میری جان اور میرا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر قربان ہے اور میری خاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر قربان۔

اس محبوب کے پیاروں سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک بار محرّم کے مہینہ میں گھر میں بچوں کو شہادت حسین کا واقعہ سنا رہے ہیں۔ انگلیوں کے پوروں سے آنسو پونچھتے جاتے ہیں۔ اور یہ درد ناک واقعہ ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔ ؎۱

میں اہل فہم سے پوچھتا ہوں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے بغیر یہ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

عشق و محبت کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔ اس کا دل محبوب کی یکتائی کا ہی قائل رہتا ہے اُس کے حسن کا گرویدہ ہو کر وہ کسی اور حسن کو خاطر میں ہی نہیں لاتا۔ اور بخدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا صاحب جمال تو دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔

شاعر نبویؐ حضرت حسانؓ نے کیا خوب لکھا تھا۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

کہ اے میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر نقص سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا کہ جس طرح تو نے چاہا تو پیدا کیا گیا۔

اس ماہ مدنی کے حسن و جمال کا تذکرہ چودہ سو سال میں عشّاق نے اپنے عشق و ظرف کے مطابق کیا۔ وقت اجازت نہیں دیتا کہ میں ان کا موازنہ کر سکوں۔ یوسف کے حسن کے چرچے کو سن کر کسی نے آپ کو یوسف سے مشابہت دیدی۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام کی

۱؎ در منثور صہ ۳۹

آنکھ نے اس حسن کا مشاہدہ کیا تو پکار اٹھے ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار

یوسف سے تشبیہ دینے والو! تم میرے محبوب کے حسن کا صحیح اندازہ نہیں کر سکے۔ مجھے تو اس آمنہ کے لالؐ کی ٹھوڑی کے گڑھے میں لاکھوں یوسف نظر آ رہے ہیں اور مسیح کے احیائے موتٰے کے معجزہ کا ذکر کرنے والو! میرے محبوب کی پھونک کی تاثیر کا یہ عالم ہے کہ آپؐ کے دم سے بے شمار مسیح پیدا ہوئے۔

محبت کا یہ تقاضا ہے کہ محبوب کی جدائی کے تصور سے محب کا دل کانپتا ہے وہ ان لمحات میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے وہ وقت اس کے لئے قیامت سے کم نہیں ہوتا۔ غالب نے اپنے بھتیجے کی وفات پر کہا ؎

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

اور جس دن حسانؓ کا محبوبؐ، صحابہؓ کا محبوبؐ، لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق، خدا کو پیارا ہوا مدینہ کی گلیوں میں حسانؓ روتا ہوا یہ شعر پڑھتا تھا

کنت السواد لناظری فعمی علی الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

اے محبوب تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تو نہیں رہا تو میں اندھا ہو گیا۔ تیرے بعد اب جو چاہے مرے مجھے تو تیرا ہی اندیشہ تھا۔

وصال محبوبؐ پر چودہ سو سال گذرنے کے بعد مسیح موعود علیہ السلام تنہائی میں حسانؓ کا یہ شعر گنگناتے ہیں اور آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں ہے اور فرماتے ہیں کاش یہ شعر میں نے کہا ہوتا اور میرا سارا دیوان حسانؓ کا ہوتا ؎۱

حسانؓ نے اس ماہ مدنیؐ کو اپنی مادی آنکھوں سے بھی دیکھا تھا۔ لیکن اس عاشق نے تو اپنے محبوب کے حسن و جمال کو اپنے دل کی آنکھوں سے ہی دیکھا تھا۔ پھر بھی ان کے تصور جدائی پر یہ کرب اہل قلب و نظر! اگر یہ انتہائی عشق کا مظہر نہیں تو اور کیا ہے ۔

عشق و محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ محب محبوب کے حق میں برا سن نہیں سکتا محبوب کے بدخواہوں کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ عشق و محبت کے اس جذبہ کا مسیح موعود علیہ السلام دینی آخری تصنیف میں اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

" جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت

۱؎ در منثور صہ ۲۸-۲۹ از حضرت بشیر احمد صاحب

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں " ؎۱

مشہور آریہ سماج لیڈر پنڈت لیکھرام ایک زبان دراز مقرر تھا حضور علیہ السلام لاہور اسٹیشن پر وضو فرما رہے تھے کہ یہ آپ کو ملنے آ گیا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ لیکن حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے مکرر سلام عرض کیا۔ لیکن اب کے بھی حضور نے اُسے کوئی جواب نہ دیا۔ کسی نے عرض کی حضور لیکھرام آیا ہے اور سلام عرض کرتا ہے مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا:۔

" میرے آقا کو گالیاں دیتا مجھے آکر سلام کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ میں ایسے گستاخ اور بے ادب شخص کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا " ؎۲

اور یہ جب دشنام طراز اپنی بدزبانی سے باز نہ آیا تو محبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے للکارا اور کہا

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

کہ اپنی زبان کی چھری سے میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وار کرنے والے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبدار تلوار سے بچ۔ لیکن اُس بدزبان نے نہ رکنا تھا۔ اور نہ رکا تو جس طرح محبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا وہ عید کے دوسرے دن ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو شام کے چھ بجے خدا کے قہری نشان کا شکار ہو کر اپنی عبرتناک موت سے صداقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

نومبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے لاہور کی آریہ سماج نے ایک جلسہ کروایا۔ اس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کو بھی مدعو کیا اُن کی دعوت پر قادیان سے حضرت مولانا نورالدینؓ آپؑ کے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ اور دیگر اکابرین نے اس میں شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون حضرت مولانا

۱؎ پیغام صلح صہ ۳۰
۲؎ در منثور صہ ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورالدین صاحبؓ نے پڑھا۔ جب آریہ سماج کے
مقررؒ کی باری آئی اس نے وعدہ خلافی کرتے
ہوئے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے خلاف سخت کلامی اور بدزبانی سے کام لیا
وفد نے واپسی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی خدمت میں جلسہ کی روئیداد عرض کی اور
اس میں ان کی بدعہدی اور بدزبانی کا ذکر
کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا
اس صورت میں تمہیں ایک منٹ کے لئے
بھی وہاں بیٹھنا نہیں چاہیئے تھا جس وقت
اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
گستاخی کی تھی تمہیں اسی وقت کھڑے ہو جانا
چاہیئے تھا اور ہال سے باہر نکل آنا چاہیئے تھا۔[1]

آپؑ نے فرمایا:۔

"میرے دل کو سب سے زیادہ تکلیف
اس وقت پہنچتی ہے جب میں
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
شان میں ان کا تمسخر اور استہزاء
اور حضورؐ کی عزت پر ان کے
ناپاک حملے سُنتا ہوں۔ خدا کی قسم
اگر میری ساری اولاد اور پھر اولاد
کی اولاد میری نظروں کے سامنے
قتل کر دی جائے اور ان کے ہاتھ
پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور
ان کی آنکھوں کی پتلیاں نکال دی
جائیں اور ہر خواہش اور مُراد سے
میں محروم کر دیا جاؤں تب بھی مجھے
وہ صدمہ اور تکلیف نہ ہو جو مجھے
ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان میں بدزبانی اور گستاخی
سے ہوتی ہے۔ اے اللہ ہمارے
حال پر رحم کر اور دیکھ ہم کس
آزمائش کی بھٹی میں ڈالے جا
رہے ہیں"[2]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روحانی طور
پر جو کچھ ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
متابعت کی برکت سے ملا۔ آپؑ "ہر مرتبہ
ہر قدم ہر مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روحانی افاضہ کا مرہونِ منّت تھا۔ آپؑ فرماتے
ہیں اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر ہوتے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ ہوتی
تو مجھے رائی کے برابر بھی کچھ نہ ملتا۔ اِسی لئے
آپؑ نے فرمایا تھا۔

"ہمارے معجزات سب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں
ہمارا اپنا کچھ نہیں"۔[3]

آپ کے ایسے زیادہ ساتھیوں سے

۱؎ در منثور ۳۴
۲؎ آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۱۵
۳؎ ملفوظات جلد ۸ ص ۱۴۷

میں نے کئی بار سُنا کہ ہم نے دیکھا "محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام زبان پر آیا تو آنکھیں ڈبڈبا
آئیں۔ آواز گلوگیر ہو گئی۔ محمدؐ نام پر آپ کی
جان فدا تھی۔

ایک بار ایک عورت سر پر ٹوکرا اٹھائے
کھلونے بیچتی آپ کے گھر کی طرف آنکلی۔ ٹوکرا
سر سے اتار کر رکھ دیا اور خادمہ سے کہا۔ بی بی
بھوک لگی ہے۔ خادمہ نے اسے دو روٹیاں
دیں۔ جب اُس نے نوالہ توڑ کر کھانا چاہا
تو اِدھر اُدھر نظر دوڑائی اور پوچھا یہ عیسائیوں
کا گھر تو نہیں؟ خادمہ نے اُس سے پوچھا
تم کون ہو؟ اس عورت نے کہا "میں بندا
خدا دا تے محمدؐ دی اُمّت"۔ حضرت مسیح موعودؑ
علیہ السلام برآمدے میں ٹہل رہے تھے
جب یہ پیارا نام سُنا تو فرمایا ان کو تسلی دو کہ
یہ گھر مسلمانوں کا ہے اور اسے ایک روپیہ
بھی دیا آج کا نہیں آج سے ستر اسی سال
پہلے کا ایک روپیہ۔ اور فرمایا کہ اس نے میرے
پیارےؐ کا نام لیا ہے۔ اور باوجودیکہ اس کو
سخت بھوک لگی ہوئی تھی اس نے تقویٰ
سے کام لیا اور ایک دم لقمہ توڑ کر منہ
میں نہیں ڈال لیا۔[1]

اہل نظر و فکر! یہ ایک اچانک حادثہ
ہے جلوت کا نہیں خلوت گھر کا واقعہ ہے
نام محمدؐ سننے پر آپؑ کی وارفتگی دیکھئے کہ
اس اجنبی غریب عورت کے منہ سے وہ نام
نامی سُنا تو فرمایا اِسے تسلی دو اور اس وقت
ایک روپیہ دیا کہ اس نے میرے محبوبؐ کا نام
لیا ہے۔ اسی واقعہ سے وہی لُطف اندوز ہو
سکتا ہے جو صاحب دل ہو جسکا دل محبّت
کے مفہوم اور اس کے مظاہر سے آشنا ہو۔
یہ کوئی فلسفیانہ بحث نہیں یہ تو عشق و محبت
کے نظاروں سے لُطف اندوز ہونے والے
دل کا معاملہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے
بیٹے مرزا سُلطان احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
نے مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت آپؑ کی
زندگی میں نہیں کی تھی۔ لیکن انہوں نے
جو کچھ گھر میں دیکھا اس کی بناء پر وہ شہادت
دیتے ہیں۔

"ایک بات میں نے والد صاحب
میں خاص طور پر دیکھی ہے
وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلاف والد صاحب
ذرا سی بات بھی برداشت
نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص
آنحضرتؐ کی شان کے خلاف
ذرا سی بات بھی کہتا تو والد صاحب
کا چہرہ سُرخ ہو جاتا تھا۔ اور

۱؎ اصحاب احمد جلد ۶ ص ۱۲۵

غصہ سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی
تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے
اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب
کو عشق تھا ایسا عشق میں نے
کسی شخص میں نہیں دیکھا۔[1]

حدیث میں آتا ہے کہ جب دنیا محوِ خواب
ہوتی محبوب کبریا رسول بطحا صلی اللہ علیہ وسلم
بیدار ہوتے۔ خدا سے دُعا مانگتے۔

"اے خدا میرے دائیں بھی نورُ
کر دے اور بائیں بھی، آگے بھی
نور پیدا کر دے اور پیچھے بھی اے
اللہ میرے اُوپر بھی نُور ہو اور
نیچے بھی، اے اللہ میری بینائی
میں بھی تیرا نور ہو اور شنوائی میں
بھی، پروردگارا میرے خون میں
بھی نور ہو اور میرے گوشت
میں بھی تیرا نُور ہو میری ہڈیوں
میں بھی تیرا نُور ہو۔ میرے اعصاب
میں تیرا نُور ہو میرے نور کو بڑھا دے
مجھے نُور دیدے۔ اے اللہ مجھے
نور ہی نور کر دے۔[2]

بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور تھے
لیکن اس نُورِ محمدی کو وہی آنکھ محسوس کر سکتی
تھی جس کا دل اُس نور سے مُنوّر ہو۔ اس نور
کی مسیح موعود علیہ السلام نے اطلاع پائی تو
منادی کی۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا
گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک
میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا
قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں
نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں
اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ
لعل اور یاقوت اور زمرّد اور
الماس اور موتی میں بھی نہیں
تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی اور
سماوی میں نہیں تھا صرف
انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل
میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ
اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ
سید الانبیاء و سید الاحیاء
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا"۔

حدیث میں آتا ہے ایک رات آسمان پر
چاند دمک رہا تھا۔ سُرخ رنگ کے کپڑے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمائے
تھے۔ ثمرہ بن جندب صحابیؓ کہتے ہیں میں کبھی

۱؎ درِ منثور از حضرت بشیر احمد صاحب ص ۳۶
۲؎ ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء
مایقول اذا قام من اللیل الی الصلوٰۃ

آسمان کے چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آنحضرت کے
چاند کو کہ کون زیادہ خوبصورت ہے بخدا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چاند سے بڑھ کر حسین
معلوم ہوتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ماہ مدنی
کے حسن و جمال کو دیکھا تو فرمایا ؎

حسن رُویش بہ زماہ و آفتاب
خاک کویش بہ زمشک و عنبرے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا حُسن آفتاب و
مہتاب سے بڑھ کر ہے اور اُس کے کوچہ کی
خاک مُشک و عنبر سے بہتر ہے۔

اے اللہ ہم گنہگاروں کو بھی عشق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم عطا فرما۔ ایسا عشق کہ جس کی ایک
چنگاری ہی فانی محبتوں کو جلا کر راکھ کر دے۔

آمین یا ربّ العٰلمین

عشقِ قرآن

قرآن خدا کی آخری کتاب ہے۔ یہ وہ وحی
ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔
اور اس کے رسولؐ سے محبت کا تقاضا ہے کہ
اس کتاب سے بھی محبّت ہو جو محبوبؐ خدا لائے
اور قرآن کے معنوی وحرف کو وہی بیان کر سکتا
ہے جسے اس کتاب کے معنوی حسن کی اطلاع ہو
جس نے اس کے معانی بے کراں کے بحر میں شناوری
کی ہو، جس کے دل کی آنکھ کھلی ہو، قرآن انسان
کو ظُلمات سے نکالتا ہے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تن ہا از چاہ برکشیدہ

حسن و جمال کا پیکر یوسف تو خود اکیلا
کنوئیں کی تہہ میں گرا ہوا تھا مگر میرے یوسف
یعنی قرآن نے بہت سے لوگوں کو کنوئیں سے
نکالا ہے۔

فرماتے ہیں :۔

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا باد صفا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

شعراء طلوع آفتاب اور سحر پھوٹنے کے دلفریب
نظارے بیان کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے نزدیک قرآن کی سحر ہی حقیقی
سحر ہے جس سے ظلمات کے پردے چاک ہوئے
آپؑ فرماتے ہیں :۔

"قرآن کے پاک نُور سے روشن صبح نمودار
ہو گئی۔ اور دل کے غنچوں پر صبح کی ہوا چلنے لگی۔
جس سے دل کے غنچے چٹکنے لگے ایسی روشنی اور
چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی
کشش اور حُسن تو کسی چاندنی میں نہیں۔ جب
رات کو آسمان پر چاند دمکتا ہے تو اس کی دلکشی
اہل دل کو لبھاتی ہے۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی
شعراء چاند کی تعریف کرتے رہے لیکن قرآن کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عاشقِ صادق فضائل قرآن مجید کی نظم کا آغاز ہی اس شعر سے کرتے ہیں۔

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جس گلی کوچہ اور در و دیوار سے محبت ہو انسان اس کا طواف کرتا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا محبوب قرآن تھا کہ وہ خدا کا کلام تھا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آپ کے عشقِ قرآن کے بارہ میں علامہ اقبال کے استاد مولانا سید میر حسن تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے۔ اور زار زار رویا کرتے تھے ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔" [1]

قرآن انبیاء کی روح کی غذا ہے یہ ہر بیماری کا علاج ہے اور صاحب ایمان کیلئے یہ سکینت بخش جام ہے آپ کے نسبتی بھائی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک دن مغرب کے بعد حضرت صاحب مسجد مبارک میں شاہ نشین پر احباب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ آپ کو دورانِ سر کا دورہ شروع ہوا اور آپ شاہ نشین سے نیچے اتر کر فرش پر لیٹ گئے۔ اور بعض لوگ آپ کو دبانے لگ گئے۔ مگر حضور نے کچھ دیر بعد سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر دوست وہاں سے رخصت ہو گئے۔ تو آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے فرمایا کہ کچھ قرآن کریم پڑھ کر سنائیں۔ مولوی صاحب مرحوم دیر تک نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کو افاقہ ہو گیا۔ [2]

قرآن مجید اس دل پر اثر کرتا ہے جس میں خدا، اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب سے محبت ہو۔ مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضور اپنے خدام کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے ایک صاحب حاجی حبیب الرحمٰن صاحب آف حاجی پورہ کے داماد ان دنوں قادیان آئے تھے وہ بھی حضور کے ساتھ سیر میں شامل تھے کسی شخص نے اثناء سیر میں عرض کیا حضور! یہ قرآن بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضور وہیں راستہ کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن سنانا شروع کیا تو میں نے دیکھا حضور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔" [3]

حدیث میں آتا ہے اس آنکھ پر جہنم کی آگ حرام ہو جو اللہ کی خشیت سے رو دی۔ خدا کے خوف اور محبت کے آنسو وہ موتی ہیں۔ جن کی قیمت وہ آسمانی جوہری ہی جانتا ہے

ایک بار مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے بٹالہ تشریف لے گئے آپ نے یہ سفر پالکی میں کیا۔ بارہ میل کی مسافت جو قریباً پانچ گھنٹہ کی تھی۔ آپ قرآن کھول کر سورۃ فاتحہ پر ہی غور کرتے رہے۔ راستہ میں صرف پیشاب وغیرہ کے لئے رکے اور پھر وضو کر کے قرآن مجید کھول کر اسی سورۃ فاتحہ پر ہی غور کرتے رہے۔ راقم الحروف نے مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ایک بار والدہ محترمہ صبح قرآن مجید کی تلاوت فرما رہی تھیں۔ قرآن مجید لکڑی کی رحل پر رکھا تھا کہ ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد جو بہت کم عمر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت پیارے تھے والدہ محترمہ سے کوئی چیز مانگ رہے تھے چیز کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے رحل کو اس طرح سے دھکیلا کہ قریب تھا کہ قرآن مجید گر جاتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دیکھ رہے تھے آپ بجلی کی مانند تیزی سے آئے اور مبارک احمد کو ایک تھپڑ رسید کیا اور فرمایا قرآن مجید کی بے حرمتی کرتے ہو۔

اس واقعہ سے حضور کے عشق و احترام قرآن مجید کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ بچوں کو مارنے کے سخت خلاف تھے۔ سوائے اس ایک واقعہ کے آپ کی زندگی میں اپنے بچوں میں سے کسی کو مارنا ثابت نہیں اور بچوں سے بھی وہ پیارا بچہ جس کی نو عمری میں وفات کی خبر آپ کو دی گئی تھی اس سے خطائے قرآن مجید کے احترام کے خلاف حرکت سرزد ہوئی تو آپ برداشت نہ کر سکے کہ قرآن آپ کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز تھا۔

اپنی جماعت کو مخاطب ہو کر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" [4]

اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں ؎

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

کہ اس روشن کتاب سے ایک قدم دوری کا بھی ہمارے نزدیک کفر گھاٹا اور ہلاکت ہے۔

اور میرا ایقان و ایمان ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ انشاء اللہ مستقبل میں سنہری حروف سے ایوانوں میں لکھا جائے گا۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"۔

[1] حیاتِ طیبہ مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ ۳۴
[2] اصحابِ احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۶
[3] سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰۵
[4] کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۷

ہم ہیں کہ ستم سہہ کے بھی مسرور رہے ہم

(مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب امین آبادی)

اس طرح مئے شوق سے مخمور رہے ہم
آلام و مصائب سے بہت دور رہے ہم

کیا کیا نہ ستایا ہمیں اربابِ ہوس نے
وابستہ ترے در سے بدستور رہے ہم

عشاق کے دم ہی سے تو رونق ہے سرِ دار
شبلیؒ کی طرح صورتِ منصورؒ رہے ہم

تو ہے کہ ستم کر کے بھی ناخوش ہی رہا ہے
ہم ہیں کہ ستم سہہ کے بھی مسرور رہے ہم

اس دورِ کثافت میں بہ فیضانِ الٰہی
آئینۂ عفت، صورتِ بلور رہے ہم

پھر تو ہی رہے گی نہ تری تیرگیٔ یاس
کچھ دیر اگر اے شبِ دیجور رہے ہم

دنیا ہمیں کہتی ہی رہی مجرمِ الفت
محمود اسی نام سے مشہور رہے ہم

مجرب نسخے
پیور الفلفا ٹانک ۷/۵۰
پیور ریبے بی ٹانک ۴/۰
گیس پیور ۵/۰
ٹوتھیلین لگانے کیلئے ۲/۰
پیور ٹوتھ پور ۳/۰
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

رہائشی پلاٹ، مکان
زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کرتے وقت ہمیشہ
اپنے قابلِ اعتماد ادارہ
ایس اسٹیٹس
(اقصیٰ روڈ ربوہ)
کو یاد رکھیں۔ فون رہائش ۵۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبل انعام پروفیسر عبدالسلام کی صلاحیتوں کا ایک بہت معمولی اعتراف ہے

یہ انعام انکی عظمتوں کی علامت ہے ان کے نظریات کا ہم پلہ نہیں

از پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ ڈی (ڈرہم)

کسے معلوم تھا کہ عصر حاضر کے بوعلی سینا کا خمیر جھنگ کی مٹی سے اٹھے گا اور پنجاب کے اس پسماندہ علاقے میں ٹاٹ پر بیٹھ کر پڑھنے والا ایک روز نہ صرف اپنے شہر یا ملک یا ایشیا بلکہ سارے عالم اسلام کا نام روشن کر دے گا۔

پروفیسر اپاسٹولاکس (Professor Apostolakis) نے جو آج کل یونان کی ایتھنز یونیورسٹی میں شعبہ نیوکلیئر فزکس (Nuclear Physics) کے صدر ہیں اور ۶۵-۱۹۶۲ء میں انگلستان میں میرے سپروائزر تھے ایک دفعہ برسبیل تذکرہ کہا تھا کہ موجودہ فزکس بہت مشکل اور پیچیدہ ہو چکی ہے اب کسی ایشیائی کے لئے ممکن نہ ہوگا کہ سپیکٹروسکوپی (Spectroscopy) کا مطالعہ کرتے کرتے کوئی ایسی بات معلوم کرلے جس پر اسے نوبل انعام مل جائے۔ ان کا اشارہ مشہور ہندوستانی ماہر طبیعات سرسی وی رامن (Sir C.V. Raman) کی طرف تھا جنہوں نے آج سے تقریباً نصف صدی قبل روشنی کی ایک خاصیت دریافت کرنے پر جواب رامن ایفیکٹ (Raman Effect) کہلاتی ہے۔ نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ اب کے پروفیسر اپاسٹولاکس سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھوں گا کہ اب آپ کا اپنی رائے کے متعلق کیا خیال ہے۔

پروفیسر مذکور کا تبصرہ اس لحاظ سے یقیناً درست ہے کہ جن کے افکار و نظریات کی بناء پر پروفیسر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا ہے۔ ان کا دائرہ کل کائنات پر حاوی ہے اور تخلیق عالم کی بنیاد کو چھو رہا ہے۔ ان کی عظمت اور ہمہ گیری کا مقابلہ صرف آئن سٹائن (Einstein) اور نیوٹن (Newton) کے عالمگیر افکار سے کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ چار آفاقی قوتوں میں جس ہم آہنگی کی تلاش میں آئن سٹائن ناکام رہا۔ اسے پروفیسر عبدالسلام نے اپنی خداداد قابلیت سے پالیا۔ ابھی وقت نہیں آیا کہ عبدالسلام صاحب کی دریافت کی عظمت کا صحیح اندازہ کیا جا سکے مگر دیکھنے والی نظریں اس کے عظیم خدوخال ابھی سے مشاہدہ کر رہی ہیں۔

پروفیسر عبدالسلام صاحب کی اس کامیابی کا ایک اور نمایاں پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ پہلو یہ ہے کہ قریباً پانچ سو سال کے دور غفلت و پسماندگی کے بعد مسلمان پھر اپنے آپ کو علم کی امامت کا اہل ثابت کر رہا ہے اور اس شاہین بچے کے بال و پر میں پھر وہی طاقت و توانائی عود کرتی نظر آرہی ہے جو کبھی اس کی جبلت کا خاصہ تھی۔ پندرہویں صدی عیسوی تک علم و سائنس کے میدان میں مسلمانوں کو برتری حاصل رہی۔ بلکہ بوعلی سینا کی کتاب "القانون" سترہویں صدی تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی رہی۔ مگر افسوس کہ مسلمان اپنے اس علمی تفوق کو قائم نہ رکھ سکے۔ اور جب انگلستان اور یورپ نیوٹن کی سائنس اور صنعتی انقلاب کی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاکر علم کی دنیا میں حیرت انگیز ترقی کر رہے تھے اس وقت مسلمان اپنی طاقت کے نشے میں بدمست علمی دنیا کی اس ترقی سے سراسر غافل تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے پاس دوسروں کی کاسہ لیسی کے سوا اور کچھ نہ رہا۔ مقام شکر ہے کہ صدیوں کے اس دور انحطاط کے بعد آج ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ ترقی یافتہ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکیں اور اس سے ہمیشہ علم کی بھیک مانگتے رہنے کی بجائے اسے کچھ اپنی گرہ سے بھی دے سکیں۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے قریباً پندرہ سولہ برس قبل کراچی میں پاکستان سائنس کانفرنس کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا نے پروفیسر عبدالسلام صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یورپ اور ایشیا میں علمی تعلق ہمیشہ یک طرفہ نہیں رہے گا۔ بلکہ عنقریب دو طرفہ آمد و رفت شروع ہو گی۔ اور یورپ بھی سائنس کے میدان میں ایشیا کے عظیم فرزندوں سے راہنمائی حاصل کرے گا۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام کا دیا جانا اس پیش خبری کا ایک واضح ثبوت ہے ان کا یہ عظیم کارنامہ ایشیائی اور خصوصاً مسلمان نوجوانوں کو دعوت فکر و عمل دیتا ہے کہ جس دور کی ابتداء انہوں نے کردی ہے اسے اپنی تمام وسعتوں اور عظمتوں کے ساتھ جاری و ساری کر دیں۔

اب ہم مختصراً پروفیسر عبدالسلام صاحب کی کاوش کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس سے قبل عام قاری کے لئے پس منظر کے طور پر بعض باتوں کا جاننا ضروری ہوگا۔

عناصر میں ظہور ترتیب

انسان کی شروع ہی سے کوشش رہی ہے کہ اپنے ارد گرد مناظر قدرت کو سمجھے اور قدرت کی بوقلمونی میں کسی ربط اور اصول محکم کی تلاش کرے۔ یہ کوشش کئی طرح کامیاب رہی ہے اس کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ہزارہا مرکبات سے بانوے عناصر کی دریافت جن میں سب سے ہلکا عنصر ہائیڈروجن ہے اور سب سے بھاری

مقام مسرت ہے کہ کثرت میں وحدت کا جلوہ دیکھنے کی توفیق ایک مسلمان سائنسدان کو نصیب ہوئی

یورینیم۔ ان بانوے مفردات میں کیا ربط ہے۔ یہ مسئلہ بہت دیر تک سائنسدانوں کی کوشش کا مرکز رہا۔ مختلف عناصر کے خواص معلوم کئے گئے۔ اور کیمیادان اس تلاش میں بہت آگے نکل گئے۔ حتیٰ کہ الیکٹرون کی دریافت ہوئی اور ایٹم کی صحیح ساخت کا علم ہوا تب جاکر معلوم ہوا کہ کسی عنصر کے کیمیاوی خواص کا انحصار اس کے ایٹم میں موجود متحرک الیکٹرون کی تعداد پر ہے اس تعداد کے فرق کے ساتھ ایٹم اور نتیجۃً عنصر کے خواص میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور ایک خاص وقفے کے بعد پھر ایسا عنصر آتا ہے جس کی صفات اس سے چند مقام پہلے کے عنصر کے خواص کے مشابہ ہوتی ہیں گویا خواص کا یہ چکر الیکٹرون کی تعداد متعین کرتی ہے۔ اگر ہم کسی ایٹم میں اس کے گھومنے والے الیکٹرونز کی تعداد جانتے ہوں تو گویا ہم اس کے تمام کیمیائی خواص بھی جانتے ہوں گے۔ واضح رہے کہ اس باہمی ربط اور بنیادی اصل کے علم سے پہلے بانوے عناصر ایک ایسے گروہ کے مانند تھے۔ جس میں کوئی ترتیب نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن جونہی گھومنے والے الیکٹرون کی تعداد کا کلیہ ہمیں معلوم ہوگیا اسی وقت اس بے ترتیب گروہ میں ایک ترتیب اور ربط نظر آنے لگا۔ اور عناصر کے خواص کا سمجھنا انسان کے لئے آسان ہوگیا۔

دو معروف طاقتوں میں ربط

عناصر میں ظہور ترتیب کا ذکر اوپر آچکا ہے اسی قسم کے ظہور ترتیب یا باہمی ربط کی ایک اور مثال بجلی اور مقناطیس کی قوتوں میں ربط کی مثال ہے۔ آج سے قریباً سو برس قبل ان دونوں قوتوں کا کچھ کچھ حال سائنسدانوں کو معلوم تھا۔ بجلی اور اس کے خواص سے لوگ واقف تھے۔ اسی طرح مقناطیس کے بہت سے خواص معلوم تھے۔ اور ان سے فائدہ بھی اٹھایا جاتا تھا۔ چنانچہ مقناطیسی قطب نما (Magnetic compass) صدیوں سے رائج تھی جس کی وجہ سے جہاز رانی میں بہت سہولت پیدا ہوئی۔ لیکن ان ہر دو قوتوں یعنی بجلی اور مقناطیسیت کے درمیان ربط معلوم کرنے کا سہرا فیراڈے (Faraday) اور میکس ویل (Maxwell) کے سر ہے۔ فیراڈے کے تجربات نے بنیاد تیار کی جس پر میکس ویل نے الیکٹرو میگنیٹک (Electromagnetic) قوت کا نظریہ پیش کیا اور حسابی مساوات سے اس قوت کے خواص کو ظاہر کیا۔ مختلف مظاہر قدرت میں ربط پیدا کرنے اور ان میں کسی ترتیب اور جوڑ کو دریافت کرنے کی ایک اور واضح مثال ہے۔

قبل ازیں نیوٹن بھی ایک بہت بڑے کلیے کو دریافت کر چکا تھا جس سے بظاہر بہت سے بے جوڑ مظاہر قدرت کو ایک لڑی میں پرو دیا تھا۔ یہ کلیہ کشش ثقل کا کلیہ ہے جو ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس کائنات کا ہر ذرہ ہر دوسرے ذرے کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے درخت سے پکے ہوئے پھل کا نیچے گرنا۔ چاند کا زمین کے گرد چکر لگانا۔ زمین کا سورج کے گرد گھومنا سب اسی ایک کلیے کی مختلف شکلیں ہیں اسی قسم کی ایک اور یکجائی باہم رنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی عظمت اور ندرت میں اوپر کی تینوں مثالوں سے بڑھ کر ہے۔ وہ آئن سٹائن کا نظریہ اضافیت ہے جس نے مکان و زمان کو باہم مربوط کیا اور جس کی رو سے نیوٹن کی کشش ثقل درحقیقت زمان و مکان کے ملغوبے ہی کی ایک خاصیت ہے۔ نیز مادے اور توانائی میں ہم رنگی کی دریافت بھی آئن سٹائن ہی کے عالمگیر نظریات کا ایک شہ پارہ ہے۔

اوپر کی مثالوں سے جو چیز کھل کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ کائنات عالم میں جو اشیاء یا مظاہر ہمیں بظاہر بے جوڑ نظر آتے ہیں اگر بغور ان کے خواص کا مطالعہ کیا جائے تو ان میں ایک باہمی ربط موجود ہوتا ہے۔ اسی غور و فکر کے نتیجے میں سائنسدان اس حقیقت تک پہنچے کہ جو واقعات و حادثات کائنات میں رونما ہو رہے ہیں۔ وہ درحقیقت چار مختلف قوتوں کی کارفرمائی ہے۔

کائنات کی چار بنیادی قوتیں

یہ چار بنیادی قوتیں تخلیق کائنات اور اس تخلیق کے بعد کائنات میں رونما ہونے والے مختلف تغیرات اور عوامل کی ذمہ دار ہیں اور یہ قوتیں اپنے آپ کو چار بنیادی ذرات کے وجود سے ظاہر کرتی ہیں۔ یہ بنیادی ذرات پروٹان نیوٹران۔ الیکٹرون اور نیوٹرینو ہیں۔ ان میں سے پہلے تین ذرے یعنی پروٹان۔ نیوٹران اور الیکٹرون سے آپ سب خوب واقف ہیں۔ چوتھا ذرہ یعنی نیوٹرینو (Neutrino) نسبتاً کم معروف ہے اور عجیب و غریب صفات کا حامل ہے یعنی نہ اس کا وزن ہے نہ برقی بار۔ البتہ اس میں گھومنے کی صلاحیت بہت ہے جسے انگریزی میں سپین (Spin) کہتے ہیں۔ اور کچھ توانائی بھی ہے جب کوئی نیوٹران تابکاری کے عمل کے نتیجے میں پروٹان میں تبدیل ہو جاتا ہے تو ایک الیکٹرون بھی پیدا ہوتا ہے مگر ان دونوں نئے ذرات کی مجموعی توانائی نیوٹران کی مجموعی توانائی سے کم ہوتی ہے اسی طرح اگر ہر دو نئے ذرات کے گھومنے کی صلاحیت کا اندازہ کیا جائے تو وہ بھی نیوٹران کی گھومنے کی صلاحیت سے کم ہوتی ہے۔ نتیجتہً قدرت ایک تیسرا ذرہ پیدا کرتی ہے جس کا وزن تو نہ ہونے کے برابر ہے مگر جس میں کچھ توانائی اور کچھ گھومنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس طرح اس تابکاری کے عمل میں قدرت توانائی اور گھماؤ (Spin) میں توازن برقرار رکھتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ چار قوتیں ہیں اور چار ان کے آلہ کار جن کے مختلف مظاہر اور عمل اور ردعمل کے سلسلے میں یہ قوتیں اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں کارخانہ قدرت قائم و دائم ہے یہ چار قوتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) قوت کشش ثقل

(GRAVITATION)

یہی قوت ہے جو اوپر کے بیان کردہ چاروں ذرات میں ایک دوسرے کو کشش کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے اس قوت کا انحصار ذرات میں موجود مقدار مادہ پر ہے۔ اس قوت کی کارفرمائی کے عظیم مظاہر جو نظام شمسی اور دیگر اجرام فلکی میں موجود ہیں ان سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ کشش ثقل کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ دوسری تین قوتوں کے مقابلے میں یہ انتہائی کمزور ہے اور دوسرا یہ کہ باوجود کمزور ہونے کے اس کا دائرہ اثر لامحدود ہے۔

(ب) کمزور جوہری قوت

(WEAK NUCLEAR FORCE)

اوپر کے چاروں ذرات نہ صرف کشش ثقل سے مربوط ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ کمزور جوہری قوت کی وساطت سے بھی عمل پیرا ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ ایک دوسرے سے انتہائی قریب ہو جائیں اتنے قریب جتنا کہ ایک ایٹم کے مرکز کا قطر یعنی ایک سینٹی میٹر کا سو کھرب واں حصہ یعنی ایک بٹا سو کھرب سم۔ تابکاری کا عمل اسی قوت کا مرہون منت ہے زمین میں بھاری عناصر کی موجودگی کا سبب بھی یہی قوت ہے۔ کائنات میں جہاں جہاں بھاری عناصر موجود ہیں۔ اسی کی بدولت موجود ہیں۔ ایک عنصر کا دوسرے عنصر میں تبدیل ہونا بھی جو تابکاری کا لازمی نتیجہ ہے۔ اسی قوت کا مظاہرہ ہے۔

(ج) برقی مقناطیسی قوت

(ELECTROMAGNETIC FORCE)

جن چار بنیادی ذرات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے صرف دو پر برقی بار ہے یعنی پروٹان اور الیکٹرون پر جو متضاد برقی بار ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں۔ برقی مقناطیسی قوت ہی ایٹم کو اپنی شکل میں قائم رکھتی ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے ایٹم کے خواص اور تمام کیمیائی عوامل گویا زمین پر زندگی کی ذمہ دار یہی برقی مقناطیسی قوت ہے۔ یہ قوت کمزور جوہری قوت سے دس ہزار گنا زیادہ طاقتور ہے اور کشش ثقل سے کھرب ہا کھرب گنا زیادہ طاقتور ہے۔

(د) طاقتور جوہری قوت

(STRONG NUCLEAR FORCE)

یہ سب سے زیادہ طاقتور قوت ہے۔ برقی مقناطیسی قوت سے بھی سو گنا زیادہ طاقتور لیکن عمل صرف اسی وقت کرتی ہے۔ جب پروٹان اور نیوٹران کا فاصلہ انتہائی کم ہو قریباً اتنا ہی جتنا کہ کمزور جوہری قوت میں ہوتا ہے اس قوت کی وجہ سے ایٹم کا مرکزہ اپنا وجود قائم رکھتا ہے سورج اور دیگر روشن ستاروں کی لا انتہا توانائی کا راز بھی اسی قوت میں مضمر ہے دو ہلکے عناصر مل کر ایک نیا بھاری عنصر پیدا کرتے ہیں اس عمل میں کثیر مقدار توانائی کی حاصل ہوتی ہے صرف یہی قوت ہے جو دو ہلکے عناصر کو آپس میں جوڑ کر نیا بھاری عنصر پیدا کر سکتی ہے۔ سورج اور ستاروں کی روشنی اور نہ ختم ہونے والی حرارت اس کا کرشمہ ہے۔ آج کل ساری دنیا میں بہت بڑے پیمانے پر سورج اور ستاروں کے اس عمل اتحاد کی نقل اتارنے کی کوشش کی جا رہی ہے فزکس کی زبان میں اسے فیوژن (FUSION) کہتے ہیں اسی طرح بھاری عناصر کے پھٹنے سے جو توانائی حاصل ہوتی ہے اس کی ذمہ دار بھی یہی طاقت ہے اس کو فشن (FISSION) کا نام دیا گیا ہے۔ ایٹم بم فشن کی مثال ہے جبکہ ہائیڈروجن بم فیوژن کی مثال ہے۔

کائنات کے انواع و اقسام کے حادثات و واقعات کو چار بنیادی ذروں اور ان میں کارفرما چار بنیادی قوتوں میں سمو دینا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے مگر خوب سے خوب تر کی تلاش انسانی فطرت کا خاصہ ہے سائنسدانوں کی کوشش یہ ہے کہ ان چار قوتوں میں کوئی ربط معلوم کر کے کسی ایک بنیادی قوت تک پہنچا جائے گویا ایک ایسی بنیادی قوت دریافت کی جائے جس کے چار مختلف رنگ ہوں اور وہ ان چار مختلف اقسام کے مظاہر میں کارفرما ہو جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

کشش ثقل اور برقی مقناطیسی قوت کو مربوط کرنے کے لئے آئن سٹائن کی کوشش

بیسویں صدی کے شروع میں آئن سٹائن نے ثابت کیا کہ کشش ثقل درحقیقت زمان و مکان کے مجموعی تاثر یا ملغوبے ہی کی ایک صفت ہے اس نے انتہائی کوشش کی کہ برقی مقناطیسی قوت کو بھی زمان و مکان کی ایک صفت ثابت کر سکے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو گویا کشش ثقل اور برقی مقناطیسی قوت ایک ہی درخت کی دو شاخیں یا ایک ہی وجود کے دو پہلو یا ایک ہی روشنی کے دو رنگ متصور ہوتیں۔ افسوس کہ

پروفیسر عبدالسلام کے نام پر فزکس کی اعلیٰ تربیت تعلیم کا ایک ادارہ قائم کیا جانا چاہیئے۔

آئن سٹائن کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی اور وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہوا۔

پروفیسر عبدالسلام صاحب کا نظریہ

جن چار بنیادی قوتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے دو کو ایک بنانے کی کوشش کا انجام آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ سلام صاحب نے اس کثرت میں وحدت تلاش کرنے کا ایک اور راستہ اختیار کیا۔ اور وہ راستہ تھا برقی مقناطیسی قوت اور کمزور جوہری قوت کو یکجا کرنے کا۔ جس میں وہ کامیاب ہو چکے ہیں اس مسئلے کے حل میں ان کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے ان دو قوتوں میں باہمی ربط معلوم کیا جائے اور پھر دوسرے مرحلے میں اس مربوط قوت کو کشش ثقل کے ساتھ جوڑ دیا جائے اور تیسرے اور آخری مرحلے کے طور پر اس ایک متحد اور مربوط قوت کو جو چاروں بنیادی قوتوں کا نچوڑ ہو زمان و مکان کے عالمگیر جال میں بُن دیا جائے۔

کس طرح ثابت ہوا کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور جوہری قوت درحقیقت ایک ہیں۔ یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں جتنا نظر آتا ہے اس کے لئے جو طرز عمل اختیار کیا گیا وہ یہ تھا کہ حسابی مساوات کی ایک دنیا تیار کی گئی جس کا بنیادی نظریہ یہی تھا کہ برقی مقناطیسی اور کمزور جوہری قوتیں درحقیقت ایک ہیں پھر اس نظریے سے جسے یونیفائڈ فیلڈ تھیوری (Unifide Field Theory) کہا جاتا ہے کچھ نتائج اخذ کئے گئے اور پیشگوئی کی گئی کہ بعض خواص جو صرف کمزور جوہری قوت سے مخصوص ہیں برقی مقناطیسی قوت میں بھی ظاہر ہونے چاہئیں۔

کمزور جوہری قوت کی عجیب و غریب خاصیت

آج سے قریباً ربع صدی پہلے تک فزکس کا یہ مسلمہ عقیدہ تھا کہ قدرت اپنے قوانین میں دائیں اور بائیں کا فرق روا نہیں رکھتی جو بات دائیں کے لئے صحیح ہے وہ بائیں کے لئے بھی صحیح ہے کسی جہت کو کسی دوسری جہت پر فضیلت نہیں۔ اس وقت تک سائنسدان یہی کہتے تھے کہ جہاں تک جہت کا تعلق ہے قوانین قدرت اندھے ہیں۔ اس کو برابری (Parity) کا اصول کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ یعنی قدرت کی نظر میں دایاں اور بایاں برابر ہے۔ اسی کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر وہ عمل جو قدرت میں موجود ہے وہ قدرت میں اسی طرح بھی موجود ہو سکتا ہے جس طرح کہ ہم اسے آئینے میں دیکھتے ہیں یعنی اگر وجود موجود ہے تو عکس بھی موجود ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی تجربہ عمل گاہ میں کیا جائے تو ایک ایسا تجربہ بھی ہو جانا

انتہائی بڑا۔ پرانی بات کا ثبوت تو نہیں مل سکتا لیکن آئندہ کی پیش گوئی کو تجربے کے ذریعے سے جانچا جا سکتا ہے سلام صاحب کے نظریے کی ایک پیشگوئی یہ بھی ہے کہ پروٹان سے سو گنا زیادہ وزنی ذرّات کائنات میں موجود ہیں۔ فزکس کی دُنیا اب ان ذرّات کا کھوج لگانے کے درپے ہے۔ اربوں روپے کے خرچ سے یورپ

یہ تو بارش پہلا قطرہ ہے ابر ابھی موسلا دھار برسے گا۔

ممکن ہے جو پہلے تجربے کا آئینہ ہی عکس ہو۔ ظاہر ہے کہ وجود اور عکس میں یہی فرق ہوتا ہے کہ دایاں، بایاں بن جاتا ہے اور بایاں، دایاں ہو جاتا ہے اور یعنی فطرت دائیں بائیں میں فرق نہیں کرتی مگر پتہ چلا کہ کمزور جوہری قوت دائیں اور بائیں میں فرق کرتی ہے فزکس کی دُنیا میں یہ ایک بہت بڑا دھماکہ تھا اور اس دھماکے کو پیدا کرنے والا تجربہ ایک جاپانی نژاد خاتون میڈم وُو (Madam Wu) نے ۱۹۵۷ء میں کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک یا یوں کہنا چاہیئے کہ کچھ عرصہ پہلے تک یہی خیال رہا کہ دائیں اور بائیں کا امتیاز صرف کمزور جوہری قوت کی خصوصیّت ہے تا آنکہ پروفیسر عبد السلام نے اپنے نظریے کے نتیجہ میں یہ پیشگوئی کی کہ برقی مقناطیسی قوت میں بھی یہ خاصیت موجود ہونی چاہیئے۔ چنانچہ پچھلے سال ۱۹۷۸ء میں سٹینفورڈ (Stanford) لیبارٹری میں یہ تجربہ کیا گیا اور سائنسدانوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ کمزور جوہری قوّت والا دائیں اور بائیں کا امتیاز برقی مقناطیسی قوت میں بھی موجود ہے اور صرف اتنا ہی موجود ہے جتنا کہ نظریے نے بتایا تھا۔

مزید برآں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ دونوں قوتوں میں برقی مقناطیسی اور کمزور جوہری قوتوں میں دائرہ اثر (Range) کا جو فرق ہے وہ محض مرورِ زمانہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر ایک کا دائرہ اثر محض ایٹم کے مرکزہ تک محدود ہے اور دوسرے کا لا محدود ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ دونوں قوتیں بنیادی طور پر مختلف ہیں بلکہ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہم نے ابتدائے آفرینش سے ارب ہا سال بعد آنکھ کھولی ہے جبکہ درجہ حرارت کروڑوں سے اتر کر صرف تین درجے مطلق (3° Kelvin) رہ گیا ہے اگر ہم کُن فیکون کے ½ سیکنڈ بعد دونوں قوتوں کا جائزہ لیتے تو ہمیں معلوم ہوتا کہ دونوں کا دائرہ اثر ایک ہی ہے یعنی

کے تیرہ ملکوں نے مل کر سوئٹزرلینڈ میں ایک لیبارٹری بنا رکھی ہے جس میں اس قسم کے تجربات کئے جاتے ہیں۔ ہمیں اُمید رکھنی چاہیئے کہ جس طرح دائیں بائیں کے امتیاز والی خاصیت دریافت ہو چکی ہے اسی طرح یہ بھاری بھر کم ذرّات بھی دریافت ہو جائیں گے۔

حرفِ آخر

کسے معلوم تھا کہ عصر حاضر کے بو علی سینا کا خمیر جھنگ کی مٹی سے اُٹھے گا اور پنجاب کے اس پسماندہ علاقے میں ٹاٹ پر بیٹھ کر پڑھنے والا بچہ ایک روز نہ صرف اپنے شہر یا ملک یا ایشیاء کا نام روشن کرے گا بلکہ ساری دُنیا میں بسنے والے مُسلمانوں کے سر فخر سے اونچے کر دے گا۔ اس میں ذرّہ بھر بھی شک نہیں کہ سائنسی دُنیا اسلام کے علمی تفوق کے دور میں داخل ہو چکی ہے اور اس دور کی ابتداء کرنے والا اسلام کے اس بطلِ جلیل کا مُرید ہے جس نے کہا تھا کہ میرے پیرو علم اور معرفت میں اس قدر ترقی کریں گے کہ سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔

قدر دانی کا تقاضا

زندہ قومیں اپنی عظیم شخصیتوں کی مناسب قدر دانی کیا کرتی ہیں۔ اس قدر دانی سے قوم ہی کو فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ کسی جلیل القدر ہستی کی عزّت افزائی سے وہ ماحول پیدا ہوتا ہے جس میں موجودہ نسل کے نوجوان اور آئندہ آنے والی نسلوں کے افراد میں ایک جذبۂ اعتماد اور شوق جستجو پیدا ہوتا ہے۔ یہ قدر دانی عموماً کسی عظیم ادارے یا یونیورسٹی کے قیام کی صورت میں اظہار پاتی ہے جس میں اس جلیل القدر ہستی کے نظریات و افکار کے فروغ کی سعی کی جاتی ہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیمی ادارے خصوصاً سائنسی تعلیمی ادارے

بہت ہی کم ہیں اور جو موجود ہیں وہ سیاسی اور نیم تخریبی ماحول کے مرکز بن چکے ہیں نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بھرپور تعلیمی سرگرمیاں ناکارہ ہو کر رہ گئی ہیں ضرورت ہے کہ پروفیسر عبد السلام صاحب کے نام پر ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں بہترین صلاحیت رکھنے والے طلباء کو فزکس کی اعلیٰ تعلیم دی جائے ہو سکے تو ایف ایس سی (FSc) سے لیکر ایم ایس سی (MSc) تک یعنی چھ سال کا پورا عرصہ ان کی تعلیم و تربیت پر خرچ کیا جائے تاکہ اس ادارے کے فارغ التحصیل ایسا اعلیٰ علمی معیار لے کر یہاں سے جائیں کہ ترقی یافتہ ممالک کے بہترین فزکس گریجوایٹس (Physics Graduates) کا مقابلہ کر سکیں۔

اس قسم کا ادارہ تبھی پنپ سکتا ہے کہ اس کو چلانے والے خود مختار ہوں جو پالیسی وضع کریں اس کو بغیر خوف لومۃ لائم نافذ کریں اور جاری و

ساری رکھ سکیں۔ چاہیئے کہ یہ خالص علمی فضا میں پروان چڑھے اور اسے سیاست اور ٹریڈ یونین ازم (Trade unionism) سے کلیۃً پاک رکھا جائے تاکہ طلباء اور اساتذہ کی تمام تر صلاحیتیں علمی کاوش پر مرکوز رہیں۔

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ توفیق ارزانی کرے گا کہ وہ ایسے ادارے کو جنم دے سکے جو پروفیسر عبد السلام صاحب کی عظیم روایت کو نہ صرف قائم رکھے بلکہ اسے آگے بڑھائے کیونکہ یہ تو بارش کا پہلا قطرہ ہے ابر ابھی موسلا دھار برسے گا۔ اور لوگ بھی پیدا ہوں گے۔ کیونکہ خدا نے قومیں تیار کی ہیں جو اس سلسلے میں آ کر مل جائیں گی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا
عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
الرَّبِّ الْعٰلَمِیْن

اب پروفیسر اپاسٹوکس سے مُلاقات ہوئی تو پُوچھوں گا کہ ایشیائیوں کے بارے میں اب آپ کا کیا نظریہ ہے؟

لوگو! گذرتی جا رہی ہے چودھویں صدی

احسن اسمٰعیل گوجرہ

ہوتی ہے جب بھی عالمِ ہستی میں بے کلی
اللہ بھیج دیتا ہے کوئی نبی ولی
چھاتی ہے جب بھی کفر و جہالت کی تیرگی
ہوتی ہے ضو فشاں یہاں اک شمع سرمدی
بس آج بھی اِک شور سا برپا ہے دہر میں
دُنیا ہے پھر سے منتظرِ روئے احمدی
آنا تھا جس نے آ چکا اب کس کا انتظار
لوگو! گذرتی جا رہی ہے چودھویں صدی
ہوگا خدا کے فضل سے اسلام کو فروغ
دُنیا میں آ گئے ہیں مسیح محمدی
احسن لوائے قدرتِ ثانی کُشا ہوا
اسلام کی دُنیا میں مقدر ہے برتری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ چودھویں صدی سے ... آگے

درجہ اور فوق العادت ہو کہ ... ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَأْتِیْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا؟ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعودؑ کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتا نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی، وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی، مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴ - ۶۵)

اب ہم اس صدی ہجری کے آخر میں پہنچ گئے ہیں۔ اس سو سال کے عرصہ میں جو تغیرات ہوئے ہیں وہ سب دُنیا کے سامنے ہیں تمام مُسلمان اقوام و ممالک یورپین اقوام (صلیب) کے تسلط سے آزاد ہو چکے ہیں اور یورپین اقوام کی سب نوآبادیات کا خاتمہ ہو چکا ہے اور تمام اقوامِ عالم کو آزاد ہونے کا پروانہ مل چکا ہے اور وہی قرآن اصول دنیا میں قائم ہو رہے ہیں جنکی طرف امام آخر الزمان نے لوگوں کو دعوت دی تھی اور قابلِ ذکر تمام اقوام عالم (یو۔ این۔ او) نے عہد کر لیا ہے کہ اپنے حقوق تمان دقلم سے لئے جائیں گے جنگ کرنا یا جنگ کے ذریعہ کسی قوم یا ملک پر تسلط حاصل کرنا حرام ہے۔ مذہبی آزادی سب دُنیا میں مُسلّم ہو چکی ہے اور مذہب رنگ و نسل کی بناء پر کسی انسان کو اس کے مسلّمہ انسانی حقوق (جان و مال و عزت کی حفاظت) محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اشاعتِ حق کے تمام وسائل دُنیا میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر ایک قوم اور ملک میں اسلام کی مُنادی ہونے لگ گئی ہے یورپ و امریکہ میں بھی مساجد بن رہی ہیں قرآن شریف کے تراجم دُنیا کی سب بڑی زبانوں میں جماعتِ احمدیہ کی طرف شائع ہو رہے ہیں۔ اسلامی لٹریچر بھی ساری دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اور آمدہ دو ہجری صدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام ساری دُنیا پر غلبہ حاصل کرے گا!

پس ہمارے لئے چودھویں صدی ہجری بھی مبارک ہے اور پندرھویں صدی ہجری بھی اور سولھویں صدی ہجری بھی مبارک ہیں۔ کیونکہ ان میں کلمہ واحدہ توحید حقیقی اور رسالت محمدیہؐ کرہ عالم پر محیط ہو جائے گی اور وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ پورا ہو جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

آفتابِ دینِ احمدؐ پھر سروں پر آگیا

(مکرم عبدالحمید خان صاحب شوقؔ - لاہور)

جلسہ سالانہ بروقت مقرر آگیا
لُطفِ ربّ العالمین ربوہ کے اندر آگیا

پھر ہوئی اسلام کے انوار سے روشن فضا
آفتابِ دینِ احمدؐ پھر سروں پر آگیا

پھر اکٹھے ہو گئے ہر خطۂ دُنیا سے لوگ
پھر تموّج میں تری یادوں کا کوثر آگیا

گونج اُٹھی سرزمینِ ربوہ ذکرِ حق سے پھر
پھر دُعاؤں میں ہمیں رونا میسّر آگیا

مومنوں سے پھر مساجد رات دن آباد ہیں
پھر مئے عرفان کا ہاتھوں میں ساغر آگیا

"سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں"
جس نے آنا تھا زمانے کا وہ رہبر آگیا

از سرِ نو کر دیا زندہ مُسلمانی کو پھر
پھر سے دورِ خُسروی دُنیا میں یکسر آگیا

آپ کو
جلسہ سالانہ
میں
شمولیت مبارک ہو
ایوانِ محمودؓ کے بالکل سامنے
حضرت حکیم نظام جان صاحبؓ
کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
حسبِ سابق جاری رہے گا
حکیم عبدالحمید، مشہور دواخانہ
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت حکیم نظام جانؓ
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے
خط و کتابت کیلئے اب اتنا پتہ کافی ہے۔
حکیم عبدالحمید، مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
گوجرانوالہ فون ۷۸۴۴
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

آنکھوں کا کلینک
۵۔ ڈیوس روڈ نزد شملہ پہاڑی لاہور
اوقات مشورہ ہر روز سوائے جمعہ کے
صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک
اتوار کے روز غربا کو بغیر فیس کے دیکھا جاتا ہے
فون ۶۷۳۹۴ - ۶۷۲۰۵
بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد
ایم بی بی ایس۔ ڈی او آر سی ایس انگلینڈ

جرمن * امریکن
اور پاکستانی
ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
سیلڈ بند و کھلی
اور کتب کیلئے پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام کی عالمی فتح کے حقیقی ذرائع

ع زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دم میں ہوگی دُور ، ہوا جو جلوہ نُما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

"دین کا کمال یہ نہیں ہے کہ کوئی مُصلح آتے ہی خدا تعالیٰ کے بندوں کو قتل کرنا شروع کر دے یا قتل کے منصوبے باندھے۔ کوئی سچائی قتل کرنے سے ثابت نہیں ہوگی بلکہ اس پر الزام آئے گا بلکہ دین کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ دلائلِ شافیہ اور براہینِ ساطعہ کے روشن اور مجلّی ہتھیار رکھتا ہو نہ یہ کہ ایسا دین ہو کہ لوہے کی تلواروں کے ساتھ اپنی سچائی تسلیم کرانا چاہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۳۰، اشتہار ۱۰ اردسمبر ۱۸۹۴ء)

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ـــــ ربوہ)

اِسلام ایک چمکتا ہوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے اور ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم، اُس کی قوتِ روحانی اور اُس کے ساتھ خدائی نصرت کے نشان اُس کی صداقت اور حقانیت کے ابدی چراغ ہیں مگر افسوس! آخری زمانہ میں اسلام کا نورانی چہرہ اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ سے اوجھل ہوگیا۔ تب رحمتِ خداوندی ایک بار پھر جوش میں آئی اور خیرامت میں مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ عیسائیت اور دوسرے اہلِ مذاہب اسلام اور مسلمانوں کے صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جانے کا یقین کئے بیٹھے تھے مگر آپؑ نے نہایت بلند آہنگی سے یہ منادی فرمائی۔

"آسمان کا خُدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اِسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

نیز واضح فرمایا کہ:۔

"خُدا کا ایک ہی ہاتھ کُفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا، لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مُستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔"

(اشتہار ۴ رجنوری ۱۸۹۷ء)

حضورؑ نے جہاں اِسلام کے عالمگیر غلبہ اور فتح کو خُدا تعالیٰ کی ازلی، ابدی تقدیر قرار دیا اور اُسے خدا تعالیٰ کی آسمانی تجلّیات سے وابستہ کیا وہاں اُن حقیقی ذرائع کو بھی کھول کھول کر بیان فرمایا جن کو بروئے کار لانے کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے ہر حقیقی مسلمان پر عائد کی ہے اور جس کی بجا آوری کے بغیر اسلام کو عظمت رفتہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ ذیل میں حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں اُن پانچ ذرائع کا ذکر کیا جاتا ہے جو فتح اسلام کے لئے آپؑ کے نزدیک انتہائی ضروری اور بُنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

پہلا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والا ہر کلمہ گو اپنے اندر ایسا رُوحانی انقلاب برپا کرے کہ وہ سچ مچ ایک نیا وجود بن جائے جس کے ذرّہ ذرّہ پر خدا کی محبت کے تخت قائم ہوں۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلّی خالی ہو جائیں اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے اور بکلّی مرضیاتِ الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقاء ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دُوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو نئی نُورانیت عطا کرے اور ہماری محبّت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خدا بھی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے۔ یہی فتح حقیقی ہے جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تو مجرّد عقلی فتح اُنہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۸۷، سبز اشتہار مؤرخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

دُوسرا ذریعہ اسلام کی عالمگیر فتح کا اُن دلائل اور براہین کی اشاعت ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کے پیش فرمائے۔ چنانچہ حضورؑ نے عربی زبان میں ایک مکتوب مفتوح شائع فرمایا جس میں خبر دی کہ خُدا نے اِس زمانہ میں میرے ذریعہ سے یہ حکم دیا ہے کہ دین کی خاطر جنگ و جدال کرنا یا کسی شخص کو محض اختلافِ دین کی وجہ سے قتل کر دینا منع ہے۔ نیز فرمایا:۔

"وَاَمَرَ اَنْ یُّتِمَّ الْمُسْلِمُوْنَ حُجَجَهُمْ عَلَى الْكُفَّارِ۔ وَ یَضَعُوا الْبَرَاهِیْنَ مَوْضَعَ السَّیْفِ الْبَتَّارِ۔ وَ یَتَوَرَّدُوْا مَوَارِدَ الْبَرَاهِیْنِ الْبَالِغَةِ وَ یَعْلُوْا قُنَنَ الْبَرَاهِیْنِ الْعَالِیَةِ حَتّٰی تَطَأَ اَقْدَامُهُمْ كُلَّ اَسَاسٍ یَقُوْمُ عَلَیْهِ الْبُرْهَانُ۔ وَلَا یَفُوْتُهُمْ حُجَّةٌ تَسْبِقُ اِلَیْهِ الْاَذْهَانُ۔ وَلَا سُلْطَانٌ یَرْغَبُ فِیْهِ الزَّمَانُ۔ وَلَا یَبْقٰی شُبْهَةٌ یُوَلِّدُهَا الشَّیْطٰنُ۔ وَ اَنْ یَّكُوْنُوْا فِیْ اِتْمَامِ الْحُجَجِ مُسْتَشِفِّیْنَ۔"

(ترجمہ) خُدا نے حکم دیا ہے کہ مسلمان کُفّار پر اتمامِ حجت کریں اور دلائل کو تیز دھار والی تلواروں کی جگہ دیں اور بلیغ براہین کے گھاٹوں پر وارد ہوں اور براہینِ عالیہ کی چوٹیوں پر چڑھیں تا ہر وہ بنا اُن کے قدموں کے نیچے ہو جس پر بُرہان قائم ہے اور اُن سے کوئی حجّت فوت نہ ہو جس کی طرف اذہان سبقت لے جائیں اور کوئی ایسی دلیل فوت نہ ہو جس میں زمانہ رغبت کرے اور شیطان کا پیدا کردہ کوئی شُبہ باقی نہ رہے اور اتمام حجّت کے سلسلہ میں وہ دوسروں کی شفاء کا موجب بن جائیں۔"

(اشتہار ۷ رجون ۱۹۰۰ء)

حضورؑ نے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں تحدّی کے ساتھ یہ بھی فرمایا:۔

"مَیں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خوں ریزی سے دُنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ مَیں ہی ہوں جس سے خُدا کا وعدہ پورا ہوا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۲۰)

تیسرا ذریعہ آپؑ نے نرمی اور رفق قرار دیا (اَلْوَصِیَّۃ)۔ چنانچہ حضورؑ نے مذہبی گفتگو کے دوران نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق اختیار کرنے کی وصیت کی اور فرمایا کہ:

"یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم

الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو .... چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردیٔ خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔

(اشتہار ۲۹ رمئی ۱۸۹۸ء)

چوتھا ذریعہ سچے اور پاک اخلاق ہیں جو آسمانی فیض سے عطا ہوتے اور راست بازوں کا معجزہ ہیں۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ حقیقی اخلاقِ فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سو تم ان اخلاقِ فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راست بازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو، ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۱-۴۲)

پانچواں ذریعہ دعا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیۃ صفحہ ۱۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلبۂ اسلام سے متعلق اپنی انفرادی اور اجتماعی اور اخلاقی و روحانی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی کما حقہ توفیق بخشے اور وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جب کہ ساری دنیا پر اسلام کی عالمگیر حکومت قائم ہو جائے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا .... یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کب سمجھا تھا اور کیا ہو گیا مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی۔ مٹتی چلی جائیں گی۔ آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا۔"

(الفضل ۱۲ رمئی ۱۹۷۹ء صفحہ ۵)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام میں

مرکزِ احمدیّت میں تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں

ہم صدقِ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں

آپ کا

ان مبارک ایّام میں ربوہ آنا، جلسہ کے دنوں میں یہاں قیام کرنا اور پھر بخیریت واپس جانا ہر لحاظ سے بابرکت ہو

اور آپ

ان ایّام میں زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد اٹھا سکیں

مینیجر حکیم انوار احمد بھان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

- فون ۳۹۹۷ -

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ہر قسم کی فلموں کی ڈیولپنگ پرنٹنگ، تقریبات کی تصاویر اور پورٹریٹ بنوانے کے لئے تشریف لائیں

المنور للتصویر

6 - عمر مارکیٹ۔ رحمت بازار

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ خالد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا ترجمان اور نوجوانانِ احمدیّت کی تعلیم و تربیّت کا خصوصی ذریعہ ماہنامہ خالد ہے تمام نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اس رسالہ کو منگوائیں۔ خود بھی پڑھیں اور دیگر احباب اور دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

(مینیجر ماہنامہ خالد - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"النَّبِیُّ الْاُمِّی" اور مستشرقین کے اعتراضات کا ردّ!

(مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر — ربوہ)

کاؤنٹ آگسٹ (Auguste Comte) ایک فرانسیسی فلاسفر تھا جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنا روزمرّہ کا معمول بن چکا تھا۔ وہ کلیسا کی بے جا حمایت پر تُلا رہتا تھا اور عیسائی مذہب کی رواداری کی ابتدائی تعلیم اور اس کے اصولوں سے بے پرواہ ہو کر ایسی اسلام دشمنی میں انتہاء کو پہنچا ہوا تھا اسے ایک مرتبہ اسپین جانے کا اتفاق ہوا جہاں اسے تہذیب اور ثقافت کے وہ شاندار کارنامے جو مسلمانوں نے اپنے پیچھے چھوڑے تھے دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد وہ جلد ہی روم چلا گیا جہاں اس نے اسلام

اور بانیٔ اسلام کی سیرت کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ لٹریچر ان مصنفین کا تصنیف کردہ تھا جن کا رویّہ اسلام کے بارہ میں قدرے حقیقت پسندانہ اور غیر جانبدارانہ تھا۔ دورانِ مطالعہ اُسے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو باوجود آپؐ کے ناخواندہ ہونے کے غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔

وہ اس سوچ میں پڑ گیا کہ ایک عرب جس کی بودو باش صحرا میں ہوئی ہو اور جو نہ لکھ سکتا ہو نہ ہی پڑھ سکتا ہو اسلام جیسا مذہب قائم کر جائے جو

نہ صرف بلند و بالا اصولوں اور تعلیمات پر مشتمل ہو بلکہ دوسرے مذاہب سے بھی فوقیت لے جائے۔ جب اس کی پاپائے روم ... پائس نمبر (۱۸ ۲۱۷۵) سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوپ سے یہ سوال کیا کہ کیا یہ سچ ہے جیسا کہ مسلمان مصنفین اور ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ محمدؐ ناخواندہ تھے۔ پوپ نے جواب دیا "ہاں محمدؐ ناخواندہ تھے"۔ یہ جواب پاتے ہی اس فلاسفر نے اپنے دونوں ہاتھ مُنہ پر دے مارے اور کہا کہ

"مَیں محمدؐ سے اپنی خطاؤں اور قصوروں کی معافی کا خواستگار ہوں۔ مَیں نے آپؐ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور مَیں بڑی سزا کا مستحق ہوں۔ اب مجھ پر آپؐ کی صداقت آشکار ہو چکی ہے اور میں ایمان لاتا ہوں کہ آپؐ کی ذات خدا تعالیٰ سے تو کمتر ہے لیکن جملہ بنی آدم سے برتر ہے"۔

(The Western World And Faith of Islam By احمد مظہر الاعظمی۔ بحوالہ اسلامک ریویو نومبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۱)

اگر کوئی طالب حق غیر جانبدارانہ اور خلوص نیّت کے ساتھ اسلام کی صداقت کو پرکھنا چاہے تو اس پر اسلام کی صداقت جلد آشکار ہو جاتی ہے۔ فرانسیسی فلاسفر Auguste Comte کو نظریاتی لحاظ سے اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "النّبی الامّی" یعنی ناخواندہ نبی ہونا ہی کافی تھا۔

مستشرقین کو جب یہ علم ہوا کہ "النّبی الامّی" کے الفاظ میں اسی قدر جاذبیت ہے کہ ایک فلاسفر جس کا اسلام اور بانیٔ اسلام کو بُرا بھلا کہنا روزمرّہ کا

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلماتِ طیّبات یعنی
ملفوظات
مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ ۱۸ روپے فی جلد علاوہ محصولڈاک
نوٹ :- جلد اوّل تا چہارم اِس وقت سٹاک میں ختم ہے۔ باقی چھ جلدوں کی رعایتی قیمت ۱۱۰ روپے ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر شوکت و پُر جلال اشتہارات کا مجموعہ
مجموعۂ اشتہارات (مکمل سیٹ)
ہدیہ مکمل سیٹ ۵۵ روپے علاوہ محصول ڈاک

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف
دیباچہ تفسیر القرآن
یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ اس میں حضور نے قرآن مجید کے پُر معارف حقائق انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب اب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔
ہدیہ فی جلد مجلد ۲۲ روپے صرف علاوہ محصولڈاک

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پُر معارف و پُر حکمت
تفسیر کبیر
اس وقت صرف دو جلدیں سٹاک میں موجود ہیں باقی نو جلدیں نایاب ہیں
ہدیہ ہر دو جلد ۲۹ روپے علاوہ محصولڈاک

منہاج الطّالبین
سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تقریر، اخلاق اور تربیت اولاد کے بارہ میں نہایت مفید اور منفرد کتاب
طباعت و کاغذ عمدہ
ہدیہ فی جلد سات روپے علاوہ محصولڈاک

سیرِ روحانی جلد اوّل
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر از تاثیر اور روحانیت سے معمور علمی تقاریر کا مجموعہ۔

اس کے علاوہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں! فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ۔ فون ۴۸۱

معمول تھا عیسائیت کا لبادہ اتار کر اسلام کی خلعت پہن لیتا ہے تو انہوں نے "النبی الامی" پر بھی مختلف حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی ناکام سعی شروع کر دی جیسا کہ ڈاکٹر رٹز ڈل لکھتا ہے:

"قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "النبی الامی" کا خطاب دیتا ہے۔ مسلمان اس کے معنی ناخواندہ بتاتے ہیں مگر ربی جیگر کے نزدیک اس کے معنی ناخواندہ کے نہیں بلکہ غیر یہودی کے ہیں"
(ماخذ القرآن از ڈاکٹر رٹز ڈل)

ربی جیگر نے تو اس کے معنی "غیر یہودی" کے کئے ہیں کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اشعیاء ۲۹/۱۲ میں ایک "ناخواندہ نبی" کے ظہور کی پیشگوئی ہے اور وہ اس قرآنی حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔

بالفرض اگر ربی جیگر کے بقول "الامی" کے معنی غیر یہودی کے مان لئے جائیں تب بھی قرآن مجید میں ایک اور جگہ آپؐ کے ناخواندہ ہونے کا ذکر صراحت سے بیان ہوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخواندہ تھے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ"۔
(العنکبوت آیت ۴۹)

ترجمہ: اور اس (یعنی قرآن مجید) کے نازل ہونے سے پہلے تو کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا نہ لوگوں کو سناتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتا تھا اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے شبہ میں پڑ جاتے۔

قرآن مجید کا مذکورہ بالا بیان کتنا واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخواندہ تھے۔ اس آیت شریفہ میں دونوں تلاوتوں کی نفی کی گئی ہے۔

(اوّل)۔ وہ تلاوت جو کتاب کو دیکھ کر کی جاتی ہے۔ (دوم) اس تلاوت کی بھی جو زبانی کی جاتی ہے۔ من کتٰب کہہ کر کتب سماویہ کی نفی کی ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپؐ نے توریت و انجیل کسی سے پڑھ کر یا سن کر قرآن مجید مرتب کر لیا ہے تو اس اعتراض کا اس آیت سے ردّ فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے آپؐ کے سامنے تورات پڑھنی شروع کی تو آپؐ نے خفگی کا اظہار فرمایا۔
(مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کو توریت وغیرہ پڑھنے سے منع فرمائیں اور خود اس کا مطالعہ فرمائیں۔ وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ میں کتب سماویہ کے لکھنے کی بھی نفی ہے۔ کیونکہ توریت اور انجیل باعتبار علمی اور عملی تعلیم کے ناقص تھیں۔ توریت پر چلنے والے یہودی بار بار بت پرستی میں ملوث رہے اور انجیل کے متبعین نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا لیا لیکن قرآن مجید جس کے ذریعہ خدائے واحد و یگانہ کا چہرہ ظاہر ہوا کیا وہ توریت اور انجیل کی نقل ہو سکتا ہے۔

دوسری دلیل

جب غار حرا میں آپؐ پر پہلی وحی اقرأ باسم ربک الذی خلق نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا ما انا بقارئ کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں "گویا روز اوّل سے ہی آپؐ نے اپنا ناخواندہ ہونا ثابت کر دیا تاکہ "النبی الامی" کے بارہ میں سابقہ انبیاءؑ کے نوشتوں کا پورا ہونا ظاہر ہو۔

دلیل سوم

"وَلَقَدْ نَعْلَمُ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ"۔
(النحل آیت ۱۰۴)

اس آیت میں کفار کے اعتراض کا ردّ فرمایا ہے کہ کفار کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ پر کوئی وحی یا الہام نازل نہیں ہوتا بلکہ انہیں کوئی بشر سکھاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس شخص کا نام نہیں لیا البتہ تاریخ و تفاسیر میں مختلف لوگوں کے نام بیان ہوئے ہیں مثلاً (۱) عائش یا یعیش۔ ۲۔ ابو فکیہہ (روح المعانی) یسار اور جبر (فتح البیان جلد ۵) بلعام قیس عدس (در منثور)، حضرت سلمان فارسی (کشاف) نسطوری راہب بحیرہ جس کا نام سرگیس تھا (المسعودی) سوائے مؤخر الذکر کے جس کا فرضی قصہ بیان کیا گیا ہے باقی جن اشخاص کے نام اوپر بیان ہوئے ہیں کھلم کھلا اسلام لے آئے تھے جبر کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بہت دیر بعد مسلمان ہوا تھا۔ جب اس سے سوال

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو ہماری طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا
مقدس مرکز ربوہ میں رہائش کے خواہشمند احباب کیلئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
الباسط کالونی — فیکٹری ایریا اور مذبح خانہ کے ساتھ
دار الرحمٰن کالونی — جلسہ گاہ سے ملحقہ
عظیم پارک کالونی — مسجد اقصیٰ کے غربی جانب ½ فرلانگ پر
نصرت آباد کالونی — مسجد اقصیٰ کے غربی جانب ایک فرلانگ صرف
نیز ربوہ کے ہر محلہ میں رہائشی پلاٹس، مکانات — مضافات ربوہ میں زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے
— سب سے پرانے ادارہ کی طرف رجوع فرمائیے —
فون دفتر ۵۰۸
بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
فون رہائش ۴۰۵
کمیٹی مارکیٹ۔ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

(پبلشر مسعود احمد:۔ پرنٹر سید عبدالحی:۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ:۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ)

کیا گیا۔ ءَ اِنَّکَ تُعَلِّمُ مُحَمَّدًا؟ کیا تم محمد کو سکھاتے ہو۔ جواب دیا۔ لَا بَلْ ھُوَ یُعَلِّمُنِیْ۔ میں نہیں سکھاتا بلکہ محمد مجھے سکھاتے ہیں۔ (روح المعانی جلد ۱۴ صہ ۱۴۱)

آج جبکہ احادیث، سیر اور تواریخ کی کتب کثرت سے لکھی جا چکی ہیں، ان مذکورہ بالا اشخاص میں اگر کسی کو آنحضرت صلعم کی معلمی کا شرف حاصل ہوتا تو وہ فخریہ انداز میں اس کا ذکر کرتا اور محدثین اسے ضبطِ تحریر میں لے آتے۔

دلیل چہارم

اگر کفار کا یہ اعتراض صحیح ہوتا تو قرآن مجید کفارِ عرب کو یہ تحدّی کیوں کرتا کہ تم سب مل کر اپنے لاؤ لشکر سمیت قرآن مجید کی ایک سورۃ کی نظیر بنا کر پیش کرو۔ قرآن تو کہتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم صاحب اقتدار ہو کر، صاحب ثروت و متموّل ہو کر کسی عربی یا عجمی کو مددگار و معاون بنا کر قرآن مجید کی ایک سورۃ کی نظیر کیوں پیش نہیں کرتے؟ ان کا ایسی سورۃ کی نظیر بنا کر لانے سے عاجز آ جانا ان کے بطلان کا واضح ثبوت ہے۔

پادری ویری کے اعتراضات کا رد

ریورنڈ ویری نے آنحضرتؐ کو خواندہ ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے مندرجہ ذیل دلیلیں دی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ

اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رض کی ایک ہی چھت کے نیچے پرورش ہوئی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضرت علی تو تعلیم پائیں مگر آپ نہ پائیں۔

دوم: آپ کے کئی سال تک ایک اہم تجارتی کام کرنے کے باوجود یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو لکھنا نہ آتا ہو۔

سوم: حضرت معاویہ رض جو آپ کے کاتبانِ وحی میں سے تھے آپؐ انہیں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ب" سیدھی ڈالو اور "س" کے دندانے واضح کرو۔ ایک خواندہ شخص ہی ایسا کہنے کا مجاز ہے

چہارم:۔ آپ نے اپنی وفات سے قبل قلم و دوات منگائی تھی۔

یہ اعتراضات پیش کر کے ریورنڈ ویری خود ہی سوال اٹھاتا ہے کہ یہ خیال کہ آنحضرتؐ کو لکھنا نہ آتا تھا مسلمانوں کو "النبی الامی" کے لفظ "امی" سے دھوکا لگا ہے کہ آپ ان پڑھ تھے گویا ویری صاحب بھی لفظ "امی" جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہوتی ہے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

اب میں ہر اعتراض کا بالترتیب رد لکھتا ہوں۔

اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رض کی عمروں میں ۲۹ سال کا فرق ہے۔ اس قدر فرق جن کی عمروں میں ہو ان کی نسبت کہنا کہ وہ ایک ساتھ ایک گھر میں تربیت پا رہے تھے ایک تو پڑھ جائے اور دوسرا ان پڑھ رہے، خلاف عقل دعویٰ ہے۔ حضرت علی رض کی پیدائش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رض سے شادی ہو چکی تھی اور حضرت خدیجہ رض نے اپنا مال آپؐ کے سپرد کر دیا تھا اور اب آپؐ کی حیثیت ایک مالدار رئیس کی تھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت ابو طالب کی حالتِ عسرت کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رض کو بچپن میں ہی اپنے گھر لے آئے تھے اور حضرت علی رض نے آپؐ کے گھر میں ہی پرورش پائی (الایام فی خلفاء الاسلام ص ۶۹)

پس اگر حضرت علی رض نے اوائل عمر میں پڑھنا لکھنا سیکھا تھا تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حصولِ تعلیم کی بارہا تلقین فرمائی ہے "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ۔ العلم بالتعلم وغیرہ۔ چنانچہ حضرت عمر رض نے مدینہ جا کر عبرانی سیکھی۔

دوم: تجارت کے لئے صرف تعلیم ہی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دنیا میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بغیر تعلیم کے لوگ بڑے بڑے تجارتی امور سرانجام دیتے رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں جب پہلی بار ہندوستانی غیر تعلیم یافتہ مزدوروں کا طبقہ بھجوایا گیا جنہوں نے بعد میں وہاں بود و باش اختیار کر لی تھی اور بڑی تجارتی فرمیں بھی قائم کر لیں تھیں۔ کیا وہ سب تعلیم یافتہ تھے بلکہ بعد میں انہوں نے برصغیر سے جو اکاؤنٹنٹ وغیرہ ملازم رکھے تھے ان کے بارہ میں ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے حساب کتاب رکھنا ان تجارتی فرموں کے ناخواندہ مالکوں سے سیکھا ہے۔ مکہ کے لوگوں کی اکثریت ناخواندہ تھی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نحن امۃ

ٹیلیفون نمبر
۳۲۷۳۸

پائونیر الیکٹرک کمپنی (رجسٹرڈ)
بیرون حرم گیٹ ملتان

• سامان بجلی • پنکھے
• الیکٹرک کیبلز
• میٹرز
• سامان وائرنگ و ویلڈنگ
کے علاوہ
• فینسی لائٹس
• گارڈن لائٹس
• سٹریٹ لائٹس

• کوٹھیوں
اور
• بڑی عمارتوں کی زیبائش
کے
دیدہ زیب سامانِ بجلی
کی
خدمت کے لئے بھی
حاضر ہے۔

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں!
پروپرائیٹر:- چوہدری عبد اللطیف قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمیّۃ" لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ (البخاری)
کہ ہم ناخواندہ امت ہیں جو لکھنا اور حساب رکھنا نہیں جانتی۔

روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجارتی قافلے لے کر شام کو جاتے تو حضرت خدیجہؓ اپنا غلام میسرہ کو جو پڑھا لکھا تھا آپؐ کے ہمراہ بھجوایا کرتی تھیں۔ اس حقیقت سے پادری صاحب کا اعتراض اور بھی کمزور ہو جاتا ہے۔

سوم:۔ حضرت معاویہؓ کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے کہ ان کو آنحضرتؐ نے "س" اور "ب" ٹھیک لکھنے کے لئے کہا۔ اوّل تو حدیث ایسی معتبر نہیں ہے۔ بنو امیہ اور بنو عباس کی باہمی رقابت کے باعث اسی قسم کی وضعی احادیث بنائی گئی تھیں تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ بنو امیہ کو علم کی طرف رغبت نہیں تھی۔ آنحضرتؐ ۲۳ سال متواتر وحی الٰہی کاتبوں سے لکھواتے رہے۔ عین ممکن ہے آپؐ کو اتنا تجربہ ہو چکا ہو کہ "ب" سیدھی نہ ڈالنے سے اور "س" کے دندانوں کو واضح طور پر نہ لکھنے سے بعد میں پڑھتے وقت الجھن پیدا ہو سکتی ہے اور تحریر مشتبہ ہو سکتی ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی حروف پر نقطے لگانے کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

چہارم: آپ کے قلم دوات منگانے سے استدلال کرنا بھی غلط ہے کیونکہ قلم دوات حضورؐ ساری عمر منگاتے رہے۔ جب کاتبینِ وحی کو بلواتے تو ساتھ ہی قلم دوات لانا بھی لازمی تھا۔ اس سے کیونکر ثابت ہوا کہ آپؐ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

لفظ اُمّی کی تشریح

لفظ (اُمّی) کے معنی ناخواندہ کے بھی ہیں اور اصل معنی امّ یعنی ماں سے نسبت رکھنے کے بھی ہیں اور اس وجہ سے اس کے معنی اَن پڑھ کے بھی ہیں کیونکہ وہ ویسا ہی رہتا ہے جیسا کہ پہلے پیدا ہوا اور حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک اس کے معنی پاکیزہ کے بھی ہیں کیونکہ نوزائیدہ بچہ پاک ہوتا ہے اور انہی معنوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ (اس مضمون کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۳، مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب)

المفردات میں ہے:

"نبی عربی کو اُمّی اس جماعت کی وجہ سے کہا گیا ہے جنہوں نے لکھنا نہ سیکھا اور اپنی عادت پر ہی رہے جیسا کہ عامی وہ ہے جو کہ عوام کی عادت پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّی ہونے پر بعض نے کہا ہے کہ آپؐ نہ لکھتے تھے اور نہ کتاب پڑھا کرتے تھے۔ ان کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ اپنی یاد کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کی حاجت نہ رکھتے تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی کفالت و ذمہ داری پر اعتماد تھا جو اس نے سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی میں فرمائی تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نام امّ القریٰ کی نسبت ہے۔"

تاریخ کی قدیم کتب میں یہ روایت پائی جاتی ہے کہ سامی نسل بلکہ تمام اقوامِ عالم کا مسکن و مولد خطہ حجاز رہا ہے۔ اس لئے مکہ کو "امّ القریٰ" ان کی زبان کو امّ الالسنہ اور ان کی قوم کو امّ الامم کہا کہا گیا ہے اور خاتم الانبیاءؐ کا ظہور الٰہی نوشتوں کے مطابق ارضِ مکہ میں مقدر تھا اس لئے آپؐ کو اس جماعت اور قریہ کی نسبت کی وجہ سے "النبی الامی" کہا گیا ہے

تورات میں لفظ اُمّی

یہودی کتاب حدیث استثنا میں غیر یہود کو "آموۃ ہا اولام" کہا گیا ہے یعنی دین سے باہر لوگ۔ یہود عربوں کو انہی معنوں میں امّی کہتے تھے جیسا کہ اوائلِ اسلام میں کوئی عرب دینِ اسلام قبول کر لیتا تھا تو اسے "صابی" کہتے تھے یعنی دین سے خارج۔ لفظ آموۃ کا ترجمہ جو "بے دین" کیا گیا ہے درست نہیں ہے۔

توریت میں دو جگہ آموۃ کا خطاب ملتا ہے اور دونوں جگہ قبائل عرب کو یہ نام دیا گیا ہے۔ پیدائش ۲۵/۱۴ میں فرزندانِ اسماعیل اور ان کی نسل کو آموۃ کہا گیا ہے گنتی ۲۵/۱۵ میں عرب مدیانیوں کو اسی نام سے یاد کیا گیا ہے۔ یہاں دراصل اموۃ کے معنی اُمّیین کے ہیں نہ کہ قبیلہ یا قبائل جیسا کہ فرمایا ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یہودی لوگ جو عربوں کو اُمّی کہہ کر پکارتے تھے تو حقارت کے طور پر ان کے جاہل ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اب کیا کوئی عقلمند یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ قرآن مجید میں یہ لفظ اپنے اصلی معنوں میں تو استعمال نہیں ہوا لیکن ان معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے ایک دشمن قوم حقارت کے لئے استعمال کرتی تھی۔

علم حاصل کرنا کوئی بری بات نہیں ہے لیکن ناخواندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ خاص تھی تاکہ قرآن مجید کی حقانیت اور اسلام کی صداقت کا معجزہ قائم و دائم رہے۔ باقی انبیاء کے لئے ناخواندگی کی قید کوئی خصوصی نہ تھی حضرت

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
ایکسچینج سنٹر
داؤد بلڈنگ۔ آب پارہ۔ اسلام آباد
ٹیلیفون نمبر ۲۲۲۴۴ اور ۲۱۶۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے شارع نبی تھے انہوں نے ہیلیو پولس شہر کی بہت بڑی یونیورسٹی میں اعلیٰ درجے کے علوم تک رسائی حاصل کی تھی۔ یہ وہ یونیورسٹی ہے جس کی شہرت کے سبب سولون جو یونان کا مقنن تھا اور افلاطون اور فیثا غورث سب نے وہاں علم حاصل کیا۔

(ڈکشنری آف دی بائبل مصنفہ ڈاکٹر ولیم اسمتھ جلد ۲ ص ۴۲۵ اور الآثار الجلیل لقدماء وادی النیل ص ۳۴)

عہد نامہ جدید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تعلیم یافتہ تھے:

"اور موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوت والا تھا" (اعمال ۷/۲۲)

مستشرقین اور مغربی مصنفین کا تعصب اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ وہ تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قطع و برید کے ساتھ اپنے دلائل کو تقویت دینے کی سعی کرتے ہوئے اسلام کی صداقت کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً عربی زبان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "منن الرحمٰن" میں یہ ثابت کیا ہے کہ عربی ہی "ام الالسنہ" ہے لیکن چونکہ عربی مسلمانوں کی زبان ہے اس لئے مستشرقین نے اسے قابل اعتناء نہ سمجھا اور انہوں نے سارا زور اس بات پر صرف کیا کہ سنسکرت ہی تمام زبانوں کی ماں ہے، صرف چند الفاظ جو سنسکرت اور یورپ کی زبانوں کے مشابہ پائے گئے تھے انہیں دیکھ کر یہ نظریہ قائم کر لیا کہ سنسکرت آرین زبانوں کی ماں ہے جس میں یورپ کی جملہ زبانیں شامل ہیں۔ یہ نظریہ ایک عرصہ تک تو مقبول رہا لیکن بالآخر یہ حرف غلط کی طرح مٹ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امیت پر نہایت ہی مدلل اور واضح طور پر براہین احمدیہ حصہ چہارم میں بحث کی ہے۔ اس میں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں حضورؑ فرماتے ہیں:

"اس جگہ عجیب بر عجیب اور بات ہے یعنی یہ کہ وہ علوم اور معارف ایک ایسے امی کو عطا کئے گئے کہ جو لکھنے پڑھنے سے ناآشنا محض تھا جس نے عمر بھر کسی مکتب کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ کسی کتاب کا کوئی حرف پڑھا تھا اور نہ کسی اہل علم یا حکیم کی صحبت میسر آئی تھی۔ بلکہ تمام عمر جنگلیوں اور وحشیوں میں سکونت رہی۔ انہیں میں پرورش پائی اور انہیں میں سے پیدا ہوئے اور انہیں کے ساتھ اختلاط رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امی اور ان پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۷۱-۴۷۲ طبع اول)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں۔

"پس یہ تو ان لوگوں کا حال تھا جو عیسائیوں اور یہودیوں میں اہل علم اور صاحب انصاف تھے کہ جب وہ ایک طرف آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت پر نظر ڈال کر دیکھتے تھے کہ محض امی ہیں کہ تربیت اور تعلیم کا ایک نقطہ بھی نہیں سیکھا اور نہ کسی مہذب قوم میں بود و باش رہی اور نہ مجالس علمیہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اور دوسری طرف وہ قرآن شریف میں صرف پہلی کتابوں کے قصے نہیں بلکہ صدہا باریک صداقتیں دیکھتے تھے جو پہلی کتابوں کی مکمل اور متمم تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت امیت کو سوچنے سے اور پھر اس تاریکی کے زمانہ میں ان کمالات علمیہ کو دیکھنے سے اور نیز انوار ظاہری و باطنی کے مشاہدہ سے نبوت آنحضرتؐ کی ان کو اظہر من الشمس معلوم ہوتی تھی اور ظاہر ہے کہ اگر ان مسیحی فاضلوں کو آنحضرتؐ کے امی اور مؤید من اللہ ہونے پر یقین کامل نہ ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ وہ ایک ایسے دین سے جس کی حمایت میں ایک بڑی سلطنت قیصر روم کی قائم تھی اور جو نہ صرف ایشیا میں بلکہ بعض حصوں یورپ میں بھی پھیل چکا تھا اور بوجہ اپنی مشرکانہ تعلیم کے دنیا پرستوں کو عزیز اور پیارا معلوم ہوتا تھا صرف شک اور شبہ کی حالت میں الگ ہو کر ایسے مذہب کو قبول کر لیتے جو بباعث تعلیم توحید کے تمام مشرکین کو برا معلوم ہوتا تھا اور اس کے قبول کرنے والے ہر وقت چاروں طرف سے معرض ہلاکت اور بلائیں تھے۔ پس جس چیز نے ان کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرا وہ یہی بات تھی جو انہوں نے آنحضرتؐ کو محض امی اور سراپا مؤید من اللہ پایا اور قرآن شریف کو بشری طاقتوں سے بالاتر دیکھا اور پہلی کتابوں میں اس آخری نبی کے آنے کے لئے خود بشارتیں پڑھتے تھے۔ سو خدا نے ان کے سینوں کو ایمان لانے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی سوسائٹی

کراچی میں خوبصورت و جدید طرز کا
بنگلہ حاصل کریں

نارتھ ناظم آباد۔ میٹروول۔ بفروزن۔ نارتھ کراچی۔ گلشن اقبال وغیرہ میں درج ذیل (Catagories) کیٹگریز میں

L	R	A	B	C	D
۸۰ گز	۱۲۰ گز	۲۴۰ گز	۴۰۰ گز	۶۰۰ گز	۱۰۰۰ گز

- بنگلے و مکان جدید طرز کے حاصل کریں
- بنگلے و مکان بر لون (Loan) کی سہولت بھی حاصل کریں۔
- اچھا نقشہ اچھے گھر کی ضمانت ہے۔ نقشہ کی خدمات حاصل کریں۔
- رہائشی پلاٹس و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کی خدمات بھی حاصل کریں۔
اور قانونی ماہرین جائیداد سے متعلقہ تمام کاغذات کی جانچ پڑتال اور صحت کے بارے میں تصدیق کرنے کے بعد صحیح مشورہ اور رائے حاصل کیجئے۔
- ہمارے مستند ماہرین تعمیر شدہ جائیداد کی خرید و فروخت کے سلسلے میں مکمل معلومات فراہم کرتے ہیں۔
- ملک سے باہر رہنے والے احمدی احباب کے لئے تعمیر جائیداد اور اس کے خرید و فروخت کے سلسلہ میں خصوصی انتظام ہے۔

درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

عباسی کنسٹرکشن
پروپرائٹر:- سلیم الدین عباسی

R-76/5 فیڈرل بی ایریا عقب مسجد "باب الجنت"
نزد طاہر ولا۔ چورنگی عائشہ منزل
کراچی ۳۸

کھول دیا اور ایسے ایماندار نکلے جو خدا کی راہ میں اپنے خونوں کو بہا دیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۸۶ تا ۴۸۸ طبع اوّل)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں۔

"اب خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ اگر آنحضرتؐ اُمّی نہ ہوتے تو مخالفینِ اسلام بالخصوص یہودی اور عیسائی جن کو علاوہ اعتقادی مخالفت کے یہ بھی حسد اور بُغض دامن گیر تھا کہ بنی اسرائیل میں سے رسول نہیں آیا بلکہ ان کے بھائیوں میں سے جو بنی اسماعیل ہیں آیا۔ وہ کیونکر ایک صریح امر خلافِ واقعہ پا کر خاموش رہتے۔ بلاشبہ ان پر یہ بات بکمال درجہ ثابت ہو چکی تھی کہ جو کچھ آنحضرتؐ کے منہ سے نکلتا ہے وہ کسی اُمّی اور ناخواندہ کا کام نہیں اور نہ دس بیس آدمیوں کا ہے تب ہی تو وہ اپنی جہالت سے اعانہ علیہ قوم آخرون کہتے تھے اور جو اُن میں سے دانا اور واقعی اہل علم تھے وہ بخوبی معلوم کر چکے تھے کہ قرآن انسانی طاقتوں سے باہر ہے اور ان پر یقین کا دروازہ ایسا کھل گیا تھا کہ ان کے حق میں خدا نے فرمایا یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ یعنی اُس نبی کو ایسا شناخت کرتے ہیں کہ جیسا اپنے بیٹوں کو شناخت کرتے ہیں اور حقیقت میں یہ دروازہ یقین اور معرفت کا کچھ اُن کے لئے ہی نہیں کھلا بلکہ اس زمانہ میں بھی سب کے لئے کھلا ہے کیونکہ قرآن شریف کی حقانیت معلوم کرنے کے لئے اب بھی وہی معجزاتِ قرآنیہ اور وہی تاثیراتِ فرقانیہ اور وہی تائیداتِ غیبی اور وہی آیات لاریبی موجود ہیں جو اس زمانہ میں موجود تھی۔ خدا نے اس دینِ قویم کو قائم رکھنا تھا اس لئے اس کی سب برکات اور سب آیات قائم رکھی اور عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کے ادیانِ محرفہ اور باطلہ اور ناقصہ کا استیصال منظور تھا۔ اس جہت سے ان کے ہاتھ صرف قصّے ہی قصّے رہ گئے اور برکتِ حقانیت اور تائیداتِ سماویہ کا نام و نشان نہ رہا۔ ان کی کتابیں ایسے نشان بتلا رہی ہیں جن کے ثبوت کا ایک ذرا نشان ان کے ہاتھ میں نہیں۔ صرف گزشتہ قصوں کا حوالہ دیا جاتا ہے مگر قرآن شریف ایسے نشان پیش کرتا ہے جن کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۲۹۵ تا ۲۹۸۔ طبع اوّل)

مَیں اپنے اس مضمون کو گلیڈ سٹون وزیرِ اعظم برطانیہ کی اس پارلیمانی تقریر کے اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ اس نے کہا:۔

"This little book as long as it exists in the world you can not crush the Muslmans"

یعنی جب تک یہ چھوٹی کتاب یعنی قرآن مجید دنیا میں موجود ہے تم مسلمانوں کو فنا نہیں کر سکتے۔

(اقتباس از تقریر علامہ علاؤ الدین صدیقی صدر اسلامی مشاورتی کونسل حکومتِ پاکستان بحوالہ پیغامِ صلح ۲؍ فروری ۱۹۶۶ء)

قطعات

(مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایمن آبادی)

عشق سے معمور ہونا چاہیئے۔
رُوکشِ بلّور ہونا چاہیئے۔
دیکھئے کیا قلبِ مومن کی مثال
اک مجسّم نُور ہونا چاہیئے

یہی میراث ہے اہلِ جنوں کی
سکوں ناآشنا، اندوہگیں دِل
اگر یہ راز پوشیدہ ہے دل سے
رموزِ عشق سے واقف نہیں دِل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ خوشگوار ماحول ○ مستعد سروس ○

ہم اس اعلان میں مسرّت محسوس کرتے ہیں کہ

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ

(ائیرکنڈیشنڈ میں)

MUTTON LEGS مٹن لیگ

CHICKENTIKKA چکن تکّہ

کے علاوہ

دیگر دیسی کھانے بھی اصلی دیسی گھی میں تیار کئے جاتے ہیں

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (ائیرکنڈیشنڈ) کچہری روڈ کراچی۔ فون: ۲۳۰۲۷۹

ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات ہول سیل پر

الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

۳۸ تبّت سنٹر بندر روڈ۔ کراچی

فون ۷۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ لاہور

فون نمبر ۶۲۲۶۱۸ گھر فون ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور بے مثال ادارہ

کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی

CONTINENTAL CARGO SERVICES KARACHI.

CUSTOMS CLEARING FORWARDING AND SHIPPING AGENTS

12-D, 3RD FLOOR MOTANDAS BLDG. M.A JINNAH ROAD KARACHI-2

بیرونی ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنے والوں کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ احمدی احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

خصوصیات:۔ (۱) مال کی بروقت کلیرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا خاص انتظام۔

(۲) پرسنل بیگیج (UN-ACCOMPANIED BAGGAGE) کلیر کروانے کی خاص سہولت

(۳) کار اور ٹریکٹرز کلیر (CLEAR) کروانے اور اس کے خرید اور فروخت کرنے کا خاص بندوبست

(۴) کراچی سے لاہور ڈرائی پورٹ (DRY - PORT.) پر مال منتقل کروانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور

امپورٹس و ایکسپورٹس کے متعلق ہر قسم کی مزید معلومات کے لئے

(۱) شیخ مبشر احمد (۲) شیخ طارق احمد انور سے رابطہ قائم کریں اور درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

میسرز:۔ کانٹی نینٹل کارگو سروسز

پتہ:۔ ۱۲ ڈی (تیسری منزل) موٹن داس بلڈنگ ایم۔ اے جناح روڈ

کراچی نمبر ۲

فون نمبر ۲۲۰۴۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائٹڈ پلان سنی پارک

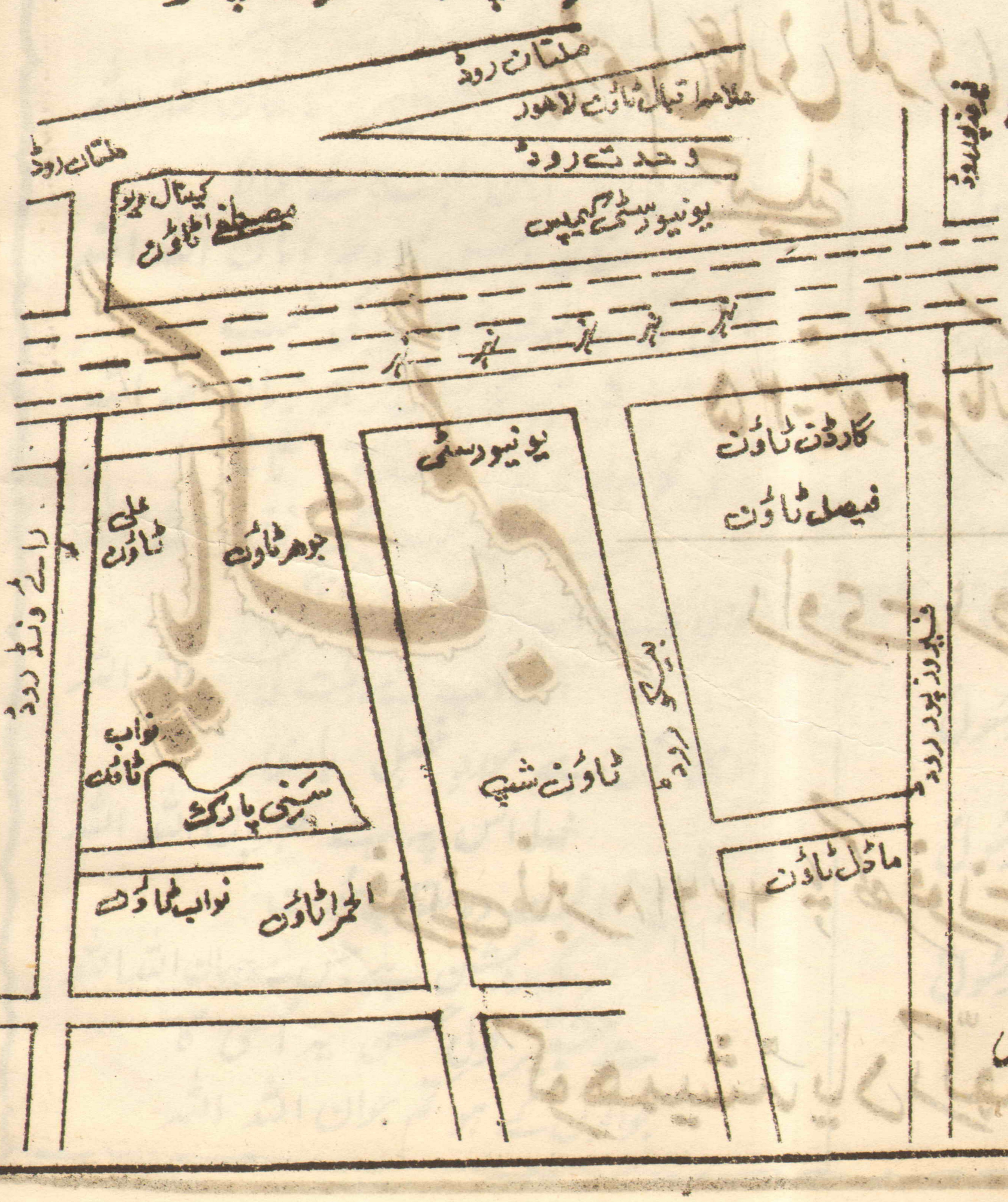

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول و ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع۔ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں (رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ (ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری

ملتان روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لئے

ہماری خدمات حاصل کریں

اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ — فیصل آباد

امپورٹر — ایکسپورٹر

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین۔ جاذب نظر، دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند

آفس:۔ مندر گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور

فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم)

علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمانِ رسول اکرمؐ)

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں

اپنی نوعیت کا واحد ادارہ

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

بیکار مت بیٹھئے — کوئی ہنر سیکھئے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ • ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیرِ نگرانی شروع کی گئی ہیں۔

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پلینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی | کم مدت

نوٹ:۔ تمام میٹیریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔)

احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور

برانچ: 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

ائیر کنڈیشنڈ

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ائیر کنڈیشنڈ)

پروپرائیٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
فون گھر ۴۳۱ رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

تریاق سلیمانی ۲/۵۰، ۵/-، ۶/-	۱۳/۵۰	شانتی کیپسول ۶۰ کیپسول	۳۰/-
سرمہ حمید خورد ۲/۰ کلاں شیشی	۴/۰	منسو پین کیپسول	۱۲/۵۰
حب اکسیر البدن جواہر والی	۱۵/-	مینو بے بی ٹانک	۵/-
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس	۳۰/-	گولڈن بے بی ٹانک	۵/-
حب نور چشم و فضل کیپسول مکمل کورس	۳۵/-	سفوف مقوی دماغ	۲۰/-

المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

کوئٹہ میں
ایجنٹ انٹرنیشنل احمدیہ سلیکشن باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ میں اخبار الفضل کے علاوہ ہفتہ وار "لاہور" اور سامان سٹیشنری و جنرل سٹور مل سکتا ہے۔
ایجنٹ عبدالرحمن خان کوئٹہ

ہاضمون
ادویات پلاسٹک پیکنگ میں
قیمت فی شیشی اڑھائی روپے - ۵ روپے - ۱۰ روپے
(خوبصورت پلاسٹک شیشی میں پیکنگ)
سرمہ مسیحائی - فی شیشی دو روپیہ -
ریح توڑ گولیاں - ہر قسم کی دردوں کے لئے ۵۰ گولی ۵ روپے۔
خارش توڑ مسیحائی مرہم - چھوٹی دو روپے - بڑی ۴ روپے۔
حبوب اٹھرا مکمل کورس ۲۸ روپے ٭ زوجام عشق - ۶۰ گولی ۶۰ روپے
تریاق سانپ کے کاٹے کا علاج - ۰ - ۱۰ روپے -
ملنے کا پتہ:- نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

نادر موقع سے ضرور فائدہ اُٹھائیے
اعلیٰ رہائشی سکیم - کشادہ گلیاں - برلب سڑک - زمینی پانی نہایت مفید - برف خانہ فیکٹری ایریا کے پاس - چمن عباس اور مذبح خانہ ربوہ سے ملحق رقبہ پر پانچ مرلہ، دس مرلہ اور ایک کنال کے رہائشی پلاٹ برائے فروخت -
خواہشمند حضرات جلد از جلد اپنا پلاٹ بیعانہ دیکر ریزرو کروالیں - اس کے بعد فوری رجسٹری اور باموقع قبضہ ہوگا -
آپ کی خدمت میں کوشاں ادارہ
فضل عمر پراپرٹی ڈیلر و بلڈرز سپلائیرز
نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ

شمیم میڈیکل سٹور
انگریزی ادویات کا مرکز
بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ
خصوصی سہولت:- رات کو دس بجے کے بعد مکان پر تشریف لائیں
ایمبولنس کی سہولت ہے!
منیر احمد ملک بر مکان لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر
رہائش - فون : ۵۲۶
سٹور - " : ۵۲۷

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
فون:- ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے

اور

خرید و فروخت کیلئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی نورتن کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنّان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون ۵۵۰

کیوریٹو سسٹم CURATIVE SYSTEM کی خاص ادویات کا نرخنامہ

آنکھوں کی کیورز

کیٹریکٹ کیور	CATARACT CURE.
آئیز کیور	EYES CURE.
آئیز انجریز کیور	EYES INJURIES CURE.
آئی سائٹ کیور	EYESIGHT CURE.
فوگی آئی سائٹ کیور	FOGGY EYESIGHT CURE.
گلاکوما کیور	GLACOMA CURE.
ٹیری جیم کیور	PTERYGIUM CURE.
سٹائیز کیور	STYES CURE.

۱۵/- پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں - ۱۱۱ کیورز کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں -

نرخنامہ ۱۱۱ کیورز — CURES

دمہ کیور	ASTHMA CURE
نزلہ کیور	CATARRH CURE
زکام کیور	COLD CURE
کھانسی کیور	COUGH CURE
آواز کیور	HOARSENESS CURE
ناک کیور	NASAL CURE
ٹانسلز کیور	TONSILS CURE

حیوانات کی مندرجہ ذیل ۲۲ ادویات کا نرخ ۲ روپے فی پیکٹ ہے -

اکسیر اپھارہ - اکسیر بندش - اکسیر پستان - اکسیر جلد - تریاق زہرباد - اکسیر ٹک - اکسیر بجر - اکسیر چیچک - اکسیر حمل - خناق روک -

مرغیوں اور پرندوں وغیرہ کی ادویات

اکسیر رانی کھیت (گولیاں)	AK. RANIKHET.
پولٹری کیور (گولیاں)	POULTRY CURE.
رانی کھیت انجکشن	RANIKHET INJECTION.

فی شیشی ۲/۰ ، درجن ۱۸/- ، فی گرس ۲۰۱/۶۰ بونس علاوہ

رانی کھیت روک (ٹیبلٹس)	RANIKHET ROKE.

فی ٹیوب ۳/- ، درجن ۲۷/- ، فی گرس ۳۰۲/۴۰ بونس علاوہ

پولٹری ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

اکسیر درد - اکسیر دودھ - اکسیر رحم - اکسیر کرم - کیوریٹو (برائے حیوانات) اکسیر کنڈ - اکسیر گل گھوٹو - اکسیر گلٹی پستان - اکسیر منہ کھر - اکسیر مٹی بھوٹ - اکسیر سرگن - اکسیر واہ -

حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور - کراچی

ہیڈ آفس :- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ - فون ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات

کا مرکز

آٹو سینٹر

AUTO CENTRE

رحیم منزل - پلازہ سکوائر

ایم ۔ اے ۔ جناح روڈ ۔ کراچی ۳

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد

"MITSUBISHI" مِتسوبشی

پیکجڈ ایئر و واٹر کولڈ ایئر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATERCOOLED AIR - CONDITIONORS.

مِتسوبشی کے AIR COOLED / WATER COOLED ایئر کنڈیشنرز کا شمار دُنیا کے اعلیٰ ترین ایئر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ مستحکم ڈیزائن، قوتِ استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ایئر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے "مِتسوبشی" ایئر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئر کنڈیشنگ کی ہر ضرورت کے لئے "مِتسوبشی" ایئر کنڈیشنگ یونٹ پسند فرمائیے۔

اس کے علاوہ انڈسٹریل - ڈومیسٹک ایئر کنڈیشنگ اور کولڈ سٹوریج کی مشینری اور تنصیب کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

⊙ تقسیم کنندگان :- احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

⊙ صدر دفتر :- ۴۳-۱۰-اے بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹

⊙ فون نمبرز :- ۴۳۰۸۸۰ — ۴۳۴۲۶۷

شاخ :- بی ۱۹۵ - آدم جی روڈ - راولپنڈی کینٹ

فون نمبر :- ۶۵۶۰۸۶

پھلوں کی لذت آفرین خوشبوؤں سے بھرپور

شیزان کا — شربتِ ثمر قند

Shezan - for that extra taste of goodness.

S/ 4-77

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے

بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر

افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

قادیان کا قدیمی **محبوب کاجل**

جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔

عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب گولبازار ربوہ

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز،

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لیے

ہمارے ہاں تشریف لائیے!

اپنے احباب کیلئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۳۰۸۷۲

چوک حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص ~~~ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

سامانِ منیاری اور سامانِ آرائش و زیبائش کا مرکز

"وڑائچ فینسی سٹور" ۵۹ میونسپل شاپنگ سنٹر

چوہدری منصور احمد، الطاف حسین وڑائچ سرگودھا

فون نمبر ۳۸۲۲

رہائشی و کمرشل پلاٹس، مکان، دکان، کوٹھی نیز زرعی زمین، ٹریکٹر، ٹرالی، ہل، تھریشر، موٹر سائیکل اور موٹر کار کی خرید و فروخت کے لئے **الحمرا اسٹیٹس** پر خود تشریف لائیے یا فون ۳۸۲۲ پر رابطہ قائم کیجئے۔

پروپرائٹرز: خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ —

الحمرا اسٹیٹس ۹۹۹ اے سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یُونانی طریقِ علاج

کو

پسند کرنے والے احباب کی خدمت میں ہم

مندرجہ ذیل ادویات پیش کرسکتے ہیں :-

خُوراکی
فی شیشی ۵/- روپے

نرینہ اولادگولیاں
مکمّل کورس تیس روپے ۳۰/-

تریاقِ مِعْدہ
فی شیشی پانچ روپے

دَوائی کالی کھانسی
سولہ خوراک ۵/- روپے

حَبِّ اٹھرا
مکمّل کورس پچیس روپے ۲۵

تریاقِ نزلہ
فی شیشی ۵/- روپے -

گُڑھتی
فی شیشی ۵/- روپے

شہزین
ایک ماہ کی خوراک دس روپے

حبُوب عنبری
خوراک ایک ماہ کی ۱۵۰/- روپے

بچّوں کی چُونڈی
فی شیشی ۵/- روپے

مُفیدُ النّساء
ایک ماہ کی خوراک دس روپے

حَبِّ شِفاء
فی شیشی ۵/- روپے -

ملنے کا پتہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہو کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک

نزد مسجد اقصےٰ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

فون ۶۶۴

علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

آپ کا خادم شیخ عبدالخالق۔ کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ۔ ربوہ

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

نماز مترجم

خریدتے وقت مکتبہ فیض عام ربوہ کا نام ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ یہ نماز مترجم نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ، بیشتر علماءِ کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ ہے۔ اس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل، ترتیب و تدوین عمدہ، تحت اللفظ سلیس ترجمہ اور قرآن مجید کی بعض آیات پر دعائیہ جواب درج ہیں۔ نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔

۲۵ تک خریدنے والے کو ۲۵٪ کمیشن بھی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ فیض عام ربوہ

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ۰ معیاری ۰ عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

نیو راحت علی جیولرز،

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیں

TPG 1095/891 زیر
5-6-79

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

خصوصیات:

• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال،
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز،
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محلِ وقوع:

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۱/۲ ۲ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:

جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق۔

بینک:

مسلم کمرشل بنک وحدت روڈ، لاہور
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی لاہور۔

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔

اوقاتِ رابطہ

صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ۔ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔

فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ھے۔

دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ، متصل وحدت روڈ، مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور
نسخہ جات کی تیاری کیلئے لائق صد اعتماد ادارہ

الکیمسٹس
EL-KEMISTS

فون ۴۱۶۶۴

سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن
پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن، پی آئی ڈی سی اور آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔

کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہِ قائدِ اعظم۔ لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

سائیکل، ٹرائیکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ — راوی روڈ لاہور

پر

تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷ ۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ

یونانی طریق علاج کو پسند کرتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل ادویات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں

حبّ اٹھرا
مکمل کورس (چار سو گولی)
پچیس روپے

نیران
نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس - تیس روپے

شہزین
مرض اٹھرا کی پُڑیاں
ایک ماہ ---- دس روپے

نرمل
مرض اٹھرا کے کیپسول
ایک ماہ ---- بیس روپے

دوائی خاص
دس رات کے لئے
دس روپے

چندن اور شبانی
دوائی سیلان
دس روپے

سہیلی
تسہیل ولادت کے لئے
دس روپے

زد جامِ عشق
ایک ماہ
تیس روپے

حبوبِ عنبری
ایک ماہ
چالیس روپے

شگفتہ
بچوں کی نشوونما کے لئے
دس روپے

بہترین منجن
تین روپے

حبّ بواسیر
دس روپے

رشکِ شباب
ایک ماہ
پچاس روپے

مقوّی دماغ
ایک ماہ
دس روپے

حکیم عبد الحمید اعوان ○ مشہور دواخانہ ○ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون گوجرانوالہ :- ۲۴۸۴۴ فون ربوہ :- ۶۳۸

۱۹۰

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث
ایّدہُ اللہ تعالیٰ بِنصرِہِ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موعودہ عون و نصرت کا دم بدم ظہور

۱۹۷۹ء کے دوران ہونے والے نئے افضالِ خداوندی کے وجد آفریں جلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ عالیشان مکان ہے جو ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں احمدیہ مشن کے قیام کیلئے امسال خرید اگیا ہے۔ اِس کے پہلو میں اِنشاء اللہ مسجد کی تعمیر عمل میں آئے گی،

احمدیہ مشن ناروے کی لائبریری کا ایک منظر

درمیان میں مبلغ سکنڈے نیویا مکرم منیر الدین احمد بیٹھے ہیں بائیں طرف سرے پر ہمارے یوگوسلاوی احمدی بھائی جناب عزت اولی وتح ہیں،

اِس قطعہ زمین پر بائیں طرف محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور دائیں طرف مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کھڑے ہیں۔

یورپ میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کی بعض جھلکیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(داٸیں سے باٸیں) الحاج نوح ہنڈیسن صاحب مبلغ ڈنمارک میر مسعود احمد صاحب،
حضور ایدہ اللہ، عبدالسلام میڈسن صاحب، کمال کروگ صاحب

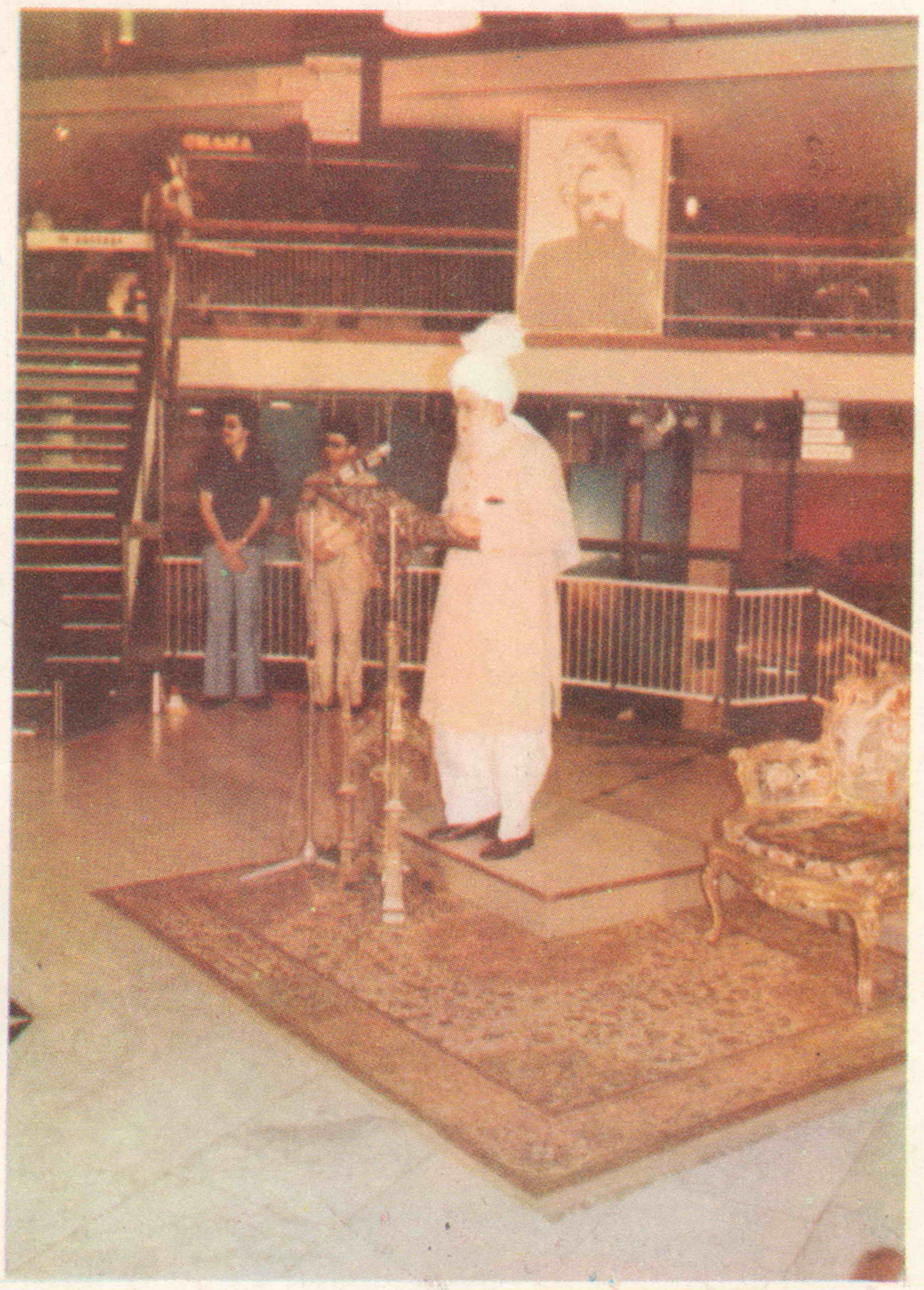

حضور ایدہ اللہ کسر صلیب کانفرنس منعقدہ لنڈن ۱۹۷۸ء
سے خطاب فرما رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ مشن لنڈن میں احباب سے گفتگو فرما رہے ہیں،
محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بائیں سے دوسرے نمبر پہ
کھڑے ہیں

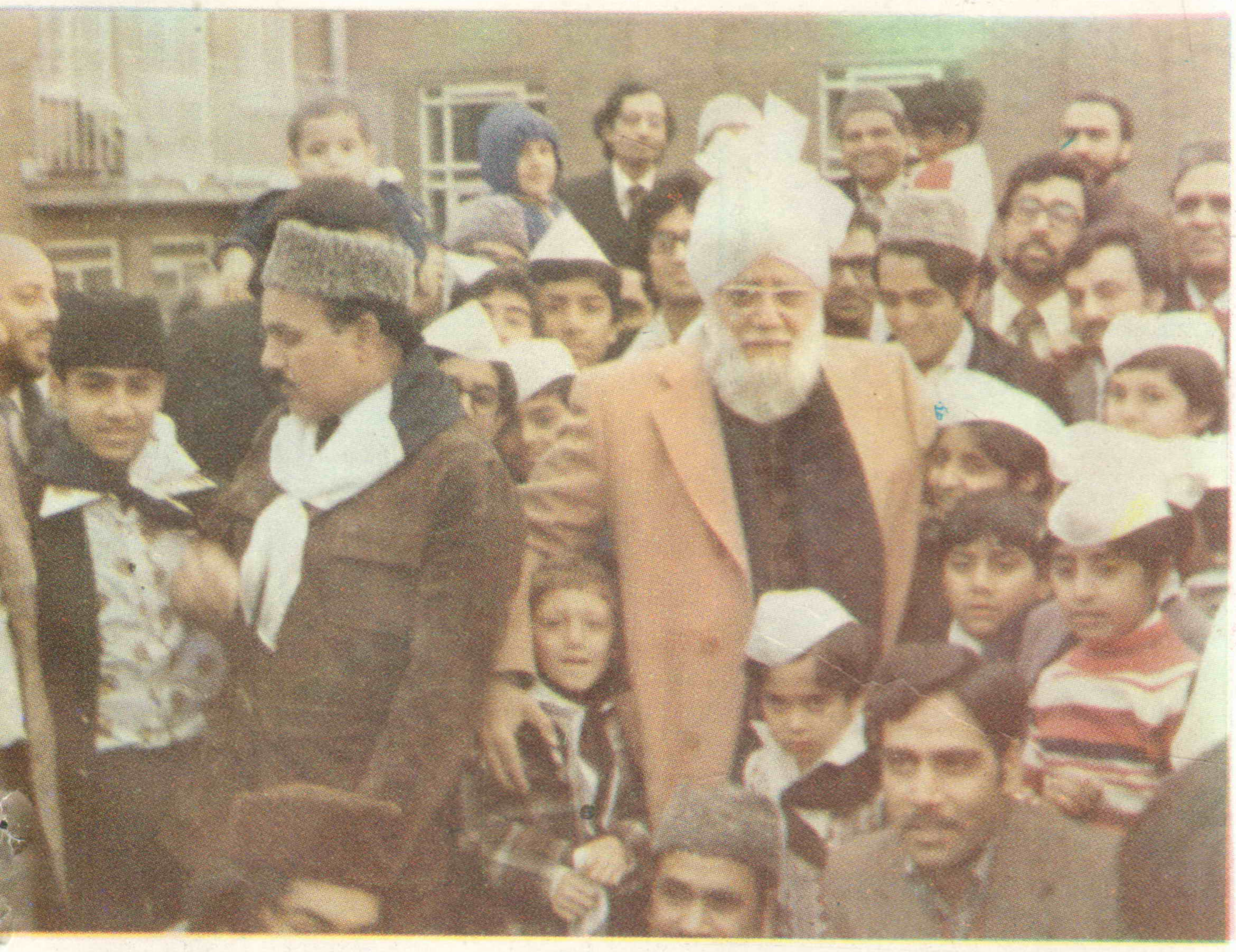

حضور احمدیہ مشن ہاؤس لنڈن میں اطفال الاحمدیہ ساؤتھ ہال کے ہمراہ

نئی دُنیا (امریکہ) میں نیّرِ اسلام کی نئی ضیا پاشیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلّغ امریکہ سیّد محمود احمد صاحب ناصر واشنگٹن میں مالی کے سفیر صاحب
کو قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ دے رہے ہیں،،

امریکہ میں موریطانیہ کے سفیر صاحب کو قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور
تحفہ دیتے جانے کا منظر

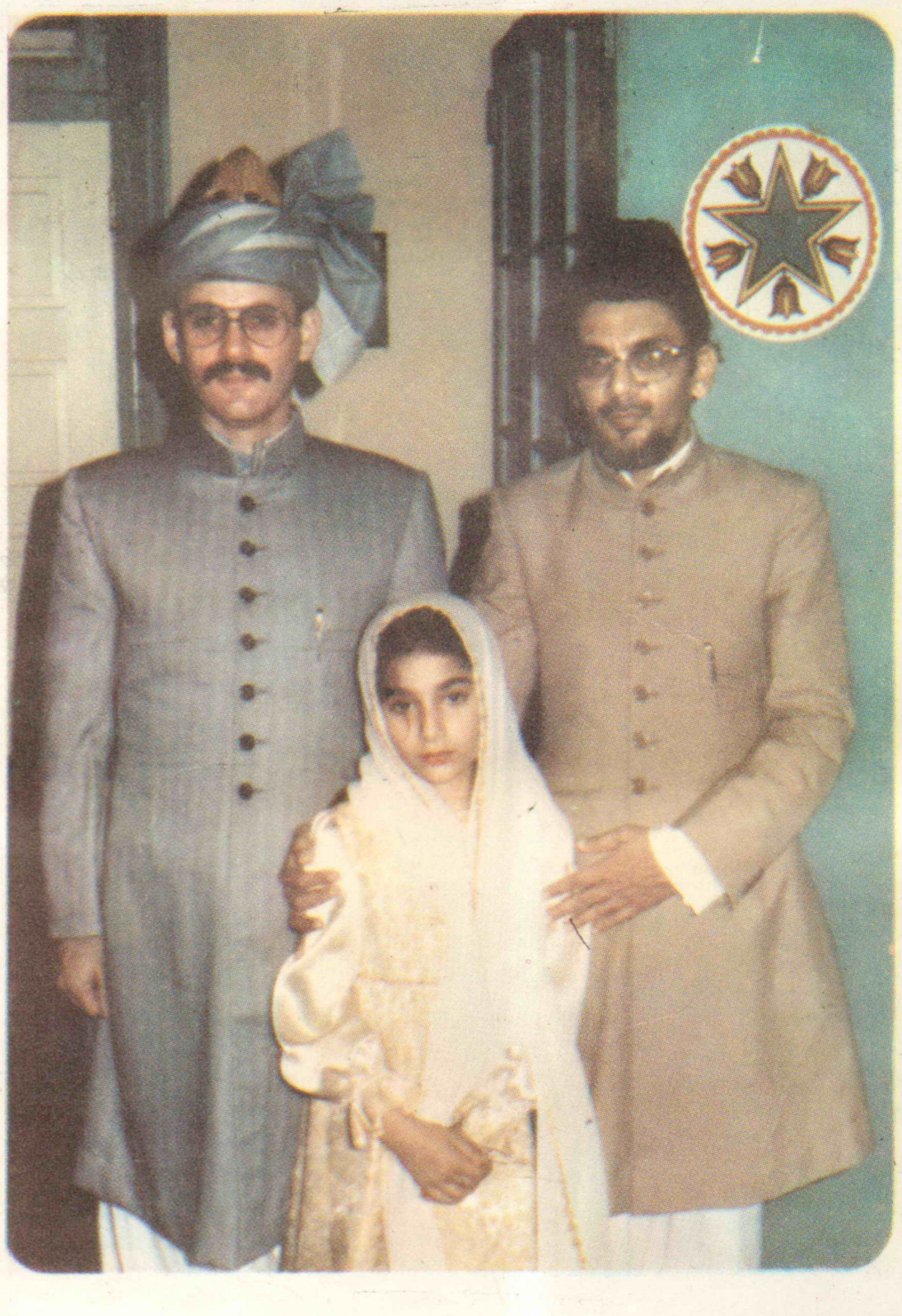

ایک امریکن احمدی بچی رقیہ بنت برادرم یحییٰ شریف صاحب کے
قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے پر آمین کی تقریب. جناب یحییٰ شریف
اور ان کی بچی رقیہ امریکی نژاد ہونے کے باوجود پاکستانی لباس
میں ملبوس ہیں۔ ،

۱۹۷۹ء کے دوران ہونے والے امریکن احمدی چارلس ایلن لیمب
اسلامی نام: لقمان احمد

۱۹۷۹ء کے دوران ہونے والے امریکن احمدی
مسٹر جان سمتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی لاہور

الفِردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہرقسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہرقسم مل سکتے ہیں ۔

الفِردوس شال ھاؤس ۸۵۔انارکلی لاہور

تین سال سے آپ کی بے لَوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات، پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنّی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵